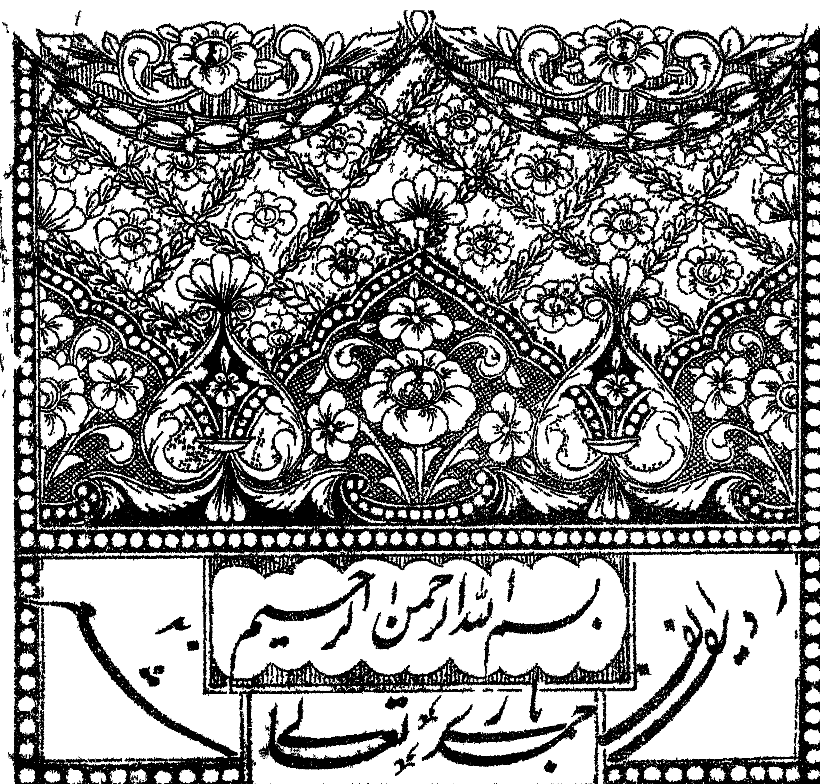
بفضل خلاق دو جہان موجد کون و مکان

یہ نظم بے نظیر حسب الحکم فیض مشحون مرجع والا مناقب والا القاب محمد علی خان نواب مجید الدولہ بہادر دام اقبالہ



بحسن انتظام مہتمم مولوی سید محمد غلام جعفر خان حسب فرمائش مصنف عالیجناب

مطبع نامی گرامی اشو جعفری لکھنؤ مین چھپا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری تعالیٰ

سر مو بھی نہ ہرگز حق ادا ہو شکر یزدان کا
اگر ہر مو نگتا مثل زبان ہو جائے انسان کا

کیا کیا نام روشن حق نے اپنی مہربانی سے
ستارون کا مہ تابان کا خورشید درخشان کا

زبان قاصر ملک کے انس جن کی ہے دو عالم مین
کرین کیا شکر اُسکے فیض کا بخشش کا احسان کا

خدا نے دی ہین آنکھین جسطرف چاہے چلے انسان
کوئی ہو کفر کا جادہ کوئی رستہ ہے ایمان کا

ہوا کن کہتے ہی فوراً ظہوران سب کا دنیا مین
پہاڑون کا درختون کا زمین کا چرخ گردان کا

سوا اُسکے دو عالم مین فنا ہونا ہی ہر شے کو
کہ کل من علیہا فان اک آیا ہے قرآن کا

تلاش آب و دانہ ہے عبث تجکو دل نادان
کہ رازق ہے خدائے دو جہان ہر ایک انسان کا

کہین دریای پایان بھی کوزے مین سماتا ہے
بشر سے کسطرح ہو وصف ذات پاک یزدان کا

ہوئی یہ آبرو پانی کو حاصل اُسکی رحمت سے
کہ بنتا ہے صدف مین جاکے گوہر قطرہ نیسان کا

ہوا وہ کرم اُسکا خلیل اللہ پر جدم
ہر اک ناری نے دیکھا آگ مین عالم گلستان کا

وہ مالک ہے تو برتر گر ازل سے تا ابد ڈھونڈھے
حقیقت کچھ تری پائے نہ ہرگز ذہن انسان کا

ملایک سے بشر کو مرتبے بڑھ کر دیے تو نے
ادا ہو کس زبان سے شکر یارب تیرے احسان کا

خلیل و نوح و یوسف کا سدا تو ہی رہا ناصر
ہر اک مشکل مین تو حامی رہا موسی عمران کا

نہ تیرے نور کی گر روشنی ظلمات مین ہوتی
جناب خضر کو ملتا نہ چشمہ آب حیوان کا

زہے قدرت تیری عزت تری بندہ نوازی نے
بڑھایا کسقدر رتبہ زمانے مین سلیمان کا

کیا سرد آتش نمرود کو اسطرحسے تو نے
خلیل اللہ کو جلوہ نظر آیا گلستان کا

وہ مستغنی ہے تو یارب کہ اپنی بے نیازی سے
اگر چاہے تو بخشے مور کو رتبہ سلیمان کا

قیامت مین جو برسے گا ترا ابر کرم یارب
تو بالکل پاک ہو جائیگا دفتر میرے عصیان کا

یہ سطوت کی دعا ہے دستگیر آپ ہے رحمت یزدان
قیامت مین کھلے جسوقت دفتر میرے عصیان کا

نعت پیغمبر خدا

۱۴

مدنظر ہے وصف رسول انام کا
ای کلک ہے یہ وقت درود و سلام کا

غم مین اگر زبان سے نکلے تو ہو سرور
واللہ کیا اثر ہے محمد کے نام کا

معراج مصطفے کا کیا حال جب رقم
شہرہ ہوا فلک پہ ہمارے کلام کا

داخل ہوئے جو گھر مین خدا کے رسول پاک
کلمہ پڑھا بتون نے بھی حضرت کے نام کا

لیل و نہار طاعت معبود کے سوا
احمد کو دھیان تھا نہ کسی اور کام کا

عشق خدا ہے انکو خدا کو ہے انکا عشق
کیا جانے مرتبہ کوئی خیر الانام کا

یون مصطفی کو سلک رسالت مین تھا شرف
تسبیح مین مقام ہو جیسے امام کا

ہوتے اگر نہ خلق محمد جہان مین
ملتا نشان کسی کو نہ خالق کے نام کا

برزخ کا اور حشر کا اسکو نہین ہے خوف
جسکو جہان مین عشق ہے خیر الانام کا

گردون نے چشم شمس و قمر پر اٹھا لیا
گرنے لگا جو سایہ رسول انام کا

نعلین پہنے عرش بریں پر چلے گئے
کیا مرتبہ ہے احمدؐ عالی مقام کا

پیدا ہوئے رسول خدا جب زمین پر
تھا شور چار سمت درود و سلام کا

سایہ نہ جن و انس و پری کو نظر پڑا
نور خدا تھا جسم رسول انام کا

مانگ اب دعا خدا سے یہ سطوت کہ حشر کو
دامن ہو میرے ہاتھ میں خیر الانام کا

قصیدہ در مدح جناب امیر علیہ السلام

۳ ۲۵

مبارک ہو مبارک ہو دن آیا عیش و عشرت کا
صبا دیتی ہے مژدہ سب کو حیدر کے ولادت کا

محمد کو خدا نے کر دیا رتبہ رسالت کا
پنہایا جو خلعت جسم حیدر پر امامت کا

مے گلگوں پلا ساقی کہ دن ہے آج فرحت کا
صبا دیتی ہے مژدہ سب کو حیدر کے ولادت کا

ہوا دشت نجف کے شوق میں جب جی کو وحشت کا
بنا زنجیر پا ہر حلقہ چشم حور جنت کا

نجف کی شام و صبح پر ضیا کو میں سمجھا ہوں
سیاہی زلف حور کی سفیدہ صبح جنت کا

نصیری ہیں خدا کہتے علی کو ہے عجب بندہ
میں حیران ہوں تماشا دیکھ کر صانع کی صنعت کا

خدا و مصطفے کو چاہتے ہیں یوں تو سب بندے
وہی کافر ہے جو منکر ہے حیدر کی امامت کا

کیا ہے مالک تسنیم و کوثر جسکو خالق نے
بھری آنکھوں میں ساقی نشہ ہے اسکی محبت کا

علی مالک ہیں سب کے جسکو چاہیں جگہ بخشیں
خدا نے کر دیا مختار دوزخ اور جنت کا

کیے اعمال بد ہیں گے تو کیا اللہ بخشے گا
غلام مرتضے ہوں ڈر ہمیں روز قیامت کا

فرشتے قبر میں آ کے یہ کچھ اعمال پوچھیں گے
مرے منہ سے سنیں گے نام شاہ ولایت کا

خوشی مجھکو یہی کی ہے کہ جلدی موت آجائے
کہ وقت نزع میں دیکھوں رخ پر نور حضرت کا

مسلمانو یہ حج سو اسطے ہر حال واجب ہے
جسے کہتے ہیں کعبہ گھر ہے حیدر کے ولادت کا

مرے مولا نے مارا بھی جلایا بھی نصیری کو
نہ دم کیونکر بھریں وہیں الہے عیسی کی محبت کا

ملائک جا کے دوزخ سے مجھکو پھیر لاوینگے
جو ہوگا حکم باری ہاں حیدر کی محبت کا

گنہ میں نے کیے ہیں کا نسے جب بخشے جائینگے
اگر دم بھر سنونگا ذکر حیدر کے فضیلت کا

نسیم صبح کے کہتے ہیں غنچے صحن گلشن میں
شگفتہ کیوں نہ ہوں ہم دن ہی حیدر کے ولادت کا

دیئے فرزند تک اپنے خدا کی راہ میں شہ نے
جہانمیں خاتمہ ذات علی پر ہی سخاوت کا

عطا انگشتری سجدہ میں کی ہو جسنے سائل کو
بھلا کیا ہوسکے مجھسے بیان اسکی سخاوت کا

در خیبر اکھاڑا جب علی نے جنگ خیبر میں
فرشتوں نے بھی کی تعریف یہ تھا زور حضرت کا

زباں حال سے ہر صبح یہ خورشید کہتا ہی
کلس بنجاؤں کیونکر گنبد پر نور حضرت کا

نبی و مرتضی دونوں ہیں یکساں پر ہی فرق اتنا
انھیں رتبہ رسالت کا انھیں رتبہ امامت کا

نبی نے عرش پر معراج میں دیکھا تھا حیدر کو
خدا کے بعد جو پوچھا بیان کیا اسکی رفعت کا

دئے تھے یا علی سائل کو کب حاتم نے دو بیٹے
وہ واقعی میں سائل تھا کہ دست سخاوت کا

کیا جب قتل مرحب کو علی نے جنگ خیبر میں
زمیں سے تا فلک تک غلغلہ شہ کے شجاعت کا

عبا سے بن نکلا تیر کا معلوم کیا ہوا
رجوع قلب تھا اک اختیاری کام حضرت کا

کیا جنگ احد کو ایکدم میں فتح حضرت نے
محمد نے دیا رایت علی کو جب لہ نصرت کا

زمانے میں جو ہیں شق القمر سے مصطفی قادر
علی میں معجزہ خورشید کی ہی رجعت کا

دیا قاتل کو بھی شربت عوض میں قتل کرنے کے
جہان میں خاتمہ ہی آپ پر بیشک سخاوت کا

علی کے باب میں کہتے تھے احمد لحمک لحمی
وہ کافر ہی جو منکر ہو جہانمیں قول حضرت کا

کیے تلوار مرحب کے جسنے دم میں دو ٹکڑے
جہانمیں شور ہی چار و نطرف اسکی شجاعت کا

نجف میں پھر طلب کر لیجیے سطوت کو اے مولا
بہت یہ آپکا مداح ہی مشتاق جنت کا

دل عبث شیشہ حسن پریزاد ہوا
مجکو برباد کیا آپ بھی برباد ہوا

دوست دشمن ہوے رسوا ہوا برباد ہوا
جب سے عاشق ہیں ترا دست ستم ایجاد ہوا

مر مٹا ہجر میں میں غم سے برباد ہوا
گو مجھے رنج ہوا انکا تو دل شاد ہوا

ہار پھولون کے قفس پہ مرے ڈالے لاکر
مہربان سنکے کہانی مری صیاد ہوا

ہاے پہلو مین کسی روز جو آکر بیٹھے
جان جان تمسے نہ اکدن مرا دل شاد ہوا

اے صبا جاکے مرے رشک پری سے کہدے
دشت ویران ترے دیوانے سے آباد ہوا

عمر بھر سچ ہے ہجر کے غم مین گذری
خوش کبھی تجھ سے نہ میرا دل ناشاد ہوا

لوگ سمجھینگے نہ ہین چرخ چہارم پہ مسیح
جلوہ گر بام پہ جسدن وہ پری زاد ہوا

عہد وصل کے وعدہ کو بھلا دیتے ہو
فقرہ یہ کسکے پڑھانے سے تمھین یاد ہوا

فائدہ عشق مین کوئی نہ ہوا جز نقصان
غم سے جان گئی مفت مین برباد ہوا

5

باہین گردن مین مری ڈال کے سطوت وہ شوخ
ہنسکے کہتا ہے کہ ابتو ترا دل شاد ہوا

24

پہ اثر ہی ترا حسن اسے کامل کیسا
ہے سدا مثل کتان چاک مرا دل کیسا

ہاے بیرحم ہی وہ حور شمائل کیسا
ملکے غیرون سے جلایا ہی مرا دل کیسا

جب کہ مین یار سے کہتا ہون ادا دل دیدے
ہنسکے کہتا ہی ہمارا ہی ترا دل کیسا

دیکھتا رہ گیا منہ یاس سے کچھ بس نہ چلا
لے کے اٹھتا ہی وہ پہلو سے مرا دل کیسا

ذبح کرکے مجھے تم آہ چلے جاتے ہو
دیکھتے جاؤ تڑپتا ہی یہ بسمل کیسا

منہ سے منہ اسنے لگایا نہ مگر بوسہ دیا
رہگیا تشنہ مین آکر لب ساحل کیسا

یار بگڑا تو نہ تدبیر بن آئی کوئی
ہوگیا ہاے منانا مجھے مشکل کیسا

دیکھنا ہی دل پہ اثر میری محبت کا ہی
مہربان مجھپہ ہی وہ حور شمائل کیسا

اسکو جسوقت محبت مری یاد آئے گی
بعد مرنے کے مجھے روئے گا قاتل کیسا

اسکے در پہ جو مین کرتا ہون سوال بوسہ
کہتے ہین اسکو ہٹا دو یہ ہی سائل کیسا

ہاے حسرت یہی اسکے کبھی وہ پوچھین
تیر مژگان سے ہوا دل ترا گھائل کیسا

چشم بد دور ستارون کی نظر پڑتی ہی
خوش نما آپ کے رخسار پہ ہے تل کیسا

باغ مین فصل گل آتے ہی ہوا حشر بپا
باغبان چیختے ہین شور عنادل کیسا

پاؤن دھونے کبھی آتا ہے جو وہ بحر کرم
بوسے بڑھ بڑھ کے ہو لیتا لب ساحل کیسا

گر یہ پہلے سے سمجھتا تو نہ دیتا مین کبھی
تمنے برباد کیا لے کے مرا دل کیسا

یاد آئینگے وفائین جو مری میرے بعد
قتل کرکے مجھے پچھتائیگا قاتل کیسا

کوئی شئ عشق مین اے یار نہین تمسے عزیز
جان بھی دینے کو موجود ہون دل کیسا

آہ مجنون کی ہوا نجد مین اسطرح چلی
ہوش لیلا بھی اڑے پردہ محمل کیسا

۱۹	پھر نجف کی ہے زیارت کا ارادہ سطوت ہند مین رہکے تڑپتا ہو مرا دل کیسا	۶

بیکار غم فراق کا کھایا غضب کیا
دل اپنا اس صنم سے لگایا غضب کیا

صدمے اٹھائے رنج بھی کھایا غضب کیا
اس بےخبر سے دل کو لگایا غضب کیا

آیا بھی وہ تو دل کو جلایا غضب کیا
گھر مین نے مرے رقیب کو لایا غضب کیا

ہو جائیگا غرور انھین اپنے حسن پر
آئینہ آج انکو دکھایا غضب کیا

افسوس دشمنون کی نگاہون مین چڑھ گیا
محفل مین اسنے پاس بٹھایا غضب کیا

کم سن تھے وہ نہ سہم گئے خیر ہو گئی
زخم جگر یہ انکو دکھایا غضب کیا

وہ مل گئے تھے راہ مین آج اتفاق سے
فقرے سے اپنے گھر پہ نہ لایا غضب کیا

مین جان سے گیا یہ عداوت نہین گئی
مردے یہ بھی مرے وہ نہ آیا غضب کیا

تونے عجب فریب سے دل لے کے ای پری
دیوانہ اپنا مجکو بنایا غضب کیا

برباد کرکے نام سے بھی اسکو کد رہی
میرا نشان قبر مٹایا غضب کیا

تونے عجیب عاشق صادق کے قدر کی
غیرون سے ملکے مجکو جلایا غضب کیا

اندھیری آنکھون مین سارا جہان ہوا
منہ مجھ سے اس صنم نے چھپایا غضب کیا

نالے کے مر بلند ہوے جب شب فراق
بولے ملک فلک کو ہلایا غضب کیا

آئے ہمارے گھر میں وہ ہمراہ غیر کے
دکھتا ہوا دل اور دکھایا غضب کیا

تیر نگاہ یار نے کی مجھ سے دشمنی
دل غیر کا نشانہ بنایا غضب کیا

کیا کیا فراق میں نہ مرا حال ہو گیا
وہ شوخ دیکھنے بھی نہ آیا غضب کیا

وہ قبر میری روندے چلے اب کہے یہ کون
تم نے دبے ہوئے کو دبایا غضب کیا

۱۵۱

سطوت نجف میں جا کے پھر آئے ہو ہند میں
مسکن بہشت کو نہ بنایا غضب کیا

تری فرقت میں دم جو نکل جاتا تو کیا ہوتا
عدم سے جانب ہستی بدل جاتا تو کیا ہوتا

مجھے تم نے اپنی زلف کی زنجیر پہنائی
سوئے صحرا میں دیوانہ نکل جاتا تو کیا ہوتا

اشارہ کر کے ابرو سے وہ قاتل ہنس کے کہتا ہے
جو یہ خنجر ترے گردن پہ چل جاتا تو کیا ہوتا

لیا کیوں کر زبان نام اس بت بے رحم کا تو نے
دل ناداں جو سینہ میں مچل جاتا تو کیا ہوتا

عبث ہم نے سنایا اس صنم کو قصۂ یوسف
اگر ذکر حسین وہ سن کے جل جاتا تو کیا ہوتا

کسی کی آنکھ کی پتلی جو دیکھی ہو مچلتا ہے
کسی صورت دل ناداں بہل جاتا تو کیا ہوتا

کئی مجکو اکیلا چھوڑ کر تم غیر کے گھر میں
مرا دم گھٹ کے فرقت میں نکل جاتا تو کیا ہوتا

وہ آتے تھے عیادت کو مجھے اُن سے بات کر لیتا
ذرا تو اے دل مضطر سنبھل جاتا تو کیا ہوتا

خدایا قدر اس بت کو بھی ہوتی ظلم سہنے کی
جو اُس کے دل سے میرا دل بدل جاتا تو کیا ہوتا

غم و رنج و الم کے ہاتھ سے ملتی مجھے مہلت
مرے پہلو سے گر اے دل نکل جاتا تو کیا ہوتا

بلایا غیر کو اس شمع رو نے اپنی محفل میں
مرا دل صورت پروانہ جل جاتا تو کیا ہوتا

کیے فرقت میں نالے عاشقوں نے پر یہ سمجھے
دل اس کم سن کا سینہ میں ہل جاتا تو کیا ہوتا

مرا دل لیکے پھینکا اپنے کوچہ میں یہ سمجھے
کسی کی آمد و شد میں کچل جاتا تو کیا ہوتا

سدا اٹکھیلیوں کے چال چلتے تھے وہ اے سطوت
دل عشاق سینوں میں نہ مل جاتا تو کیا ہوتا

غیر کے آگے جو مین اُسکو بلا کر رہگیا
شرم سے وہ بھی قدم آگے بڑھا کر رہگیا

پاس سے جب میرے اُٹھکر اپنے گھر کو وہ چلے
کچھ نہ منہ سے کہہ سکا آنسو بہا کر رہگیا

ہم یہ سمجھے تھے قفس سے آج کر دیگا رہا
پر چمن صیاد بلبل کو دکھا کر رہگیا

ہجر مین کی ہے ترے خانہ بدوشی اختیار
شام چھجا پر ہوئی بستر لگا کر رہگیا

واہ ری قسمت سوال وصل جب مینے کیا
شرم سے اقرار اُسکے لب تک آکر رہگیا

ہاتھ مین جب یار کے شمشیر عریان دیکھ لی
جھجکہ تھا مین وہین گردن جھکا کر رہگیا

شوق تھا خط دینے کا مجکو پہ ہوا مانع جو ضعف
دو قدم ہمراہ قاصد کے مین جا کر رہگیا

جب اشارہ وصل کا مینے کیا اُس شوخ سے
شرم سے گردن جھکائی مسکرا کر رہگیا

اُسکو تھا مد نظر مجکو تڑپتا دیکھنا
ہاتھ اک تلوار کا قاتل لگا کر رہگیا

آج شاید بے گناہی میری ثابت ہو گئی
وہ ستمگر قتل کا بیڑا اُٹھا کر رہگیا

کھینچ کر تلوار نکلا ناز سے جب بہر قتل
سامنے قاتل کے مین سر کو جھکا کر رہگیا

جبکہ مجکو راہ مین دلبر کوئی آیا نظر
دونون ہاتھون سے مین اپنا دل چھپا کر رہگیا

کوچۂ دلدار کی جانب چلا جب مین نحیف
ناتوانی کے سبب اک گام اُٹھا کر رہگیا

شرم آئی پیش منعم جب گیا بہر سوال
کچھ نہ بولا منہ سے ہاتھ اپنا بڑھا کر رہگیا

تلخی فرقت تھی جو بھید نہ ہرگز کھا سکا
ہڈیان میری سگ جانان چبا کر رہگیا

کربلا مین کیون نہ کی تو نے سکونت اختیار
ہائے سطوت ہند مین بیکار آکر رہگیا

جدائی میں بھی صحبت کا مرا مجنون کو حاصل تھا
خیال یار لیلی تھا دل مشتاق محمل تھا

ہمیشہ چھپتے تھے قہقہے تھے لطف حاصل تھا
کبھی زردون مین داخل تھے ہمارا پاس بھی دل تھا

خوشی تھی وصل کی شب مجکو لطف عید حاصل تھا
سہے تو بنکے دست یار گردن مین حمائل تھا

مری آغوش مین اک چاند تھا شب کو تو جلوت سے
سحر تک ابر کے پردے مین پنہان ماہ کامل تھا

گلستان میں کیا آیا وہ تھا فصل بہاری میں
کہیں کوکو تھی قمری کی کہیں شیون رہا دل تھا

نگہ کی تیغ کیوں دلپر لگائے ہمکو تڑپایا
تمھیں کیا دیکھنا منظور دم بھر رقص بسمل تھا

وہ بالین پر ہمارے نزع کے ہنگام آئے تھے
بھلا کیا بات کرتے لب ہلانا ہمکو مشکل تھا

چلا تھا وہ ستمگر قتل کرنے جب رقیبوں کو
عجب تیور سے مڑکر دیکھتا میں سوئے قاتل تھا

قیامت تھی لگاکر سرمہ اپنی دونوں آنکھوں میں
جسے ترچھی نگہ سے اُسنے کل دیکھا وہ گھایل تھا

سوال وصل اگر کرتا تھی تو آتی ہے شرم انکو
اکیلے آج وہ تھے ایک میں تھا اک مرا دل تھا

کہاں ہے دوسرا دل لاؤں میں جو دیکھیں حسینوں کو
کہ ہمنے دیدیا اپنے صنم کو ایک ہی دل تھا

تماشا تھا مجھے جب لیچلا تھا قتل کرنے کو
گریباں میں سر کس بانکپن سے دست قاتل تھا

تڑپنے سے عجب احسان کیا جو چھوٹ کر آیا
بہت بیطرح اُسکی زلف میں جاکر پھنسا دل تھا

جواب خط نہ لایا نامہ بر تو کچھ نہیں شکوہ
نکلنا ہی سلامت کوچہ جاناں سے مشکل تھا

وہ شعلہ رو جو گرما گرم سوئے بزم میں آیا
مثال شمع خاموش آج ہر اک اہل محفل تھا

دہن ثابت ہوا اُسکا جب اُسنے بات کی مجھسے
نہیں یہ عقدہ موہوم کھلنا مجھپہ مشکل تھا

گیا بالائے کوہ اللہ تھا فرہاد ہی ایسا
رہ الفت میں چلنا دو قدم بھی سخت مشکل تھا

سواری دھوپ میں نکلی تھی جب اُس تنک لیلی کی
مثال ابر آہوں کا دھواں بالائے محمل تھا

ملا روز ازل عیش و طرب میرے رقیبوں کو
غم و رنج و الم مجھکو دیا جو میرے قابل تھا

سر دربار کیا میں نذر دیتا شرم آتی تھی
تری تیغ نگہ سے دل مرا ای یار گھایل تھا

نہ شیشہ میں اُتارا اُس پری کو ہو گیا عاجز
فن تسخیر میں میرا دل شیدا تو کامل تھا

کسی پہلو نہ سطوت کو قرار آیا شب فرقت
تڑپتا بستر رنج و الم پر مثل بسمل تھا

کہوں کیا ہمدمو ہجر عشق اک لیلی شمائل کا
عجب ہے اندنوں کچھ حال اپنی وحشت دل کا

جو اُس بحر کرم کے یاد میں روتا ہوں دریا پر
پتا ملتا نہیں اشکوں کے ملجانے سے ساحل کا

چلا سینہ سے لگ کے گیسوؤن مین جب کہا دل نے
بہت ہون ناتوان دشوار طے کرنا ہے منزل کا

یقین ہے عمر بھر اسکو کسی پہلو نہ چین آئے
تڑپتا دیکھ لے آکر اگر کوئی مرے دل کا

کیا ہے ذبح تو احسان کرو اتنا بھی عاشق پر
تماشا دیکھ لو دم بھر ٹھہر کر اپنے بسمل کا

وہ میکش ہون ہوئے گی صبح بھی خوش لعب مرنے کے
مرا ساقی اگر ہوا ہے گا ساغر مری گل کا

ہدف تیر نگہ سے کر کے منہ پھیرا ستمگر نے
نہین دیکھا گیا اس سے تڑپنا جب مرے دل کا

وہ دلبر آکے پہلو مین مرے بیٹھے یہ حسرت ہے
خدا وندا کسی دن تو بر آوے مدعا دل کا

ہزارون عاشقون نے جان اپنی نذر دی لا کر
ہوا تمکو مبارک اے صنم لینا مرے دل کا

ہلا مین بیڑیان اپنی جو مین بجوش وحشت مین
ہوا کچھ اور عالم سنکے غل دیوانے کے دل کا

کبھی آیا نہ وہ اپنی لحد پر فاتحہ پڑھنے
ستم ہے بعد مردن بھی نہ نکلا حوصلہ دل کا

پسند آئے حسینان جہان کے پھر نہ بزم اسکو
سما جو دیکھ لے دم بھر کو پریرو تیری محفل کا

کیا تھا امتحان روز ازل جب تیر مژگان کا
بنایا اس کمان ابرو نے تھا تودا مرے دل کا

بتا پھر لا نہین سکتا ہون مین جو کچھ گذرتی ہے
نہ پوچھا اے جان جان حال مری بیتابی دل کا

تڑپ کر دیکھا اک دن نکل جائے کا سینہ سے
بہت مشکل ہے الفت مین عزیزو تھامنا دل کا

پھڑکنے کی ہے جا کیا ذبح ہو کر سر اٹھاون مین
ہوا احسان گردن پر مری شمشیر قاتل کا

ہمیشہ سر بکف رہتے ہین ہے شوق شہادت ہے
پتا ہم پوچھتے پھرتے ہین سب سے اپنے قاتل کا

شکستہ دل وہ ہون میخانۂ دنیا مین اے ساقی
ہزارون بار ٹوٹے گر بنے ساغر مری گل کا

نہ ملو دل سے ملوا ہے جان جان بچاؤ گے دیکھو
غضب ہو جائیگا ٹوٹا جو کوئی آئنہ دل کا

کسی سنگ چمن کی آمد آمد کا سنا مژدہ
خوشی سے ہو شگفتہ آج کیا غنچہ مرے دل کا

رہا محروم نظارہ سے مجنون کو غش آیا
ہوا سی جبکہ پردا اڑ گیا لیلی کے محمل کا

غضب ہے جائے بجلی گر پڑے صیاد کے اوپر
فلک پر پڑا اثر نالہ اگر پہونچے عنادل کا

جنون یہ لحد مین کہتا تھا الفت اسکو کہتے ہین
دل مجنون ہمیں نقشہ ہے یہ لیلی کے محمل کا

اندھیرا ہو اگر بالاے تربت کچھ نہین پروا
میان قبر تو اک داغ روشن ہی مرے دل کا

بلا ہی زلف اوسکی چشم آفت ہو زمانے مین
انھین دونون نے ملکے خوب لوٹا قافلہ دل کا

بہار آئی ہو پہر تقدیر مین صحرا نوردی ہی
بہت ہی بیطرح پہر تنگ وحشت مین مرے دل کا

ملون آنکھین مزار حیدر صفدر سے اے سطوت
الٰہی جلد بر آے کہین یہ مدعا دل کا

اے شہ حسن اگر بوسہ رخ ملجاتا
کیا دعا دیتا ہوا آج یہ سائل جاتا

ایک بوسہ گل عارض کا اگر مل جاتا
اے صنم دل مرا غنچہ کے طرح کہل جاتا

عید ہوتی مجھکو مقتل مین جو قاتل جاتا
دوڑکر مین ابھی خنجر سے گلے مل جاتا

قیس کہتا تہا جو لیلی کا پتا مل جاتا
خاک اڑاتا ہوا مین بھی پس محمل جاتا

بوسہ موجون کو کف پاکا ابھی مل جاتا
پاؤن دھونے کو اگر وہ لب ساحل جاتا

زندہ ہوجاتا ابھی غنچہ دل کہل جاتا
جان آجاتی مسیحا جو مرا مل جاتا

ایک ہی بوسہ پہ دل اپنا اسے دیدیتے
خوب صورت جو خریدار ہمین مل جاتا

نالے کرتا جو مین پہ در وشب فرقت مین
اے صنم دل ترا پتھر ہی مگر ہل جاتا

اے جنون توڑ کے اسواسطے پھینکا مین نے
طوق بھاری تہا گلا اسسے مرا چھل جاتا

ساتھ ہو لیتے کہ معلوم نہین راہ ہمین
قافلہ ملک عدم کا جو کوئی مل جاتا

تنگ ہون زیست سے مانع مجھے ہوتا جو ضعیف
اپنے ہی پاؤن سے مین جانب قاتل جاتا

بھیجتا اسکو خط شوق جو قاصد کے ہاتھ
چین آتا نہ کبھی ساتھ مرا دل جاتا

عشق شیرین مین تبا تو نے مزا کیا پایا
پوچھتے ہم بھی جو فرہاد کہیں مل جاتا

آئے تھے آس لگا کے ترے در پر ساقی
کیا دعا دیتے تجھے جام جو اک مل جاتا

کیا ہی دامن سے مرے خاک لپٹتی اوڑکر
مرے مرقد کیطرف سے جو وہ قاتل جاتا

پہلو سے غیر مین کیون بیٹھنے کو جاتے تھے
کیا مرے دل کے دکھانے سے تمھین مل جاتا

ہون وہ بیتاب جو سنتا ترے آنے کی خبر ۔ شوق مین تیرے تڑپتا کئی منزل جاتا
لاکھ ڈھونڈھا مگر اُس بت کا پتا بھی نہ ملا ۔ جستجو ایسی جو کرتے تو خدا مل جاتا
اپنے دیوانے پہ آتا اُسے کچھ رحم ضرور ۔ کان تک اُسکے اگر شور سلاسل جاتا
آپ دیدیتے اگر غنچۂ لب کا بوسہ ۔ اے صنم کیا ہی مرے دل کا کنول کھل جاتا
باغبان ہنسنے پہ اُسکے ہو تعجب مجکو ۔ گوش گل تک نہین کیا شور عنادل جاتا
چاندنی رات مین کرتا جو وہ محبوب بناؤ ۔ آئینہ سامنے بنکر مہ کامل جاتا

شعر کہنے کا کبھی شوق نہوتا سطوت
گر لطافت سا نہ اوستاد مجھے مل جاتا

پہلو سے میرے اُٹھکے جو وہ سیمبر گیا ۔ مین کیا کہون کہ دل پہ جو صدمہ گذر گیا
صدمے سہے فراق کے ایسے کہ مر گیا ۔ کیا عاشقون مین آپ کے مین نام کر گیا
باد صبا جو ہو گذر اُس شوخ تک ترا ۔ کہنا کہ تیرا عاشق جانباز مر گیا
نکلے گھرون سے سنگ لیے طفل خوبرو ۔ دیوانہ تیرا ڈھونڈھنے تجکو جدھر گیا
اک دو قدم نہ ساتھ جنازے کے وہ چلے ۔ یہ بھی ہماری روح پہ صدمہ گذر گیا
شرما کے رخ سے ابر مین ماہ فلک چھپا ۔ سونے کو بام پر جو وہ رشک قمر گیا
آیا عجیب دور کہ نشے ہرن ہوئے ۔ میخانہ وہ کہان ہے وہ ساقی کدھر گیا
آئی بہار باغ مین ہین مست بلبلین ۔ جام شراب دے مجھے ساقی کدھر گیا
طاقت نہیں رہا نہین بیان اوسکو کیا کرین ۔ جو ہمپہ تیرے ہجر مین صدمہ گذر گیا
مانند صبح اپنا گریبان کرونگا چاک ۔ تو آج میرے گھر سے جو وقت سحر گیا
اب وہ حسین رہے نہ وہ افسوس ہم رہے ۔ وہ صحبتین گئین وہ زمانہ گذر گیا
بعد فنا بھی اُسنے شگفتہ کیا نہ دل ۔ دو چار پھول آکے نہ تربت پہ دھر گیا
قاتل سے ایسی کیا ہوئی شرمندگی مجھے ۔ خون گلو سے دامن شمشیر بھر گیا

آیا نہ پھر کے کوچۂ دلدار سے کبھی
خط دے کے میرے پاس سے جو نامہ بر گیا

ہر اک سے پوچھتا ہی وہ عاشق جو تھا مرا
مین نے سنا ہی آج وہ کچھ کھا کے مر گیا

شاید بلاتا اوس سے کسی نے خبر نہ کی
میں رو رو در پہ یار کے شام و سحر گیا

لطف و کرم کا ذکر ہی کیا ظلم بھی نہین
اس بات کو بھی ایک زمانہ گذر گیا

آئیگا قدسیون کی عبادت مین ابھی خلل
میری فغان کا شور فلک پر اگر گیا

لا کر قفس مین قید جو صیاد نے کیا
آخر پھڑک کے بلبل ناشاد مر گیا

سطوت ہین اس زمانے کے معشوق بیوفا
دل میرا وہ فریب سے لے کر مکر گیا

جب سے مائل اوس بت سفاک پر دل ہو گیا
کیا کہون بس اک زمانہ میرا قاتل ہو گیا

جوش وحشت لاکھ ہو صحرا کو جا سکتا نہیں
ای جنون اب مین گرفتار سلاسل ہو گیا

بوسہ جب مین مانگتا ہون ہنسکے کہتا ہی وہ شوخ
ہی خدا کی شان تو بھی اسکے قابل ہو گیا

حسن آرائی مین تم مشاق جب سے ہو گئے
عشق بازی مین جیسو مین بھی کامل ہو گیا

آہ کی اور رہ گیا بس مین فلک کو دیکھکر
مجھسے آزردہ وہ زہرہ شمائل ہو گیا

بار حجاب اوٹھانے کی مجھے طاقت نہیں
ٹکڑے ٹکڑے تیری باتون سے مرا دل ہو گیا

حسن اپنا دیکھ کے خود اوسکو حیرت ہو گئی
آئینہ جب اوس پری رو کے مقابل ہو گیا

وصل کی پروا نہین یہ فخر کیا کم ہی مجھے
مین تمہارے چاہنے والون مین داخل ہو گیا

مثل مجنون سنکے دیوانہ مین صحرا کو چلا
جب یہان آنکھون سے وہ لیلی شمائل ہو گیا

مدتون عاشق تصور مین مرے لوٹا کیا
لطف وصل یار وقت نزع بھی حاصل ہو گیا

کیون برای قتل باندھے ہی کمر سے تیغ وہ
آنکھ بھر کر جسنے دیکھا اوسکو بسمل ہو گیا

دیکھکر مژگان قاتل آہ کی بیساختہ
تیر یہ وہ ہین کہ دل دیکھے سے گھایل ہو گیا

روضۂ سلطنی میں جب کہ میں داخل ہوا

کیا کہون کیا شاد مان سطوت مراد ل ہو گیا

خاحب وہ لیلی ادا ہو گیا — تو مجنون سے سودا سوا ہو گیا
مجھے عشق زلف دوتا ہو گیا — عبث مبتلا سے بلا ہو گیا
حسینو نپہ کیون ہاے عاشق ہوا — مجھو بیٹھے بٹھلاے کیا ہو گیا
ہین کھولتا ان بتون کا خیال — مرے دل کو یارب یہ کیا ہو گیا
عجب تفرقہ تو نے ڈالا فلک — مرا ماہ مجھسے جدا ہو گیا
جو رباد کی خاک میری صبا — ترا کچھ نہ انمیں بھلا ہو گیا
مرے خط کا لایا نہ ابتک جواب — خدا جانے قاصد کو کیا ہو گیا
ترے وحشیون کا عجب حال ہے — بہار آئی سودا سوا ہو گیا
یقین ہو گیا پاس وہ غیر کے — جو پھر درد دل مین سوا ہو گیا
چرا لے گیا آیسہ رو کوئی — مین حیران ہون دل میرا کیا ہو گیا
ارے غمزہ و ناز تو اک طرف — ادا پر مرے دل فدا ہو گیا

۲۲	کہین لوگ سطوت کو پہرای خدا روانہ سوے کربلا ہو گیا	۱۵

دوا سے ہاتھ سے مجھی ساغر شراب کا — پردہ اُٹھاؤ بیچ سے شرم و حجاب کا
ساقی ہی عشق اوسکے رخ پر عتاب کا — دی مجکو میکدہ مین قدح آفتاب کا
کیجھ وصف لکھون اوس رخ پر آتشتاب کا — آئی جو میرے ہاتھ ورق آفتاب کا
لیجا کے دام زلف مین مجکو پھنسا دیا — یارب برا ہو اس دل خانہ خراب کا
میخانہ پر وہ جھوم کے آئی ہو پھر گھٹا — ساقی پلا دے مجکو پیالہ شراب کا
فرقت مین اوسکی ایسے بہا ہین ہمیشہ اشک — ٹھہرا ہی چار سو مری چشم پر آب کا
روز حشر کو میسے دفتر اعمال دھو لیے — دھڑکا لگا ہوا تہا جو روز حساب کا

اب کیا کسی حسین سے دل اپنا لگائینگے
افسوس ہی گذر گیا عالم شباب کا

آئی جو بے ثباتی دنیا را سے سیر
استادہ موج نے کیا خیمہ حباب کا

بے دام بلبلون کو کریگا اسیر کیا
صیاد نے جو عطر ملا ہی گلاب کا

زلفون نے بڑھ کے ڈھانک لیا روی پہ صبا
ٹوٹا جو بند رات کو اوسکے نقاب کا

دریا پہ محو کشتی جو کریگا وہ بحر حسن
حاضر کریگی موج پیالہ حباب کا

ای خضر کیون میں خواہش آب بقا کرون
مجکو مزا ہی یار کی جھوٹی شراب کا

روئین نہین تصور گل مین یہ بلبلین
چھڑکا وہ ہر روش پہ کیا ہی گلاب کا

برباد کر غبار ہمارا نہ اے صبا
سرمہ بنیگا یار کی چشم رکاب کا

آیا نہین ہی پھر کے ابھی تک جو نامہ بر
اوس نے سوال کرتا ہی خط کی جواب کا

بنیاد ظلم کی ہوئی انصاف اٹھ گیا
اب ہی عجیب حال جہان خراب کا

ای صبح اسکو چین نہ آئیگا عمر بھر
جو دیکھ لیگا حال مری اضطراب کا

ساقی ہوا ہیں دیکھ کر دل غیر کا جلے
اوس وقت پھر ہی لطف شراب و کباب کا

کانٹے پڑے ہوے ہیں ہماری زبان میں
مشتاق ہی گلا ترے خنجر کے آب کا

کیونکر منائین سب نہ مری چشم تر کی خیر
عالم کی زندگی ہی برسا سحاب کا

پاپا شرف جہاں کے ملک باد شاہ پر
سطوت با گدا جو در بوتراب کا

غمزۂ ابروے دلدار مجھے یاد آیا
تیغ سر پر جو مرے کھینچ کے جلاد آیا

ہاے پھر عشق مری جان کا جلاد آیا
دل دکھانے کے لیے پھر ستم ایجاد آیا

پھر رقص آئی جو وہ پھر چمن کرکے باور
ہوش اڑین سبکے یہ سمجھیں کہ پریزاد آیا

نالے عاشق نے کیے پھر مین قمری کی طرح
جب کبھی باغ میں وہ سرو سہی یاد آیا

بلبل زار نے حسرت سے چمن کو دیکھا
جب قفس لے کے کبھی باغ مین صیاد آیا

یہ کہے دیتے ہین پہر ہوگا نکلنا مشکل
زلف کے پیچ مین جسدن دل ناشاد آیا

بعد مُردن بھی یہ الفت کا اثر باقی ہے
کف افسوس ملی جب مین اُنھین یاد آیا

سرنگون سرو ہوے قمریونکو شرم آئی
سیر گلشن کو جو وہ غیرت شمشاد آیا

ہای پہلو مین جو بیٹھے تو دکھایا دل کو
جا کے مین بزم مین اُنکی نہ کبھی شاد آیا

خوش ہوا پاؤن پڑے جوش جنون مین میرے
بیڑیان جبکہ پہنانے مجھے حداد آیا

ہاے کیا قہر ہے اغیار کو بھی لایا ساتھ
میرے گھر مین جو کبھی وہ ستم ایجاد آیا

مرگئی بلبل ناشاد پھڑک کر فورًا
لطف گلزار قفس مین جو ذرا یاد آیا

جانکر روے جانان لیے بوسے سیمے
پاس گردن کے جو ہی خنجر جلاد آیا

بعد میرے جو کسی سے نہ اُٹھے ظلم و ستم
بہت اُس بانی بیداد کو مین یاد آیا

ہوئی اسطرح کی حیرت کہ بنا خود تصویر
کھینچنے کو تری تصویر جو بہزاد آیا

سخت جانی مرے قاتل کو جو معلوم ہوئی
ہاتھ مین لے کے کئی خنجر فولاد آیا

ٹکڑے دل ہو گیا سطوت یہ ہوا رنج و الم
واقعہ حضرت شبیر کا جب یاد آیا

بے سمجھے عاشق مژہ یار ہو گیا
یہ تیر ہاے دل سے مرے پار ہوگیا

منہ رکھ کے چشم یار پہ غش آگیا مجھے
نرگس کا پہول سونگھ کے بیمار ہوگیا

اللہ نے وہ حسن دیا تجکو اے صنم
سارا زمانہ طالب دیدار ہوگیا

پہنی بتون کے عشق مین تسبیح ہمنے جب
ڈورا گلے مین رشتۂ زنار ہوگیا

صحت اچھی مجھی ہو دکھا شکل اے مسیح
فرقت مین تیری صاحب آزار ہوگیا

ان گلرخون کے عشق مین کہاہین اتنے داغ
سینہ ہمارا غیرت گلزار ہوگیا

ہنسی مین جب پڑا در دندان کا تیرے عکس
پھولوں کا ہار موتیون کا ہار ہوگیا

عاجز ہوے طبیب سوجھی کوئی دوا
ایسا مین تیرے ہجر مین بیمار ہوگیا

بڑا دن ہو جو مصحف عارض کو چھو لیا
گیسو لٹک رہا ہو گنہگار ہو گیا

کبک دری ہو دیکھ کے کہتا حرام یا
مین جان و دل سے عاشق رفتار ہو گیا

دیکھے جو پھول سے ترے رخسار باغ مین
بلبل کی آنکھ مین گل تر خار ہو گیا

قاتل نے پھر قتل جو تلوار کھینچ لی
عاشق بھی جان دینے کو تیار ہو گیا

سودا گیا وفا و شادر دسر گیا
قاتل کو دے کے سر مین سبکبار ہو گیا

وہ مہروش جو ہو کے خفا ہے گھر چلا
دن ہجر کا نظر مین شب تار ہو گیا

الجھن پڑی قرار نہ آیا کسی طرح
زلفون مین اوسکے دل جو گرفتار ہو گیا

دعویٰ جو بے مثالی صورت کا مٹ گیا
وہ آئینہ کی شکل سے بیزار ہو گیا

روبا مرے جنازے پہ کیسا جو آئے وہ
چلنا بھی دو قدم انہین دشوار ہو گیا

صحت ہوئی جو غیر کو حاصل وصال سے
مین فرقت حبیب مین بیمار ہو گیا

آیا جنون مین جب قرہ یار کا خیال
تلوونکے یار دشت کا ہر خار ہو گیا

کہتے حسد سے دیکھ کے ہین باغمین نخل
گل بھی خدا کی شان ہے زردار ہو گیا

حسن بتان کو دیکھ کے یاد آ گیا خدا
غفلت بڑھی جو عشق کی ہشیار ہو گیا

آخر کو زہر کھا لیا سطوت سے ہجر مین
اسد رجہ اپنی زیست سے بیزار ہو گیا

حسرت دید مین دم ہی مرے جان نکلا
مرتے مرتے ترے عاشق کا نہ ارمان نکلا

بام پر اپنے نکھر کر جو وہ مہرو بیٹھا
ہم یہ سمجھے کہ فلک پر مہ تابان نکلا

بلبلین اسکے تصدق رخ رنگین پہ ہوئین
پھر گلگشت جو وہ رشک گلستان نکلا

دل لگانا عجب آفت تھی کہ مرتے دم تک
نکلی حسرت نہ کوئی اور نہ ارمان نکلا

جب کہ وحشت ہوئی گھر مین ترے دیوانے کو
پیرہن پھاڑ کے پھر سوئے بیابان نکلا

تھا وہ ناشاد خبر جب سے مرنے کی اڑی
گھر سے جو نکلا وہ انگشت بدندان نکلا

مجتمع ہوکے لگانے لگے پتھر اطفال
تیرا دیوانہ جدھر چاک گریبان نکلا

دل نکل کر مرا سینہ سو ہنسا ر لعوںمین
آشیانے سے عبث بلبل نالان نکلا

آرزو دلمین ہی تمسے نہ باتین ہوئیں کچھ
دیکھنے سے فقط اک آنکھ کا ارمان نکلا

طرفہ مضمون ہوا ای سوح تری محفل سے
کوئی گریان کوئی خندان کوئی نالان نکلا

سخت جان جمع ہین در پہ مرے حب اسے سنا
ہاتھ مین کھینچ کے وہ خنجر بران نکلا

حیف ہڈیون کو مری سو گئیا ہی یہ اکدن صد
بارہا ہوکے ادھر سے سگ جانان نکلا

اک نظر پڑتی ہی عشاق کی آنکھین ہوئین بند
زنقاب آج جو وہ مہر درخشان نکلا

غیر کی روح بھی دیوانہ ہوا کیا مرا ذکر
گھر سے آئینہ بھی اس بزم مین عریان نکلا

19

ایک دن اوسنے نہ چلمن سے دکھایا چہرہ
ہای سطوت کا کسی روز نہ ارمان نکلا

جسنے دن کو یہ ترا گیسوے پیچان دیکھا
رات بھر اوسنے عجب خواب پریشان دیکھا

دل کو الجھن ہوئی صد چاک ہوا شانہ صفت
یار کی زلف کو جب مینے پریشان دیکھا

رو کی بلبل نے کہا مجکو رہا کر صیاد
ہوئی مدت کہ نہین مین نے گلستان دیکھا

دل پہ صدمہ یہ ہوا آنکھ سے آنسو ٹپکے
درد الفت سے جو اسنے مجھے بیجان دیکھا

وا ف سے ہوتی ہین آکے تصدق پریان
ایسے رتبہ کو کچھ ای رشک سلیمان دیکھا

کم سنی کا یہ سبب تھا کہ غش آیا اوسکو
جبکہ قاتل نے مجھے خون مین غلطان دیکھا

حسد و رشک عداوت سے مٹایا ای چرخ
عیش و عشرت کا کبھی تو نے جو سامان دیکھا

وجد قمری کو ہوا یہ کہ لگی دم بھرنے
سرو سا قد جو ترا باغ مین جانان دیکھا

برسون ہی اوسکی عوض خوب رلایا ای چرخ
ایکدن مجکو ذرا تو نے جو خندان دیکھا

جل کے پروانہ سر بزم یہ کرتا ہی فغان
ہای سلے مرے معشوق کو عریان دیکھا

لب رنگین کو ترے دیکھ کے کہتا ہی ہر ایک
ہمنے ایسا نہ کبھی لعل بدخشان دیکھا

اس مہینہ میں صنم ہمکو خوشی ہو گی ضرور
سیر تو دیکھو کہ ہو تیرا گریبان دیکھا

کوچۂ یار کی دیکھی جو بہار آ آ کر
بھول کر پھر نہ عنادل نے گلستان دیکھا

باغ فردوس پہ بھولے سے نہ ڈالیگا وہ آنکھ
جسنے ہے ایک نظر کوچۂ جاناں دیکھا

ہوتی گر حضرت داؤد تو کرتے تری قدر
ہمنے تجسا نہیں محبوب خوش الحان دیکھا

کیا دکھاتی ہیں دراری تری گیسوئے سیاہ
مدتون ہمنے ہے طول شب ہجران دیکھا

اشک بن بنکے نکل آئی ہر اک حسرت دل
ہمنے سطوت جو فزا رشہ ذیشان دیکھا

وصال یار سے اک روز شادمان ہوا
کہ مہربان کبھی بھولے سے آسمان نہوا

بوقت ذبح یہ تاثیر سخت جانی ہے
کہ خنجر آپکا رک رک گیا روان ہوا

چہ ذقن میں گرا ہے ہمارا یوسف دل
نکال لیجئے کو خط اوسکا کاروان نہوا

وہ بدنصیب ہوں بلبل چمن سے دور رہا
کہ شاخ گل پہ کبھی میرا آشیان نہوا

ہمیشہ غیرونپہ لطف و کرم کیا اُسنے
ہزار حیف کبھی ہمپہ مہربان نہ ہوا

حرارت تپ فرقت سے یہ دماغ ہے خشک
کہ اشک آنکھ سے میرے کوئی روان ہوا

فلک نے خاک میں ایسا ملا دیا افسوس
ہماری قبر کا معلوم بھی نشان نہ ہوا

نہ تمنے مجکو بلایا نہ آئے میرے گھر
تمہارا وعدہ وفا کوئی میری جان نہوا

جنوں کے جوش میں کہتا ہوں ہاتھ ملکر
کہ اپنے دامن کہسار دھیان نہ ہوا

گلا کسی سے نہیں اپنی اپنی قسمت ہے
رہا وہ غیر سے سوت ہے مہربان نہ ہوا

ملال و رنج ہمیشہ رہے مرے دلمین
سرور و عیش سے آباد یہ مکان نہوا

حنا ہاتھ پاؤں میں مہدی لگائی ساون کی
پسند آپکو کیا جون عاشقان نہوا

بہت سے رنج و الم اسکے ہاتھ سے ہٹنے
ہزار شکر مرا طفل دل جوان نہ ہوا

بجائے لوح لگا دے مزار پہ دوست
کہیں نصیب سنگ آستان نہ ہوا

جو ہوتی بوسے محبت تو پوچھتا سگ یار
رقیب کا کوئی مرغوب او سخن دان نہ ہوا

ترے دہان و کمر کا کھلا کسی پہ نہ بھید
سوا مرے کوئی دونون کا راز دان نہ ہوا

خدنگ آہ لگا تے رقیب کے دلبر
جھکا بھی قد جو ضعیفی سے تو کمان نہ ہوا

لگا کے دل شبریت سے تنگ آیا ہون
مجھے نصیب وصال پری رخان نہ ہوا

لیا نہ مول کسی نے مرا دل شیدا
جہا مین کوئی بھی معشوق قدر دان نہ ہوا

چہ وقت ہوتا خشک جان کیا کہیے
کہ ڈوب مرنے کے قابل بھی یہ کنوان نہ ہوا

خدا کی یاد رہی دلمین میرے ای مطوت
ہزار شکر کہ مین عاشق بتان نہ ہوا

بیان یار سے فرقت کا حال کیا کرتا
کمال ضعف سے دل تھا نڈھال کیا کرتا

ہوا تھا دل مین پشیمان کمال کیا کرتا
وہ میری خون سے ہاتھ اپنے لال کیا کرتا

مین اوسکے وصل کا دل مین خیال کیا کرتا
جواب صاف وہ دیتے سوال کیا کرتا

وہ بادہ کش ہون کہ پیتا ہون خم کے خم ساقی
مین ایک جام کا تجھ سے سوال کیا کرتا

اوگال اوسکا نہ مرہم مین تھا اگر جراح
جگر کو زخم کا یہ اندمال کیا کرتا

شکار کر لیے بلبل دکھا کے گل سے عذار
چمن مین لاکے وہ صیاد جال کیا کرتا

جو بوسہ مانگنے پر مدتون رہا بیزار
وہ اپنے وصل سے مجکو نہال کیا کرتا

عجیب مجکو ملا ہے مزا فقیری مین
خدا سے مانگ کے مین ملک و مال کیا کرتا

صدقے طفل میا کو دل سے سنتا تھا
شراب پی کے عبث قیل و قال کیا کرتا

جنون مین کھاے ہوے تھا ہزار ہا پتھر
کلام سخت کا اوسکے ملال کیا کرتا

غم فراق یہ جھیلے کہ ہو گئی عادت
اب اوس سے وصل کا جا کر سوال کیا کرتا

وہ چاند دیکھنے آے تھے بام پر سر شام
کھینچی تھی تیغ نکلکر ہلال کیا کرتا

وہ دل شکستہ ہیں بن سنگے ٹوٹ گئے جام
ہماری خاک کو لے کر کلال کیا کرتا

مین اپنا دل ہے تجھے بے وفا کبھی دونگا
خرام ناز دکھا کہو چال کیا کرتا

لیا جو بوسۂ عارض تو جان ہی دیدے
مجھے تھا اوسنے بہت انفعال کیا کرتا

مجھی سے اسکو مزہ گفتگو کا ملتا ہی
کسی سے بات وہ شیرین مقال کیا کرتا

یہ بات سچ ہی کہ جو دکر دہ را عذابے نیست
مین اپنے دل کا بیان اپنے حال کیا کرتا

کسی کے آگے بڑہایا نہ مین نے دست طلب
سوا خدا کے کسی سے سوال کیا کرتا

دل حزین کو مرے پھینک کر وہ کہتی ہین
کہ ہائے مین کسی مردہ کا مال کیا کرتا

تمہارا عارض تابان ہی نور مین تمثیل
جو مدر مدح مین کہتا کمال کیا کرتا

نصیب ہوگا نہ اوسکا وصال اے سطوت
عبث عبث ہی خیال محال کیا کرتا

عجب طرح کی او الجھن تہی دل بحال نہ تہا
نصیب ہمکو جو اوس شوخ کا وصال نہ تہا

فلک کے ظلم اوٹہاتا یہ مجھ مین حال نہ تہا
ہزار شکر کہ مین صاحب کمال نہ تہا

کبھی نہ دیتے اونہیں حیلہ سیکڑون کرتے
کہ دل کو لیکے وہ مکرینگے یہ خیال نہ تہا

خط سیہ کی محبت مین ہو گیا بیکار
ہمارے شیشۂ دل مین تو ایک بال نہ تہا

وہ مہ کو پھیرکے کیون سوے ہاے وصل کی شب
خدانخواستہ مجھ سے کوئی ملال نہ تہا

جو بہر وصل وہ آیا تو دل ہوا راضی
صنم سے اسکے سوا اور کچھ ملال نہ تہا

عجب نہ تہا جو زلیخا فدا تہی یوسف پر
دیا وہ حسن خدا نے جسے زوال نہ تہا

جو مر گئے غم فرقت مین کچھ نہ رنج کرو
خفا تہو زیست سے ہم تم سے کچھ ملال نہ تہا

ہماری آنکھ کے تل کا پڑا ہی شاید عکس
تمہارے چہرۂ روشن پہ کوئی خال نہ تہا

نہ کسطرح سے فدا حسن پہ جیسے مین ہوتا
کہ انکی طرح کوئی یار خوش جمال نہ تہا

کل آئے غیر کے گھر سے وہ اور یہ ہم تہے
غضب کی بات ہی کچھ انکو انفعال نہ تہا

بغیر بوسہ دئے آپ لین دل شیدا
ہمارے آپکے صاحب یہ انفصال نہ تہا

اوتارتے جسے ہم اپنے دل کے شیشے مین
جہان مین کوئی بھی ایسا پری جمال نہ تھا

یقین تھا آکے پلا جائینگے شربت دیدار
نہ آئینگے وہ دم نزع یہ خیال نہ تھا

نہ تازخم جگر کا مین کسطرح مرہم
کہ ہائے مجکو میسر ترا اوگال نہ تھا

نہ سمجھے تھے وہ سب ایمان بھی لیگا دل کیسا
قسم خدا کی ہمین اسکا کچھ خیال نہ تھا

حضور جاکے بدخشان بھی دیکھ آیا ہون
لبون سے آپ کے خوشرنگ کوئی لال نہ تھا

جو شعر کہا لطافت سے سیکھا اے سطوت
جہان مین اونسا کوئی صاحب کمال نہ تھا

فراق باغ مین صیاد دم نکلا ہے بلبل کا
ترس کہا کر اسے دینا کفن تو دامن گل کا

ہوا ناحق بہایا کیا کسی مشتاق بلبل کا
نہین معلوم خون آلود ہے کیون پیرہن گل کا

رو ہی کسطرح شبنم ملا یا تم سے ہے بلبل کا
ہوا ہے چاک اس غم مین گریبان قبا گل کا

گلا صیاد نے گھونٹا چمن مین آکے بلبل کا
اسے غیظ و غضب سے سرخ چہرہ ہوگیا گل کا

نہ پہیلایا کسی کے سامنے دست طلب مینے
مزا پوچھے مرے دل سے کوئی نان توکل کا

ہزارون عاشقون کو قتل کر بیٹھے کیا تو نے
ارے سفاک کیا کہنا تری تیغ تغافل کا

ثنائے عارض گلرنگ جانان ہمکو لکھنا ہے
بنایا ہے ہمنے خامہ اسلیے منقار بلبل کا

قفس اسکا عبث صیاد تو گلشن مین لایا ہے
ارے نادان پھڑک کر دم نکلجائے نہ بلبل کا

تمہاری زلف پیچان کو زمانے مین جو شہرت ہے
گلستان مین پریشان ہے حسد سے حال سنبل کا

طبیعت راستی پر آجتک ہرگز نہین آئی
نکلتا کسطرح سے پیچ ظالم تیری کاکل کا

جوانی بھی گئی افسوس پیری بھی ہوئی آخر
تماشا خوب ہی دیکھا ترقی و تنزل کا

شکایت فقر مین ہرگز نہ نکلی منہ سے انسان کے
رہے ہر حال مین امیدوار اوسکے تفضل کا

بہلا او نازنین تونے جو بال اتنے بڑھائے ہین
کمر نازک ہے کیونکر اٹھ سکے گا بار کاکل کا

مقرر ہوگی گلچینون کی صیادون کی بربادی
ہلادیگا کسی دن عرش کو نالہ جو بلبل کا

مجھے دے جام مے جلدی گھٹا گھنگھور چھائی ہے
نہین یہ وقت اے ساقی تامل کا تساہل کا

خیال بوسۂ عارض مین جب منہ کو مڑتا ہون
تو پڑ جاتا ہے فوراً تازیانہ اوسکی کاکل کا

چھپی ہین بلبلین صیاد کو ڈہونڈہے نہین ملتین
گلستان مین ہوا ابکی یہ عالم کثرت گل کا

ستایا درد دل نے گو مگر اُف بھی نہ کی مین نے
بہانین خاتمہ مجبر ہوا صبر و تحمل کا

بجھا دیتے ہین فوراً اگر کے آنسو چشم بلبل سے
بھڑک جاتا ہے شعلہ جب چمن مین آتش گل کا

مرا گل مشق کرنے تیر کی آیا جو گلشن مین
صبا نے آتے ہی تودا بنایا خاک بلبل کا

مغنی کی صدا کانون کو ہرگز خوش نہین آتی
سنا دے ساقیا نغمہ مجھے شیشہ کی قلقل کا

گلون کے عشق مین کے اسطرح دلپر چوٹ کہاتی تہا
کلیجہ آگیا منہ کو سنا نالہ جو بلبل کا

گمان صیاد کا شمشاد پر ہوتا ہے بلبل کو
چمن مین جال پھیلا جب نظر آتا ہے سنبل کا

قریب گوش گل کس نحو سے نالے کیے جا کر
اوڑایا بلبلون نے رنگ جب میرے تغزل کا

مے حب علی سے مست رہتا ہون مین اے سطوت
نہ ہونگا ملتجی ساقی سے ہرگز ساغر مل کا

مژدہ سنا ہے آمد فصل بہار کا
چہرہ خوشی سے سرخ ہے ہر بادہ خوار کا

آئے جو غیض مین فرس اُس شہسوار کا
دم بند کر دے ابلق لیل و نہار کا

نالے جو کر رہا ہے یہ دل مثل عندلیب
شاید ہوا ہے عشق کسی گلعذار کا

کر لو جہان مین عمل نیک غافلو
کیا اعتبار زندگی مستعار کا

فوراً جنون مین پرزے گریبان کے کر دیے
مین نے کسی سے نام سنا جب بہار کا

تعریف مینے کی جو کسی گلعذار کے
غصہ سے رنگ سرخ ہوا میرے یار کا

دلپر مرے گرا دیا کیون اسنے کوہ غم
مین تو عدو نہ تہا فلک کجمدار کا

آنکھین کھلی ہوئی ہین ہماری فراق مین
یارب مرے مرض کسی کو یہ ہو انتظار کا

گلشن کا تختہ صفحۂ قرطاس بنگیا
لکھا جو وصف اُس صنم گلعذار کا

آنکھوں کو بند کرکے مری موت نے کہا
موقوف اب ہے حشر پہ دیدار یار کا

کھولا نہانے کے لیے جوڑا جو یار نے
گویا کہ نافہ کھل گیا مشک تتار کا

تو نے بٹھایا پاس جو اے بادشاہ حسن
رتبہ بلند ہو گیا مجھ خاکسار کا

گلشن میں جا کے تم نے کیے تھے جو چہچہے
دم بند ہو گیا تھا چمن میں ہزار کا

دنبالہ اپنی آنکھ میں سرمے کا تم بنا دو
دھوکا ہو سب کو کوکب دنبالہ دار کا

ہم بھی فقیر مست ہیں ہو میکدے کی خیر
ساقی پلا دے جام مئے خوش گوار کا

وہ صحبت ایک بھی کل میں نہیں رہی
بدلا ہے رنگ کیا چمن روزگار کا

بعد فنا بھی مجھ سے عداوت نہیں گئی
اس نے نشان مٹا دیا میرے مزار کا

جتنے تھے دل میں زخم کہن تازہ ہو گئے
جھونکا چلا جو آج نسیم بہار کا

مجھ کو یقین ہے کہ اسے بھی نہ چین آئے
جو دیکھے حال میرے دل بیقرار کا

پہونچا دیا صبا نے جو کوچے میں یار کے
ملتا نہیں مزاج ہمارے غبار کا

اللہ چشم عدو سے اسے بچائے
کیا آج کل بہار پہ جوبن ہے یار کا

سطوت بتوں کے عشق سے کیا بچا لیا
مجھ پر ہے فضل کیا مرے پروردگار کا

جب سے کہ شیفتہ میں ہوا قد یار کا
ہر روز سامنا مجھے رہتا ہے دار کا

عالم یہ عشق میں ہے دل بیقرار کا
جیسے کہ حال ہوتا ہے رحمی شکار کا

مرعوب ہے جو حسن کسی گلعذار کا
بدلا ہوا ہے رنگ دل بیقرار کا

ظاہر میں میرے اس کے صفائی تو ہو گئی
مشکل ہے دور ہونا دلوں سے غبار کا

اے موت بند کر نہ مری آنکھ وقت نزع
اتنا ٹھہر کہ دیکھ لوں چہرہ میں یار کا

ڈھونڈھا لحد میں آ کے نکیرین نے مگر
لیکن پتا لگا نہ مرے جسم زار کا

عبرت کی جا ہے تھے جو زمانے میں نامور
اب تو نشان بھی نہیں ان کے مزار کا

آراستہ ہوی ہین زمانے کی میکدے
تو می کشو پہر آیا ہی موسم بہار کا

ظل ہما کا مین نہین ممنون شکر ہی
احسان ہی سر پہ سایۂ دیوار یار کا

دونگا خدا کو عشق بتان کا جواب کیا
دہڑکا ہی دل کو پرسش روز شمار کا

اب بہی نمود آبلہ پائی سے ہے قیس کی
صحرا مین رنگ سرخ ہی ہر نوک خار کا

مر مرگئی رقیب لہو تہوک تہوک کر
بوسہ لیا جو قبضۂ شمشیر یار کا

خامہ کا سینہ چاک ہے صدمے سے آج تک
لکہا گیا ہی نام جو مجہ دل فگار کا

دنیا کی آفتون سے بچا مین ہزار شکر
جب سو کہ ملگیا مجہے گوشہ مزار کا

ایسا تہا شوق دید کہ چشم رکاب نے
سرمہ لگایا خاک کف پاے یار کا

تیغ زبان کسی کی نہ ہرگز کریگی کام
سطوت غلام ہون مین شہ ذوالفقار کا

کسینے مجسا ہی صابر کوئی کہان دیکہا
کہ ہجر یار مین بے نالہ و فغان دیکہا

جو دلپہ گرد ملال آہ کا دہوان دیکہا
نئی زمین نیا ہمنے آسمان دیکہا

بہلا سوال وصال اوس سے کسطرح کرتے
نہ اس صنم کو کبہی ہمنے مہربان دیکہا

کبہی حرم مین کبہی ای صنم کلیسا مین
تمہاری حسن کا جلوہ کہان کہان دیکہا

ستم ہے ذبح نہ اوس ترک نے کیا مجکو
غم فراق سے جب زار و ناتوان دیکہا

چہڑاکے تجہ سے دیا ہی فلک نے ایسا رنج
کسی نے مجکو نہ اک روز شادمان دیکہا

عجیب شک و حسد کی فلک کو عادت ہی
ستم کیے جسے اس پیر نے جوان دیکہا

بتا کمر کو ترے کسکے غم سے توڑا ہے
ہمیشہ خم تجہی ہمنے تو آسمان دیکہا

ہمیشہ حسرتین رہتی ہین خانۂ دل مین
تمہارے عشق مین خالی نہ یہ مکان دیکہا

جہان مین دونون ہین معدوم مثل عنقا کے
کمر نہ دیکھی نہ ہمنے ترا دہان دیکہا

حم شراب مین ہوش آیا جسطرح ساقی
نہ اسطرح سے او بلتے کوئی کنوان دیکہا

کیا جو منع نہ جاؤ کسی کے گھر ای یار | کہا کہ مینے نہین تجھا بدگمان دیکھا

شریف رہتے ہین مفلس ذلیل دولتمند | عجب یہ مین نے ستم زیر آسمان دیکھا

مٹایا فاتحہ پڑھنے کی بدلے وقت نصیب | ہماری قبر کا ظالم نے جب نشان دیکھا

خزان کی فصل مین تم دونون ہوئے پامال | نتیجہ ظلم کا صیاد و باغبان دیکھا

مثال شمع جلا ہجر یار مین گھل کر | کسیی میرے بدن مین نہ استخوان دیکھا

وہ آئی قبر پہ میری تو رو کے کہنے لگے | کہ عاشقوں مین نہ ایسا مزاجدان دیکھا

ہوائیون کا تماشا وہ دیکھنے آئے | ہر ایک نالہ جو میرا شرر فشان دیکھا

اجاڑا فصل بہاری مین ضد سے گلچین نے | کہین جو باغ مین بلبل کا آشیان دیکھا

جو غنچون کی جھلا وقت میکشی رومال | عجیب کشتی مے کا یہ بادبان دیکھا

جلا اسد دل شیدا مرا محبت مین | کیا یہ ضبط کسی نے نہین دھوان دیکھا

شگون بد مرے گھر مین نہ کر کہا اسنے | جو میری آنکھ سے آنسو کبھی روان دیکھا

تڑپتی شرم کے مارے نہ ماہیی بی آب | مجھے فراق مین جسنے نہین طپان دیکھا

میان کوچۂ جانان صدا یہ آتی ہے | نہین یہ لٹتے ہوئے دل کا کاروان دیکھا

زہے نصیب سگ یار نے پسند کیا | گرا پڑا جو کوئی میرا استخوان دیکھا

نظر مین اوسکے وقار فلک نہین سطوت
جہانمین جسنے علی کا ہے آستان دیکھا

گل خونکی ہجر مین کرتا ہون شیون ای صبا | کسطرح مجکو خوش آئے سیر گلشن ای صبا

بعد مردن ہو گئی کیون میری دشمن ای صبا | گل جو کردیتی ہو آکر شمع مدفن ای صبا

خوب ہی جی بھر کے اب یار کو مین دیکھ لون | تو جو غمزہ سے اڑا دیوا اوسکے چلمن ای صبا

آمد آمد کس جوانکی ہے کھلتا نہین | آج جو آراستہ ہو صحن گلشن ای صبا

پھر بہار آئی گریبان وحشیون کی پھٹ گئے | چاک تو بھی کر قبائی گل کا دامن ای صبا

ہمسری اُس سے کریگی تو اگر ہوگی ذلیل
تجھ سی بھی چالاک ہو اوس گل کا توسن ای صبا

تیری خوشبو سونگھ کر اپنا معطر ہو دماغ
چھوکے شاید آئی ہو اس گُل کا دامن ای صبا

روز جو آکر بجھا دیتی ہے تربت کا چراغ
بعد مردن کیون ہوئی تو میری دشمن ای صبا

آئی ہین گورِ غریبان پر براے فاتحہ
بڑھ کے تو انکو بتا دے میرا مدفن ای صبا

باغ مین دیکھی جو اوس گل کے مسی مالیدہ لب
کیا کہون مین کسقدر شرمائی سوسن ای صبا

بارش اشک عنادل نے کیا شاداب اسے
دیکھنا ہو کسقدر سرسبز گلشن ای صبا

باغ مین بلبل کے زاری پہ گل خندان ہو
گرد کی چادر اڑھانا وقت مردن ای صبا

باغ جا سکتا نہین وحشت مین لے آ بوی گل
پاؤن مین پہنی ہوئی ہین زنجیر آہن ای صبا

تیرا ہو احسان کہ معشوق کو دیکھین بغیر
گرد سی کر بند دیوارون کے روزن ای صبا

میکشون کو دو سار کیا دہیر آئی بہار
آج کچھ بدلا ہوا ہو رنگ گلشن ای صبا

کیا خزان گلزار مین آئیگی جائیگی بہار
بلبلین گلشن مین کیون کرنی ہین شیون ای صبا

مسی ہونٹون پر لگالی ہو جو میرے یار نے
ہونٹھ ہین اُسکے کہ دو ہین برگ سوسن ای صبا

بعد مدت مین قفس سے ہون چھٹا کر رہبری
یاد اب مجکو نہین اپنا نشیمن ای صبا

برق آہ بلبل نالان خزان مین کیا گری
جل گئے گلشن مین کیون پہولونکے خرمن ای صبا

دیکھ لی بدلی گلون کے جا بجا کانٹونکے ڈھیر
ہین خزان کے ہاتھ سے برباد گلشن ای صبا

جھومتا ہر شجر آئی ہو مستانہ بہار
ٹیکا پڑتا ہو رخ ہر گل سے جوبن ای صبا

خاک تو کیونکر اڑائے گی محافظ ہین ملک
کربلا کی ہو زمین سطوت کا مدفن ای صبا

تجمل یاد آیا مجکو اوس گل کے سواری کا
چمن مین آج چلنا دیکھ کر باد بہاری کا

ترے نقش کف پا کو لیا کرتا ہون مین بوسے
ہوا ہے عشق مین یہ حال میری خاکساری کا

تعجب کیا جو نامہ ہاتھ سے قاصد کے گر جاے
لکھا ہے مینے کچھ کچھ حال دلکی بیقراری کا

ارادہ ہی فلک سے یہی مہر و ماہ کے ساغر
نہایت اوج پہ ہی شوق اونکی بادہ خواری کا

جہاں مین ہے تراش خداداد ای صنم لب
کہ پریاں فخر کرتی ہین تری خدمت گذاری کا

حسینان جہاں کے غول میخانہ مین آئے ہین
بڑا احسان یہ مجپر ہوا ابر بہاری کا

تری تیغ نگہ کے وار کی کیا قدر غیر انکو
مرے دل سے مزا پوچھو کرئی اس زخم کاری کا

کوئی کہدے یہ اس سے طالب دیدار مرتا ہے
ذرا صورت دکھا جاو وقت ہے اب دم تماری کا

برہمہ دست رر کو حسرت راہد اگر دیکھیں
اوتارین جامہ اپنے ہاتھ سے پرہیزگاری کا

زمین لی جو بعد مین مین تربت مین گہبرایا
کہاں ہین وہ جو دم بھرتے تھی تیری غمگساری کا

کرینگے ترک آجائیگی پیری جبکہ اے سطوت
جوانی مین بہت مشکل ہے چھٹنا بادہ خواری کا

صدمہ اونکے عشق مین حاصل ہوا تو کیا
گریاں کمال ناز مراد دل ہوا تو کیا

ہیں سب بات کی جہلی ہین عاشقیان
روز وراق اسکے مقابل ہوا تو کیا

تیغ نگاہ ناز سے زخمی ہوا ہو مین
تلوار سے رقیب جو بسمل ہوا تو کیا

ہو انکی اک ادا پہ تصدق ہزار جان
کیا بات ہے نثار اگر دل ہوا تو کیا

آنکھوں پہ ہین تو اسی کا خیال ہے
گر وہ ہماری یاد سے غافل ہوا تو کیا

باطن مین تو ہین کوئی صورت ملاپ کی
گردن مین ہاتھ اسکا حمائل ہوا تو کیا

زبان کو ملاو نگاہ دیدی کے رستو مین
جانا جو در تک آپکے مشکل ہوا تو کیا

عاشق ہین بت تمہارے آپ کی صورت کو دیکھکر
حیران آئینہ سر محفل ہوا تو کیا

تلوار اٹھ سکی نہ مجھے قتل کر سکا
وہ نازنین جو نام کو قاتل ہوا تو کیا

اوسکے تو ہیں قلب و جگر دونوں لیے
اک بوسہ کا مین یار سائل ہوا تو کیا

سودائی آپ کے تو بہت سے ہین شہر مین
اک مین اسیر طوق و سلاسل ہوا تو کیا

ہمسر عبث ہے جو وہ ہوئین شب ماہ انکی حسن چاند
نقص کلف تو ہے یہ کامل ہوا تو کیا

معشوق سیکڑون ہین پڑا خلق مین
مجھ سے خفا وہ حور شمائل ہوا تو کیا

گلچین نے پھول توڑ لیے ہین سیکڑون
گلزار مین جو شور عنادل ہوا تو کیا

ہم دیکھ لینگے چشم تصور سے آپکو
پردا اگر حجاب کا حائل ہوا تو کیا

حاجت طلب ہے جو سخی سے تو لطف ہے
کوئی گدا بخیل سے سائل ہوا تو کیا

رنگت ہوئی نہ شوخ تری ہاتھ پاؤن کی
مہندی مین خون غیر جو شامل ہوا تو کیا

ساقی ہوا ہے سبزہ ہے محبوب تو پھر
چرچا شراب کا لب ساحل ہوا تو کیا

لازم ہے کوئی عشق مین ہمت نہ ہارئے
گر دل سا دوست جانکا قاتل ہوا تو کیا

وہ مجھ سے کہہ رہے ہین کہ دیکھین تو کیا ہوے
پہلو مین بیقرار ترا دل ہوا تو کیا

معشوق ظلم کرتے ہین عاشقپہ سیکڑون
مجکو بھی رنج آپ سے حاصل ہوا تو کیا

سطوت تمہارے دل سے محبت نہ جائیگی
رنج آپنے سو طرحکا جو حاصل ہوا تو کیا

یقین ہے درد دل پہلو مین عاشق کے سوا ہوگا
نہ چین آئیگا پہلو سے جب تو اس سے جدا ہوگا

خدا جانے لحد مین بعد مرنے حال کیا ہوگا
عزیزا ایسا کون ہوگا کہ کوئی آشنا ہوگا

جہان مین مہربان معشوق کوئی دوسرا ہوگا
اگر وہ بے خفا ہو جائیگا پھر بھی تو کیا ہوگا

گلے مین لگاتا ہون تو وہ گھبرا کے کہتے ہین
خدا کے واسطے ہٹ جاؤ کوئی دیکھتا ہوگا

عزیز واٹھ سے الفت ترک کرنا غیر ممکن ہے
تم اب کہتے ہو مین پہلے ہی سمجھا تھا برا ہوگا

چھپائے جاتے ہین بہت معشوق کچھ پروا نہین اسکی
جو تم ناحق خفا ہو جاؤگے مجھ سے تو کیا ہوگا

ملو تلوا نہ عاشق کا لہو تم اپنے ہاتھون مین
خجالت کے سبب پھیکا ابھی رنگ حنا ہوگا

رہیگا تار بھی باقی نہ دامان گریبان مین
بہار آ گئی ہے پھر مرا سودا سوا ہوگا

خدا کی راہ پہ لٹ جا تمھارا تجھ کو مدد ہے
عدو ہوگا ناشاد میرا دل تمہارا ہی بھلا ہوگا

ارے ناصح مرا معشوق ایسا خوبصورت ہے
نہ دیکھا ہوگا آنکھ سے کانون سے سنا ہوگا

کروگے ذبح [illegible] نازک ہے
نہایت سخت جان ہوں نہ سر تن سے جدا ہوگا

خدا [illegible] تو بہجا [illegible] زرد ہے
خدا معلوم قاصد کس مصیبت مین پھنسا ہوگا

پرستش [illegible] اسمین ناحق
نا یا اسکو نہ دن نے بھلا وہ کیا خدا ہوگا

مین ہون عشاق مین فرد اور تم یکتا زمانے مین
مرا ثانی کوئی ہوگا نہ تمسا دوسرا ہوگا

ترے نقش قدم کا اسلیے مین زار عاشق ہون
یہی تو ہے صنم مدفن مرا بعد فنا ہوگا

جہان مین شک لیلا آپ ہے ہم مجنون ہین
ہمارے آپکے الفت کا چرچا جابجا ہوگا

کہا اُنسے جو مینے زہر کھا لونگا تو کہتے ہین
کہ ناحق جان جائیگی تمہاری سیر کیا ہوگا

ہوئی ہے ابتدا الفت کی کیونکر پوچھتے لوگ سے
عزیزو مین ذرا واقف نہین یہ جا سا ہوگا

کبھی اُس زلف پر عاشق ہونا ہے دل نادان
کہے دیتے ہیں ہم تجھسے بلا مین مبتلا ہوگا

بیان ہے ہر حباب بحر سے یہ بے ثباتی کا
جہانمین اسطرح جو سر اوٹھائیگا فنا ہوگا

نہ سطوت لغزش پا ہوگی بالاے صراط اصلا
ہمارے ہاتھ مین تو دامن مشکلکشا ہوگا

قائل جور و جفا جب وہ بت طرار تھا
عاشقو صبر و تحمل پہ مجھے بھی مار تھا

قتل ابرو کے اشارے سے ہر اک جانباز تھا
قتل گہ مین کل عجب اُس ترک کا انداز تھا

میکدے مین کیون نہ ملتے میکشو جو کچھ شراب
ربط تھا ساقی سے مجکو مغبچو نسے ساز تھا

دیکھنے معشوق آتے تھے تجھے عاشق تو کیا
جبتلک سبزہ نہ عارض پہ ترے آغاز تھا

عاشقو مجروح میرا دل ہے اور پہلو صحیح
تیر یون چلنے لگا یا خوب تیر انداز تھا

چھین کر دل لیگئے وہ کس سے مین باتین کرون
ہجر مین ہمدم وہ تھا میرا وہی ہمراز تھا

صلح مجھسے ہوگئی جب غیر سے بگڑا وہ یار
کھلگیا آخر یہی اک مفسدہ پرداز تھا

میرے مرقد پر وہ پڑھ کر فاتحہ کہنے لگے
یہ خبر ہمکو نہ تھی تو عاشق جانثار تھا

کیا ضرر میرا ہوا گر چاک کر ڈالا یہ دل
ہمیں بھی یاد آپ ہی کی آپہی کا راز تھا

کیون نہ توبہ کرے اے غافل یہ تو ذکیا کیا
بند تہین جب تک نہ آنکہین باب توبہ باز تہا

میرے نالون کی نہ پہونچی کان تک اُسکے صدا
رات کو یہ محو گانی مین وہ خوش آواز تہا

تہا قفس مین شوق مجہہ بلبل کا قاتل دیکہے
ہای بے بال و پری مین مائل پرواز تہا

سچ کہو کیا میرے ملنے بغیر آیا تہا کوے
کل تو صبا بات کرنے کا نیا انداز تہا

کیا ہوا جوبن وہ آئینہ مین دیکہو اپنی شکل
تمکو اس حسن دو روزہ پہ نہایت ناز تہا

وقت مشکل ساتہ چہوڑا ہے اُنہین احباب نے
ہای سطوت دوستی پر جنکی تمکو ناز تہا

خندان تہی کیا رقیب جب وہ مجہہ سے دور تہا
جتنا تہا مجکو غم و الم نہین اُتنا سرور تہا

شب کو نہ میرے پاس جو وہ رشک حور تہا
بیچین کسقدر یہ دل ناصبور تہا

زخمی کیا تہا خنجر ابرو سے گر مجہے
تلوار کا بہی ہاتہہ لگانا ضرور تہا

بوسہ کل اُٹہا لے لیا مینے بغیر اذن
قائل ہون دلمین خود ہی کہ میرا قصور تہا

ہم انکسار سے رہے دنیا مین سربلند
نیچا ہوا وہی جو سر پر غرور تہا

جوبن تہا اگلی سال عجب تیرے باغ پر
جو نخل تہا وہ اک قد رعنای حور تہا

پہلو سے میرے چہین کے رو دیا یہ کیا کیا
صبا یہی علاج دل ناصبور تہا

قاتل سے روز عید اگر ملسکے ہم
خنجر کو تو گلے سے لگانا ضرور تہا

سیماب اُنکو مینے دکہا کر کہا ہے آج
کل ہجر مین یہ حال مرا اے حضور تہا

وہ مجکو قتل کرکے زبان سے کہین نہ کچہ
پر دل مین کہتی ہونگے کہ بیقصور تہا

آئی شب فراق مجہے نیند کسطرح
وہ دل سے تہا قریب پر آنکہون سے دور تہا

یعقوب رو کے فرقت یوسف مین اسقدر
باقی کہین نہ نام کو آنکہون مین نور تہا

بدلی مین منہ چہپا رہا چاند رات بہر
کیا بے نقاب بام پہ وہ رشک حور تہا

مین خوش ہون توڑ ڈالا جو آئینہ آپ نے
صاحب یہی تو موجب کبر و غرور تہا

جب کربلا مین جاتے تہو قرب ضریح شاہ
سطوت عجیب دل کو ہمارے سرور تہا

ہمدمو عشق مین محظوظ مراد ل نہ ہوا — وای تقدیر مرا وصل کا حاصل نہ ہوا
یار دل کسکا ترے حسن پہ مائل نہ ہوا — کون ہی جو تری رفتار پہ بسمل نہ ہوا
مہربان مجہپہ کبہی وہ مہ کامل نہ ہوا — چاندنی رات گئی شاد مرا دل نہ ہوا
جان جان تسے کبہی شاد مرا دل نہوا — کاہش جان کے سوا کچھ مجہے حاصل نہوا
صدمۂ ہجر سے ہی جان لبون پر آئے — لیکن اسپر بہی تری یاد سے غافل نہوا
اونکو دیوانونکو اسدرجہ رہا اونکا لحاظ — قیدخانہ مین کبہی شور سلاسل نہ ہوا
ہای عشاق مین تا زیست اگر تہا شیما — ہوکے قتل اونکے سفینہ مین ہی داخل نہوا
سختیان ہجر کی کیا کیا نہ اوٹہائین ہمنے — ایکن اوسے کبہی آزردہ مرا دل نہ ہوا
مرغ دل کیون مرے سینہ مین پہڑکے صاحب — آپکے تیر نظر سے کبہی بسمل نہ ہوا
ہین حسین حور لقا اور پری پیکر سب — پیری معشوق سے پر کوئی مقابل نہوا
سخت جانی سے جو صدمہ ہوا ہمکو مرذبح — تجکو معلوم ہی اوخنجر قاتل نہ ہوا
تہی جوانی کی جو طاقت مرے دل مین نا — عشق کا بار اوٹہانا مجہے مشکل نہ ہوا
نجد مین آکے یہ کہتا تہا عبار مجنون — ہای مین سیکے بگولا لیس محمل نہ ہوا
رات دن ہی یہ حسینون کے تجسس مین حرا — دل دیوانہ ہمارا کسی قابل نہوا

ہوگیا جو درحید کا فقیر اے سطوت
غیر کے در پہ کبہی جاکے وہ سائل نہوا

مقتل کو یون روانہ ستمگر مرا ہوا — قاتل ابر وونپہ ہاتہ مین خنجر کہنچا ہوا
قاصد پیام غیر کا لے کر صنم کے پاس — جاتا ہے تو نہ تو یہ پیمبر بنا ہوا
ای شاہ حسن شکل دکہا مجہ فقیر کو — مدت سے تیرے در پہ ہی بستر لگا ہوا

واعظ کو مے کشی کا ہوا شوق لیجیے
رکھا ہوا ایک سبو تہ ممبر چھپا ہوا

ذاتی ہے جسکا حسن اُسے زینت سے کیا غرض
جامہ ہی پہنو دیکھو گل تر پھٹا ہوا

کہتے ہین مست چودھوین کا چاند دیکھ کر
رکھا ہی بام چرخ پہ ساغر بھرا ہوا

کعبہ سی ہو کے آے ہین کوے بتان مین ہم
ای شیخ پاؤن تھک گیے چلکر جدا ہوا

ای یار اپنے گھر مین بلا لیجیے مجھے
روتا ہون کب سے آکے در پہ کھڑا ہوا

نکلا تھا اپنے گھر سے جو شیخ آج مے کشو
اک شیشہ مے کا تھا تہ چادر چھپا ہوا

بیٹھے رہے وہ جب تلک اُٹھنے کا خوف تھا
اوٹھنے لگے تو دل مرا مضطر سوا ہوا

ہو کر رہا قفس سے یہ کہتی ہے عندلیب
کسطرح اُڑ سکون کہ ہی شہپر بندھا ہوا

نکلون لحد سے حشر کے میدان مین کسطرح
سینہ مین ہی گناہون کا دفتر رکھا ہوا

آئینہ کو وہ توڑ کے بولے یہ غیظ سے
بیٹھا تھا اپنی جا پہ سکندر بنا ہوا

سطوت کہونگا حیدر صفدر سے خلد مین
دو جام آب ساقی کوثر بھرا ہوا

رونق فزا جو رات کو جانانہ ہو گیا
معمور نور سے مرا کاشانہ ہو گیا

رہنے لگا جہان کے حسینو کا دل مین وہ یان
ویرانہ اپنا بتو پریخانہ ہو گیا

افسوس ہجر ساقی مہوش مین دوستو
معمور اپنی عمر کا پیمانہ ہو گیا

اُس غنچہ لب کے پھول سے رخسار دیکھکر
بلبل ہر ایک باغ مین دیوانہ ہو گیا

سیتے تو دیکھو موتیون کے اوسکی کان مین
سرسبز گوہر کا ہر اک دانہ ہو گیا

ساحل پہ کیا شراب پیے گا وہ نازنین
ہر اک حباب اولٹ کے جو پیمانہ ہو گیا

اُس شمعرو پہ مین بھی یوہین دونگا اپنی جان
جلنے نثار شمع پہ پروانہ ہو گیا

اُلجھاؤ زلف مین نہ مجھے وصل کی ہی شب
شل کنگھی کرتے کرتے مرا شانہ ہو گیا

جا نکلا دیر مین جو ہمارا صنم کبھی
تھا کونسا وہ بت جسے سکتا نہ ہو گیا

کاہیکو دیکھیے گا بھلا مجھ فقیر کو
اتنو مزاج آپکا شاہانہ ہو گیا

غمگین وہ ہون گیا جو مین شادی کے بزم مین
عشرتکدہ بھی مجکو عزاخانہ ہو گیا

وحشی وہ ہون اثر یہ مری ہے پوئین آمیں
کھاکر سنگ حبیب بھی دیوانہ ہو گیا

سطوت ہم اسنکے دانتونکی الفت مین روے جب
ہر اشک غیرت در یکدانہ ہو گیا

مصرعہا بریک مصرعہ مشہور

[illegible] ہے جاتا رہو نور آپکو کیا
اپنی آنکھون سے مین روتا ہون حضور آپکو کیا

غم و اندوہ کا ہے دلپہ وفور آپکو کیا
اپنی آنکھون سے مین روتا ہون حضور آپکو کیا

سبک اغیار مین ہوتا ہون حضور آپکو کیا
اپنی آنکھون سے مین روتا ہون حضور آپکو کیا

صد کو [illegible] حضور آپکو کیا
اپنی آنکھون سے مین روتا ہون حضور آپکو کیا

[illegible] ہے بلکہ [illegible] سمجھیے تو
اپنی آنکھون سے مین روتا ہون حضور آپکو کیا

ردیف بائی موحدہ

غزل

[illegible] ہو [illegible] جو تری دیکھ پاے عندلیب
چھوڑ کر گلشن ترے کوچہ [illegible] عندلیب

غنچے کھلتے ہین چلی کر ہر سحر گلزار مین
کیا ہنسے آتی ہے سنکر نالہ ہاے عندلیب

کیا وہ دم بھر اسکے بیٹھی تھوڑی دیوار پر
چومتا ہر غنچہ [illegible] ہے ہویاے عندلیب

[illegible] آنکھ [illegible] گلچین نے اجاڑا آشیان
کسطرح غم سے نہ سر پر خاک اڑاے عندلیب

کر رہا [illegible] ہے ظلم یہ [illegible] انہین
جا کے گلشن تک ہوا صیاد کھاے عندلیب

سیر کرنے کو اگر جاے بہار [illegible] از زمین
توڑ کر گل [illegible] گلشن مین بچھاے عندلیب

[illegible] کے دے [illegible] صیاد کو آجاے رحم
داستان غم اگر دم بھر سناے عندلیب

عارض گلرنگ پر تیرے کہین عاشق ہو — ہو مری تاکید گلشن مین نہ آے عندلیب
ہی ہمارا اپنا دل کسقدر نازک دماغ — دردسر ہوتا ہی سنکر نغمہاے عندلیب
فصل گل آئی ہی مجکو اسسے کہکر چھوڑدے — روز ہی صیاد سے یہ التجاے عندلیب
مژدہ باد اے وحشت دل موسم گل آگیا — ہر طرف پھر باغ مین ہین نالہاے عندلیب
دیکھلے یہ قد جو تو ناساترا او شمع رو — سنکے پروانہ تری محفل مین آے عندلیب
ہوگے خوش چھوٹا ہی پیکانا میرے داغ دل کا آج — ارمغان لیجاونگا مین یہ براے عندلیب
صحن گلشن مین وہ تیکسکل ہی محو خواب ناز — کوئی یہ کہدو نہ اتنا غل مچاے عندلیب

روضۂ شبیر ہی سطوت سے اکی نا بہت
نالۂ ہر زائر کا ہے گویا صداے عندلیب

دیتا نہین جو بات کا وہ منہ لگا جواب — کیونکر جواب دے دہن اسکا ہے لا جواب
پھر کا ہے رقیب کے ایسا ہی وہ خفا — دیتا نہین غضب سے کسی بات کا جواب
اونسے سوال وصل جو کرتا ہون حیا مین — کہتے ہین تجکو دے چکے ہم بارہا جواب
ابرو کا بوسہ مانگنے پر یہ خفا ہوے — مجکو زبان تیغ سے تمنے دیا جواب
کیا فائدہ جو اونسے کرین ہم سوال وصل — دینگے سوا نہین کے بھلا اور کیا جواب
عشاق کا جو خون کیا کرتے ہو تو — دوگے خدا کے سامنے تم اسکا کیا جواب
خط مین نے سیکڑون ہی روانہ کیے اوسے — اب تک نہ یار نے کسی خط کا لکھا جواب
مین بھیجتا ہون اوسکو بہار خط الہی — لکھے گا تو کبھی وہ بھلا یا برا جواب
پیغام وصل سنکے عجب گھات مجھ سے کی — بت نگیا نہ مدتون اوسنے دیا جواب
افسوس اونکے ناز اب اٹھینگے کسطرح — مجکو تو ہاے تاب و تواں نے دیا جواب
فرہاد بنکے عجز سے کج خلق کر دیا — دینے لگا ہے تلخ وہ شیرین ادا جواب
تقریر کرتے کرتے زبان اوسکی کھل گئی — دینے لگا مجھے وہ بت منہ لگا جواب

اوسکے مریض ہجر کو کیا ہو امید زیست
دیکھاتی ہو طبیب سے پہلے شفا جواب

دانتون کی ہمسری کو گہر ملکو آئے تھے
دندان شکن ہی یار نے کیسا دیا جواب

کسطرح چاند سے اسی تشبیہ دون بھلا
ای یار ہو تمہارے رخ پر نور لاجواب

ڈرتا ہون ہوگی پرسش اعمال حشر مین
سطوت خدا کے سامنے مین دونگا کیا جواب

لے یار کیا مزا مجھے دے گی بھلا شراب
مجھکو پلا رہا ہی جو تو ساقیا شراب

خون جگر فراق مین پیتا ہون جائے مے
بے یار مجھکو دیگی نہ لذت ذرا شراب

ساقی بہار آئی نظر شیشین سے کے
الفت سے ایک جام جو بھر کر پلا شراب

ابر بہار آکے چلی ہے ہوائے سرد
گلشن مین چلکے جلد پلا ساقیا شراب

جی چاہتا ہے ساقی مہوش کے ہاتھ سے
تجکو دکھا دکھا کے پیون واعظا شراب

ہوگا ہر ایک قطرہ مے رشک آفتاب
مجکو پلائیگا جو مرا مہ لقا شراب

گردون وقار ہی مرا محبوب ساقیا
ہان مہر و مہ کے جام مین بھر کر پلا شراب

ہی چشم مست صنم کا جو دور دور
پیتے ہین رند بیٹھو [illegible] شراب

موقوف ہی اسی پہ مری زیست ناصحا
کسطرح چھوڑون ہو گئی یہ غذا شراب

افسوس اپنے دست نگارین سے ایک روز
تو نے پلائی مجکو نہ ای دلربا شراب

اس رشک آفتاب کی فرقت مین رات دن
خون جگر مین پیتا ہون ساقی کجا شراب

سمجہا نہ ندیر کا می کش ہون ساقیا
ای میرے حق مین عشق ولی خدا شراب

بیخود ہون تشنگی مجہی بیحد ہے ساقیا
کار ثواب جان کے تھوڑی پلا شراب

سطوت ہے مست ساقی کوثر کے عشق سے
میخانۂ جہان مین ہے کیا بھلا شراب

ردیف بائے فارسی

غزل

آپ آیا جو مرے گھر میں وہ یار آپ سے آپ
دل سے شاید کہ ہوا دور غبار آپ سے آپ

ہمیں معلوم رقیبوں نے کہا کیا اس سے
رک گیا مجھ سے جو اس دل وہ نگار آپ سے آپ

بن سنور کر جو تم اس ناز [illegible] آتے کبھی
دل ہوا آکے مرا [illegible] نثار آپ سے آپ

فصل [illegible] کے لیے آتا نہ تڑپ اے بلبل
جب خزاں جائیگی آئیگی بہار آپ سے آپ

آپ [illegible] تیغ نگہ کا نہیں احسان حضور
دل جگر [illegible] مرا ہے ایک فگار آپ سے آپ

[illegible] لگا کر جو وہ آیا شب وصل
پھنس گیا زلف [illegible] اسکی دل زار آپ سے آپ

بھولی [illegible] جو کبھی رستہ میں
آپنہ آئے نہ [illegible] مجھے پیار آپ سے آپ

آئینہ لے کے دیکھیے [illegible] کا نور آپ
بہتر کہیں ہیں حور [illegible] سے حضور آپ

یہ تو بتایئے کہ ہوئی مجھ سے کیا خطا
باتیں سنا رہے ہیں جو یوں بے قصور آپ

[illegible] بوسہ آپ کے رخ کا جو لے لیا
للہ عفو کیجیے میرا قصور [illegible]

[illegible] آپ کو آتی نہ تھیں حضور
غیروں سے [illegible] دور آپ

میں [illegible] اس تو کہنے لگا وہ شوخ
یہ بات رکھیو دل سے ذرا اپنے دور آپ

جا جا کے روز اپنے رقیبوں کو خوش کیا
آئے نہ میرے گھر میں کسی دن حضور آپ

دیکھا مجھے [illegible] میں بولا وہ بدگمان
[illegible] تاکنے کو جاتے ہیں جنت میں حور آپ

دل لے لیا تو آپ نے بوسہ دیا مجھے
[illegible] ہو گیا ہے [illegible] شعور آپ

اب ہے وہ التفات نہ ویسی عنایتیں
دل لے کے میرا ہیں سب [illegible] آپ

ہے ڈر مجھے خزاں نہ [illegible] یہ بہار ہو
اتنا نہ [illegible] حسن پہ کیجیے غرور آپ

کیا مست ہون جو دست نگارین سے دیجیے	بھر کر شراب سے مجھے جام بلور آپ
آئیگا کچھ قرار دل ناصبور کو	خط مجھکو بھیجیے گا سفر سے ضرور آپ
ملنے جناب محتسب اکدن تو پوچھتا	شیشونکو ہائے کرتے ہین کیون چور چور آپ
الفت ہوئی کسی کی جو آہین ہین سرد سرد	برباد کرینگے حضرت دل اب فتور آپ

سطوت غش آئیگا اُنھیں موسیٰ کی طرح سے
دیکھین گے آئینہ مین جو وہ اپنا نور آپ

ردیف تاے فوقانی

غزل

گر کبھی وحشت مین جاتا ہون بیابان کو دوست	آنکھین دکھلاتی ہین مجھکو پاسبان کوے دوست
ہم کرین نالے اگر جا کر بیابان کوے دوست	تنگ اپنی زیست سے ہون ساکنان کوے دوست
تلخی فرقت کا مرکر بھی یہ باقی ہے اثر	استخوان میرے نہین کہاتا سگان کوے دوست
عمر ہوتی ہے ہماری دشت گردی مین بسر	رشک کی جا ہے کہ خوش ہین ساکنان کوے دوست
نالہ ہاے عاشقان سے اسقدر ہوتا ہے غل	حشر برپا روز رہتا ہے میان کوے دوست
حشر کے دن عاشقونکو جبکہ بخشے گا خدا	دیکھکر باغ جنان ہوگا گمان کوے دوست
بلبل نغمہ سرا کے ہوش فوراً اُڑ گئے	گر کسی کے منہ سے سن لے داستان کوے دوست
مسجد و منبر نہین کرتے ہے باغ جنانکا عاشقو	واعظون کی بھی زبان پر ہے بیان کوے دوست
ہو گیا پامال میرا دل خبر مطلق نہین	واہ بجز دہین کچھ ایسے رہروان کوے دوست

آرزو ہے کر بلا مین جا کے سطوت موت آئے
قبر کے جا ہو پس مردن میان کوے دوست

بے نقاب آیا جو وہ رشک قمر آج کی رات	ہو گیا نور سے روشن مرا گھر آج کی رات

اوسکے گھر مین ہی رقیبون کا گذر آج کی رات
مینے پائی ہی مفصل یہ خبر آج کی رات

بن سنور کے جو وہ آئی مرے گھر آجکی رات
کچھ عجب لطف سی ہوئے جابسر آج کی رات

کیا وہ دلدار گیا غیر کے گھر آج کی رات
بڑھ گیا ہی جو مرا درد جگر آج کی رات

کوئی طوفان اوٹھا ہجر مین شاید مجھپر
کیا ہی کیون جوش یہ ہی دیدۂ تر آجکی رات

بام پر اپنے مرا ماہ جو بیٹھا جا کر
شرم سی چرخ پہ نکلا نہ قمر آج کی رات

کوئی یہ اوس بت بیرحم سی جا کر کہدی
تیرے عاشق کا ہی دنیا سی سفر آج کی رات

شام سے تا بسحر شاد کیا اوس گل نے
لگیا نخل محبت کا ثمر آج کی رات

غم فرقت کی نہین تاب ترا ہو احسان
دم نکلجاے جو اے درد جگر آجکی رات

ہی شب وصل جہری سی ترا کاٹونگا گلا
بول اوٹھیگا جو اے مرغ سحر آج کے رات

ہی یقین مجکو نکل جائیگا اب دم گھٹ کر
نہین ہوتی ہی جو فرقت کی سحر آجکی رات

در و دیوار سے ٹکرا کے سر اپنا پھوڑا
وہ جو آیا نہ مجھی گھر مین نظر آج کی رات

ہوکے بیچین مرے گھر مین چلا آئین وہ
دیکھنا ہی ترا اے آہ اثر آج کی رات

شام سی یار کی افشان کا تصور جو بندھا
تارے گن گن کے ہوئی مجکو سحر آج کی رات

بستر غم پہ بسر مجکو ہوئی اے سطوت
گھر مین آیا جو نہ وہ رشک قمر آجکی رات

آیا نہ جب وہ یار ستمگر تمام رات
تڑپا کیا مین بستر غم پر تمام رات

آیا نہ جبکہ وہ مہ انور تمام رات
تاریک مثل قبر رہا گھر تمام رات

مژگان یار کا جو شب ہجر تہا خیال
نشتر لگا کیے مرے دلپر تمام رات

سونا لپٹ لپٹ کے جو یاد آیا آپ کا
عاشق کو نیند آئی نہ دم بہر تمام رات

مین بوسہ مانگتا ہون تو وہ مانگتی ہین دل
طرفہ لڑائی رہتی ہی دن بہر تمام رات

پہلو سی اوٹھ گیا جو وہ جان جہان کبھی
بیچین ہی رہا دل مضطر تمام رات

پوچھا نہ ایک روز بہی اون فیاذ نے ہا
کاٹی ہماری ہجر مین کیونکر تمام رات

راضی وصال پر نہین ہوتے کسی طرح
رہتا ہوا اونکے پاؤن پہ سر تمام رات

ہم لذت وصال سے ہو جائینگے جو سیر
دیکھینگے اونکو پاس بٹھاکر تمام رات

کرتے رہے وہ زلف مین کنگھی شب وصال
اترے چلا کیے مرے سر پر تمام رات

شانہ کے بدلے یہ دل صد چاک لے کے تم
سلجھاؤ اپنے زلف معنبر تمام رات

سطوت شب فراق کا کیا ماجرا لکھون
رہتی ہے نیند آنکھون کے باہر تمام رات

ردیف تاے فارسی

غزل

ای محتسب ظروف مے ارغوان نہ لوٹ
جرمانہ لے پیر مغان کی دکان نہ لوٹ

آنکھین لڑا نہ یون لب و دندان یار سے
ای جوہری یہ لعل و گہر کی دکان نہ لوٹ

آ دام فصل گل مین نہ کر عندلیب کو
ای باغبان برے خدا آشیان نہ لوٹ

پہولون کے توڑنے کا نہ گلچین کو حکم دے
للہ یہ بہار چمن باغبان نہ لوٹ

کچھ دل کی قافلو مین نہین ہے سوائے صبر
بیکار اپنو دو رہ مین ای آسمان نہ لوٹ

تن سے ہمارے تاب و توان دلسے لے کے صبر
تمنے جوان ہوکے مچائی کہان نہ لوٹ

رو رو کے اب خزان سے یہ کہتی ہین بلبلین
للہ تو بہار گل بوستان نہ لوٹ

شکوہ زبان سے نکلا نہ ظالم ترا کہین
مجکو ستا کے صبر دل ناتوان نہ لوٹ

کر رحم اس سے کچھ تجہے حاصل نہ ہوگا موت
ناحق بہار زندگے نوجوان نہ لوٹ

بلبل کے حال زار پہ لازم ہے تجکو رحم
کیا فائدہ بہار چمن ای خزان نہ لوٹ

جوبن دکھا دکھا کے نہ بے صبر کر مجھے
میری متاع دل کو تو ای جان جان نہ لوٹ

دنیا پڑیگا روز قیامت تجھے حساب
خال سیاہ کا نہ دکھا حسن اسطرح

نعمت کے دونوں وقت کے مزا نہ بان نہ لوٹ
اے بت خدا کے واسطے ہندوستان نہ لوٹ

اے زلف یار ہوش و قرار و خرد نہ لے
سطوت کا دل ہوا ہے ترا میہمان نہ لوٹ

ردیف ثائے مثلثہ

غزل

پھیر کر منھ کو دوپٹہ سے چھپاتے ہو عبث
دل دکھا خود ہی مریجان دکھاتے ہو عبث
ہین نجے جوٗ آنکھ سے دکھا نہین لیتے دل غیر
کیا ہوا آنکھ سے ایجان جو نکلے آنسو
دوست سب میرے مجھے آکے یہ سمجھاتے ہین
ایک دن پھر یہ کہوگے کہ مرے گھر سے نکل
کہتے ہین وہ مری دلپر مجھے اثر ہوے تو لطف
سرمہ ہے غیر نے آنکھون مین لگا یا بیتک
زخم اس نیمچہ کے ہین نہ بہت کہاے ہین
آتش عشق سے جوٗ سینہ پھنکا جاتا ہے
حسن بے دیکھے ہوا ہو نہین تمہارا عاشق
حال دل سنکے عجب ناز سے کہتا ہے وہ شوخ
ایک مدت ہے حسینو پہ ہو نہین جوٗ مرتا

حسن رخ دیکھ لیا دوڑ کے جاتے ہو عبث
ساتھ غیرون کے مرے گھر مین تم آتے ہو عبث
قسمین تم جھوٹی مریجان کی کہاتے ہو عبث
تہمت عشق مرے دل کو لگاتے ہو عبث
وہ نہین پوچھتے تم اتنک بہاتے ہو عبث
قسمین دیدی کے مجھے آج بلاتے ہو عبث
عاشقو عرش کو آہون سے ہلاتے ہو عبث
نیچی نظرین کیے دیتی ہین چھپاتے ہو عبث
اپنی ابرو سے مری جان ڈراتے ہو عبث
مل کے غیرون سے مجھے یار جلاتے ہو عبث
ناز و انداز مجھے اپنا دکھاتے ہو عبث
سن چکا ہون یہ کہانی مین سناتے ہو عبث
وعظ موت سے تم مجکو ڈراتے ہو عبث

کربلا جاؤ گے قسمت مین جو ہے اے سطوت

بخت برگشتہ جو ہے رنج اٹھاتے ہو عبث

ردیف جیم تازی

غزل

آزردہ بے سبب جو ہوا ہے وہ یار آج
دل ہے ہمارا غنچۂ غم سے فگار آج

کیا پاس غیر کے ہے وہ رشک بہار آج
غم کا کھٹکا رہا ہے سحر دلمین خار آج

آئیگا بہر صلح مرے گھر وہ یار آج
مین اپنے دل کو کرونگا نثار آج

گلچین نہ رہنے پائے چمن مین کوئی ہزار
آتا ہے سیر باغ کو وہ گلعذار آج

ہونگے ہزارون طائر دل صید دیکھنا
نکلا ہے اپنے گھر سے وہ بہر شکار آج

تیر نظر دکھا کے وہ کہتے مین ناز سے
ہم تیر سے مرغ دل کو کرینگے شکار آج

ہمراہ اسکے سیر کو جاتے ہین باغ مین
دیکھینگے خوب لالہ و گل کی بہار آج

پرسان ہوا نہ کوئی ہمارے مرض مین کل
مر کر ہوئے ہین چار کے کاندھے سوار آج

ناحق اڑا کے یار کے کوچے سے اے صبا
برباد کر دیا ہے ہمارا غبار آج

ہو کر خفا جو آنکھ پھرا لی ہے یار نے
دیکھی ہے ہمنے گردش لیل و نہار آج

افسوس جنکے نام سے روشن جہان تھا
کیا بے چراغ انکے پڑے ہین مزار آج

ملجائے گر وہ یار تو کیجے سوال وصل
ہے سرد دم مجھ سے قول دل بیقرار آج

ہم آہ سرد کھینچتے ہین صبح شب وصال
کیا خوب چل رہی ہے نسیم بہار آج

شاید نشان قبر بھی میرا مٹائیگا
آتا وہ بے سبب نہین سوئے مزار آج

دے دے کے قسمین غیر انھین گھر لے گیا
سطوت کل آئینگے وہ نہ کر انتظار آج

ہمنے ترے فراق مین ایسے اوٹھائے رنج
نزدیک اب خوشی نہین آتی سوائے رنج

گر ہجر کا مرض ہو نہ انسان کھائے رنج — ہوگی خوشی وصال صنم کے ولے رنج
مرجاوین کہ برسون ہون مبتلائے رنج — اسکی خوشی ہو دل سے کہین اسکے جاوے رنج
جسطرح اوسکی ہجر مین ہمنے اوٹھائے رنج — دشمن بھی اسطرح سہے ہو مبتلائے رنج
اوس بیوفا سے جاکے یہ کہنا تو اے صبا — کبتک ترے فراق مین عاشق اوٹھائے رنج
ان بیوفا حسینون سے اپنا لگا کے دل — کیا فائدہ اوٹھائیے منھ تٹھائے رنج
ملک عدم مین خوش تھے نہ تھا غم کا وہم بھی — دنیا مین آکے ہوگئے ہم مبتلائے رنج
افسوس وقت بد مین کسی نے دیا نہ ساتھ — کوئی نہین فراق مین ہمدم سوا رنج
افسوس خواب مین بھی نہ آئی ہمین خوشی — دلمین ہمارے اب یہ بندھی ہے ہوا رنج
عیش و طرب کے واسطے آئے جہان مین آپ — دنیا مین ہمتو خلق ہوے ہین برائے رنج

طاقت نہین ہے مجھ مین کہ سطوت بیان کرون
سینے فراق یار مین جو جو اوٹھائے رنج

آیا مرے گھر شب کو جو وہ رشک قمر آج — شاید مری آہون نے کیا دل یہ اثر آج
پہلو مرا خالی ہے گیا یار کدھر آج — قابو مین نہ دل ہے نہ سنبھلتا ہے جگر آج
یا غیر کو یا مجکو صنم گھر سے نکالے — بس کہدو وہی تمکو جو ہو مد نظر آج
اوٹھ اوٹھ کے غبار اپنا جو ہوتا ہے تصدق — کیا کوچۂ جانان مین ہوا اوسکا گذر آج
کیون دیکھ کے خنجر کو مجھے غیظ سے دیکھا — قاتل کو مرا قتل ہے کیا مد نظر آج
کیا خانۂ دلمین مرے حسرت ہے تری مرگ — کیون [illegible] آکے جگر آج
کل تک تو کیا وعدۂ وصل آپ نے مجھ سے — پھر ٹال دیا سب کہ ہے بے طور نظر آج
معلوم ہوا خواب مین مجکو ہوئی معراج — زانو پہ رہا اونکے جو شب بھر مرا سر آج
ہم سینہ سپر ہونگے ہین صبح سے بیٹھے — چلتی نہین قاتل تری شمشیر نظر آج
وہ آئے عیادت کو مرے تو بولے — ہے جو کی خواہش عدم کا ہے سفر آج

خورشید جانتاب مین سعی زرش یہ نہو گی | جلتے ہین کچھ اسطرح مرے داغ جگر آج
اک سیب زنخدا انکا جو بوسہ پا تمنے | لایا ہی ثمر کیا مری الفت کا شجر آج
کیا دل پہ اثر کچھ مرے نالون نے کیا ہی | بتلائیے ای مشفق من آئے کدھر آج
ہو جاے مہم سر یہ ارادہ جو ہو پورا | باندہی ہے مرے قتل پہ قاتل نے کمر آج

کچھ ساز ہوا بخت سیہ سے مرے شاید
سطوت نہین ہوتی شب فرقت کی سحر آج

خط لگے پر عاشق ابرو کے پئے تاخیر کھینچ | دیر کیون کرتا ہی قاتل قتل پر شمشیر کھینچ
ہو کے وہ بے چین آ دل خود چلا آئے یہان | جب مین جانون آج ایسی آہ پر تاثیر کھینچ
ابرو و مژگان کا عاشق مرغ دل ہی صید کر | دوش سے لے کمان ترکش سے ظالم تیر کھینچ
سامنے منعم کے تونے پاؤن جب پھیلا دیے | اب یہی بہتر ہے اپنا ہاتھ بے تاخیر کھینچ
عشق ابرو مین ہی دم بھر زندگی قاتل وبال | سر پہ احسان ہو جو میرے قتل کو شمشیر کھینچ
ضعف سے جوش جنون مین نکلی ہے ہتکڑی | جلد میری آستین ای خار دامن گیر کھینچ
غیر کے گھر یار جاتا ہی جہان تاریک ہو | ای دل بیتاب ایسا نالہ شبگیر کھینچ
دہوپ پڑتی ہی کڑی جلتے ہین میخوارونکے دل | ای فلک تو سائبان ابر عالمگیر کھینچ
دیکھ کر قد آپکا کہتے ہے قمری سرو سے | دار پر بیوجہ تو مجکو نہ ای تقدیر کھینچ
کسطرح دل کو نہ راحت ہو نشانی ہے تری | او کمان ابرو نہ سینہ سے ہمارے تیر کھینچ
عشق مجکو قد دلدار کا آزاد کر | اک الف ماتھے پہ میرے کاتب تقدیر کھینچ
شکوہ لکھنا ہی جو قسمت کے لکھے کا یار کو | آہ دل کا مدعا عریضہ پہ دم تحریر کھینچ
ای مصور عاشق و معشوق مین ہے جای وصل | رنگ گل سے بلبل مشتاق کے تصویر کھینچ
حرف وحشت مین نہایت شوق ہی ای کوہسار | بنکے مقناطیس میرے پاؤن کی زنجیر کھینچ
چاہیے بھر دہان زخم ای قاتل زبان | رہنے دی پیکان اگر سینہ سے کھینچے تیر کھینچ

یون شبیہ اونکی بنائی تو نے اے مانی تو کیا
لطف ہو بیساختہ پن کی اگر تصویر کھینچ

ہمسری کرتی ہو اوسکا شعلہ رخسار سے
شمع محفل کی زبان لازم ہی گلگیر کھینچ

تیرے گھر سے یار اے سطوت بگڑ کے ہے چلا
لطف یہ ہو تو بھی دل سے آہ پر تاثیر کھینچ

ردیف حائے مہملہ

غزل

دل رہے نالہ کنان بلبل نالان کی طرح
سینہ بنجائے داغون سے گلستان کیطرح

لاغر اوس گل کے محبت نے نہ وحشت مین کیا
استخوان چبھنے لگے خار مغیلان کی طرح

چاندنی پھیل گئی ساری جہان مین شب کو
بام پر یار جو آیا مہ تابان کی طرح

چھوڑ کر مجکو اکیلا وہ گیا غیر کے گھر
اب مکان میری نگاہ مین ہی زندان کی طرح

جب آنکھون سے چھپا چاند سا چہرہ اونکا
داغ ہو دل پہ ہمارے مہ تابان کیطرح

آمد فصل بہاری کی خبر سن سنکر
چہچہے دل نے کیے بلبل بستان کیطرح

لاغر ایسا ہون کہ طاقت نے دیا مجکو جواب
بستر خواب پہ ہون قالب بیجان کیطرح

دست رنگین سے بہت شانہ نہ زلفون مین کرو
شل نہو جائے کہین پنجہ مرجان کی طرح

آتش عشق جو سینہ مین ہمارے بھڑکی
داغ دل جلنے لگے مہر درخشان کی طرح

رشک اس بات کا تھا غیر نہ جانے پائے
اوسکے در پر نہ رہا جاکے نگہبان کی طرح

دست نازک سے کیا ذبح جو اسنے مجکو
زخم خنجر کا لگا خط گریبان کے طرح

جتنے انسان جہان مین ہین مطیع اوسکے ہین
میرے محبوب کا رتبہ ہے سلیمان کی طرح

پاس غیرون کے شب و روز رہا کرتے ہو
میرے گھر مین کبھی آتے ہو تو مہمان کی طرح

صبح مین چہرہ روشن کو جو خورشید کہا
اوسنے منہ پھیر لیا مہر درخشان کی طرح

اوس پری رو کی جو لیتا ہی بلائین عاشق
ہنسکے کہتا ہی کہ بیٹھو رہو انسان کی طرح

جوش وحشت کا ہو فصل بہار آ پہونچی
تنگ ملبوس سے رہتا ہون گریبان کی طرح

قصد یہ ہی کہ رہون جا کی نجف مین سطوت
چند دن لکھنؤ مین اور رہون مہمان کی طرح

دیکھتے غیر عداوت سے ہین قاتل کی طرح
یاد جانان مین تڑپتا ہون جو بسمل کے طرح

ہون وہ مجنون کہ عبار اوڑ کے مرا بعد فنا
گرد اوس غیرت لیلی کے ہو محمل کی طرح

خنجر عشق نے مجروح کیا ہے ایسا
بستر غم پہ تڑپتا ہو مین بسمل کے طرح

آبلے فرقت ساقی مین پڑے ہین ایسے
صاف ہو خوشۂ انگور مرے دل کیطرح

اپنی زلفین وہ بناتے ہین نہ کیون سودا ہو
کہ گلے پڑتی ہین عاشق کے سلاسل کے طرح

شب کو اولٹی رخ جانان سے ہوائی جو نقاب
صاف چہرہ نظر آیا مہ کامل کے طرح

آج وہ ترک ستمگر جو مجھے یاد آیا
دل تڑپتا ہی رہا بیچ نے بسمل کے طرح

عاشقون کو جو گلستان مین وہ گل یاد آیا
دل ہوئے نالہ کنان غم سے عنادل کیطرح

ہجر کے رنج اوٹھانے سے ہوا قف تو بھی
دل ترا بھی کہین آ جائے مرے دل کیطرح

رخ پر نور سے اوسنے جو اولٹ دی ہی نقاب
شب وصلت ہی مکان ماہ کی منزل کیطرح

مہ نو سے مجھے کیا قتل کریگا گردون
ابتو خنجر لیے پھرتا ہی یہ قاتل کے طرح

شاید اوسکے رخ رنگین سے ہی منظور سوال
بلبلو شاخ پہ گل ہے کف سائل کیطرح

محتسب آیا ہی میخانے مین پھر اے سطوت
ٹوٹ جائے کہین شیشہ نہ مرے دل کی طرح

ردیف خائے معجمہ

آتی جب کپڑے پہنکر باغ مین وہ یار سرخ
کیون نہو فرط خوشی سے پھر گل گلزار سرخ

ہو جو منظور نظر اے یار تمکو پان سرخ
لخت دل کے لعل شک خون کیے دونین تا سرخ

خون آنکھون مین اوتر آیا جو دیکھا غیر کو
ہوگئین غصے سے آنکھین میری اے دلدار سرخ

پوچھیے میرے جنون کو قیس سے فرہاد سے
پاؤن سے ہے لال صحرا سر سے ہین کہسار سرخ

بوسہ لینے کا کیا تھا قصد کدن خواب مین
حد کی نازک تھی ہوے بوسون سے تر رخسار سرخ

ذبح جب مجھ سوختہ تن کو کیا اوس کی نے
ہوگیا حدت سے فورا خنجر خونخوار سرخ

ابکی یہ کثرت شراب ارغوانی کی ہوئے
شیشۂ مے اک طرف ہے خانۂ خمار سرخ

کپڑے کا نار آئینہ خانے مین پہنے ہے وہ یار
جسطرف دیکھو ادودھر ہے در و دیوار سرخ

روندتو آکر ہماری لاش کو اے شہسوار
دفعتہ ہوجائینگے چارون سم رہوار سرخ

موتیونکا ہار پہنے ہے جو وہ رنگین ادا
عکس لعل لب سے ہے ہر گوہر شہوار سرخ

ہم دل کشتہ کا دعوی حشر مین کرتے ضرور
خون سے ہوتا اگر تیر نگاہ یار سرخ

زخم دل دست حنائی سے جو دیکھا یار نے
ہوگیا پھاہے کا میرے مرہم زنگار سرخ

حد سے گذری شوخی رنگ حنائے پائے یار
صحن خانہ کی زمین تک ہے دم رفتار سرخ

حشر کو پیش خدا کہدونگا ہے قاتل وہی
خون سے عاشق کی ہے جس ترک کی تلوار سرخ

اسقدر مجھ زار مین تھا خون باقی وقت ذبح
خنجر بران قاتل کی ہوئی کچھ دہار سرخ

بلبلو کیسا تمہین ہے عشق صادق باغ مین
صحبت گل سے نہ برسون مین ہوے منقار سرخ

لعل سے ہین لخت دل کے ایسے ارزان ہوگئے
آج کل رہتا ہے سارا جوہری بازار سرخ

دیکھنے کو باغ مین آئے جو وہ رشک مسیح
ہو خوشی سے رنگ روئے نرگس بیمار سرخ

دیکھیے کس بیگنہ کا آج سطوت خون ہو
کپڑے پہنے ہے ہمارا قاتل خونخوار سرخ

ردیف دال مہملہ

نکسی مین جو رہی مہر و وفا میرے بعد
سلسلہ قطع محبت کا ہوا میرے بعد

شہرۂ حسن زمانہ مین مری دم سے تہا
پہر ترا نام کسی نے نہ لیا میرے بعد

سو ہ حمد پڑہا آکے مری تربت پر
شرط کی اونسے محبت کی ادا میرے بعد

کف افسوس ملا کرتے ہین اس ننگ سے وہ
اپنے ہاتہون مین لگاتے ہین حنا میرے بعد

ظالم اسدرجہ زمانے مین ہوے وہ مشہور
پہر کوئی ہوں کے عاشق نہوا میرے بعد

سختیان ہجر مین سہے جو اوٹھائین مینے
دی سزا اسکی صنم مجکو خدا میرے بعد

دل سہا اپنی مجھے افسوس بہلایا ایسا
نام میرا نہ کبہی اونسے لیا میرے بعد

ساتہہ اغیار کے بیخوف پہرا کرتے ہین
نہ رہی اونکو ذرا شرم و حیا میرے بعد

نہ ملی مجکو جو معشوق سے اکدن راحت
کی کسی سے نہ کسی نے بہی وفا میرے بعد

مجہ سا صابر جو نہ دنیا مین ملا ظالم کو
ظلم کا نام پہر اوسنے نہ لیا میرے بعد

نام الفت سے ہوئی اسقدر اونکو نفرت
قصہ وامق و مجنون نہ سنا میرے بعد

مین وہ بلبل ہون کہ گل چاک گریبان ہوے
خاک اڑاتی پہری گلشن مین صبا میرے بعد

نہ رہا عاشق و معشوق مین الفت کا مزا
اور ہی ہو گئی دنیا کی ہوا میرے بعد

دیکہ پچہتائیگا کیون قتل مجہے کرتا ہے
مجسا عاشق نہ ملیگا بخدا میرے بعد

اوس ستمگر سے کوئی دل نہ لگاے اپنا
میری تربت سے یہ آئیگی صدا میرے بعد

حسرتین سوگ نشین ہونگی مری ماتم مین
بیکسی روئیگی تربت پہ سدا میرے بعد

نہ وہ عاشق نہ وہ معشوق رہے اے سطوت
نام کو بہی نہ رہی مہر و وفا میرے بعد

دکہا جو سیر چمن ہوکے مہربان صیاد
سناؤن تجکو نئی روز داستان صیاد

قفس مین بند نہ کر خود ہون ناتوان صیاد
پہنسا دے مجکو رگ گل کی بیڑیان صیاد

جو توڑ ہا بہی کرے اوڑ کے جا نہین سکتا
یہ ہجر گل مین ہوا ہون مین ناتوان صیاد

وہ خفتہ بخت ہون جب سے قفس مین بند ہوا
کبہی نہ خواب مین سکے سیر بوستان صیاد

قفس مین بدہیان بہی پہونکی رکہین لالاکر
ہوا جو مجہپہ کسی روز مہربان صیاد

اسی سے فکر ہی صحبت برار ہو کیونکر
برا مزاج مرا اور بدزبان صیاد

پہنسایا دام مین تقدیر نی مری لا کر
دگر نہ تو مجہو پاتا بہلا کہان صیاد

بجہی بہی اب یہ ہین نی خانمان خدا کر دی
چہڑا دیا جیسے مرا تو نے آشیان صیاد

گل عذار پہ عاشق ہون دام زلف مین قید
مین تیرے پاس سے جاؤنگا اب کہان صیاد

کبہی نہ بہول سکے گلشن کے سیر کہلائی
نہ ایک روز ہوا مجہپہ مہربان صیاد

گلا ہی گہونٹا کیا ذبح بہی چہری سے مجہے
جہان مین ہوگا نہ ایسا ہی بدگمان صیاد

فریب مین ترے آیا نہ مین رہا ہشیار
پہرا ہی دام لیے تو کہان کہان صیاد

یقین ہی سنتی ہی فوراً ٹپک پڑین آنسو
بیان جو تجہ سے کرون غم کی داستان صیاد

چمن مین لیے نہین چلتا تو گل ہی لاکے دکہا
قفس مین اور کوئی دم ہون میہمان صیاد

وہ عندلیب ہین جان چمن بہار مین ہم
کہ قدر دان ہے گلچین نگاہبان صیاد

چمن دکہا دیا فصل بہار مین سطوت
ہزار شکر ہوا مجہپہ مہربان صیاد

ردیف دال ہندی

غزل

بلبل کو ہی بہار مین گلزار پر گہمنڈ
مجکو ہی یار کے گل رخسار پہ گہمنڈ

دیتا ہی ہی ساتہ مرا رنج ہجر مین
کیونکر مجہی نہ ہو دل بیمار پر گہمنڈ

بہاگینگے سامنے سے مرے ہی تو امتحان
تمکو عبث ہی مجمع اغیار پر گہمنڈ

وہ سخت جان ہون مجکو بہی ہو ناز و افتخار
قاتل کو ہے جو خنجر خونخوار پر گہمنڈ

دن آگئی خزان کے خبر عندلیب لے
ناحق ہی تجکو رونق گلزار پر گھمنڈ

اک وار مین نہ تن سی مرا سر جدا ہوا
بیفائدہ ہے آپکو تلوار پر گھمنڈ

سب عاشقون کو اپنی رگ جان پہ ناز ہی
اوس بت کو ہی جو رشتۂ زنار پر گھمنڈ

بوسہ تو کیا وہ مفت بھی لیتا نہین کبھی
اے دل تجھے ہی ایسے خریدار پر گھمنڈ

گر زلف یار کو ہی سیاہی پہ اپنی ناز
عاشق کو بھی ہی اپنی شب تار پر گھمنڈ

جب اونکی چال سی شعرا نی مثال دی
کبک دری کو ہو گیا رفتار پر گھمنڈ

ٹھنڈا کرینگے داغ جگر کو دکھا کے ہم
خورشید کو ہی گرمی بازار پر گھمنڈ

نکلا خط سیاہ گئی رخ کی سادگی
باقی ہی آج تک تمھین اے یار پر گھمنڈ

سب مال چھوڑ جائیگا دنیا مین اے بخیل
بیفائدہ ہے دولت بیکار پر گھمنڈ

خورشید داغ دل پہ ہی سطوت تمکو فخر و ناز
تمکو اگر ہے چاند سے رخسار پر گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

غزل

لکھ چکا جب مین قاصد اکاغذ
سوے جانان خود اوڑ گیا کاغذ

غم فرقت کی داستان لکھون
اسقدر ہے کہان بھلا کاغذ

دل صد چاک کا لکھا جب حال
ٹکڑے سو جاے ہو گیا کاغذ

روے رنگین کے جب ثنا لکھے
تختۂ باغ ہو گیا کاغذ

ہوش گم کردہ کا جو حال لکھا
اوڑ گے حرف رہ گیا کاغذ

ہجر کا حال گر لکھون کا مین
ہوگا وصلے کا بھی جدا کاغذ

نامہ لکھنے کے بدلے وحشت مین
پھاڑ کر ہمنے رکھدیا کاغذ

ہوے قاصد کو قتل کر ڈالا
پھاڑ کے دلدار نے مرا کاغذ

اوس مسیحا کا جب کہ خط آیا
پاے صحت ہوا دوا کاغذ

حال وحشت لکھا تو چاک ہوا
دامن و جیب سے سوا کاغذ

لکھنے بیٹھا جو حال سوز جگر
شعلے اوٹھہ اوٹھہ کے جلگیا کاغذ

غیر کو لکھ کے مجکو لکھتے وہ خط
واے تقدیر ہو چکا کاغذ

مرگئے یہ میرے استخوان سبک
جانا ہے انہین ہما کاغذ

ہین وہ نازک پڑھینگے کیا سطور
اسقدر تمنے کیون لکھا کاغذ

ہوی ہین عشق پہ پریو مین بے اثر تعویذ
بجا ہی فائدہ کرنے لگے ضرر تعویذ

مرض ہی عشق کا بیفائدہ ہی ہر تعویذ
کبھی نہ کھویگا عاشق کا درد سر تعویذ

چھپا کے آج جو پھینکا ہی یار کے گھر مین
دکھائیگا ہمین کیا دیکھیے اثر تعویذ

ہوا نہ خاک اثر دلمین اوس پریرو کے
ہزارون نقش لکھے حب کے بیت تر تعویذ

ہماری آتش دل سے ہوی نہ وہ آگاہ
جلاے ہمنے ہزارون ہین آگ پر تعویذ

ہوا نہ اوس بت بلقیس وش کے دلمین اثر
لکھا ہی خون سے ہم نے کے بیشتر تعویذ

نصیب وصل ہو مطلب انکل آے
جو ایک دن بھی دکھاے کبھی اثر تعویذ

فلک کی آنکھون سے گر جاے نور تارون کا
جڑا دو دیکھ لے سر پر ترے اگر تعویذ

قسم خدا کے تجھ میرے یار تک پہونچا
یہ خط نہین ہی سمجھ اسکو نامہ بر تعویذ

نہ جانے پاے کبھی شمعرو کی محفل مین
نہ لکھتی ہم پہ پری زادہ پہ اگر تعویذ

کبھی وہ پھر سے نہین آتے سورۂ الحمد
ہماری قبر کا کیسا ہے بے اثر تعویذ

نظر لگے گی نہ ان انکھڑیون پہ نرگس کے
چمن مین جاؤ تو بازو پہ باندھ کر تعویذ

مرا سنے بازو پہ باندھا تو ہماری خط
کہ دفع کر نہین ہر ایک کی نظر تعویذ

فلک ضرور تصدق کرے ستارونکو
جو دیکھ پاے تری سر کا اے قمر تعویذ

مرض ہے عشق کا ہرگز نہوگے مجکو شفا
سفید ہوگا نہ گنڈا نہ کارگر تعویذ

جواب نامہ پہ اسماے پنجتن ہون رقم
ضرور چاہیے سطوت دم سفر تعویذ

ردیف رای مہملہ

غزل

شب کو پہلو سے اوٹھا جبکہ خفا ہو کر
حسرتین دل کی ٹپکنے لگین آنسو ہو کر

باغ سے اپنے نکالے جو خفا تو ہو کر
زار ایسا ہون کہ پہلو نہین رہون بو ہو کر

شکر ہے آہ نے اسد رجہ دکھائی تاثیر
رحم کرنے لگے مجھپر وہ جفا جو ہو کر

دیکھ ہر شہر مین جب تیر ہوئے مشتاق
نکل آیا مہ نو خنجر ابرو ہو کر

رات کو اوسنے جو بالون کی چھڑائی افشان
زرہ اوڑنے لگے اعجاز سے جگنو ہو کر

دیکھو نقش محبت نے دکھائی تاثیر
خود بخود گھر مین تم آئے پریرو ہو کر

اب نکلین جو ترے ہجر مین یاد آئی ہین
لخت دل آنکھ سے گر پڑتے ہین آنسو ہو کر

بس لبا جوشش گریہ نہ اسد رجہ نہ بڑھ
دل مرا آنکھ سے بہ جائے نہ آنسو ہو کر

اب نہ زندون کی بچے گی تری حرمت واعظ
بزم مین بیٹھا ہے مغرور عبث تو ہو کر

یار کھاوے نہانے کو اگر ساحل پر
دل ٹھہر جائے مرا سرو لب جو ہو کر

باتون باتون مین دل زار کو لیتے ہین
اونکی تقریر اثر کرتی ہے جادو ہو کر

آنکھ [illegible] نرگس جو چلے باغ سے تم
قطرے شبنم کے ٹپکنے لگے آنسو ہو کر

[illegible] تم نکلینگے تو کھل جائیگا راز
یا خدا آنکھ سے بہ جائین یہ آنسو ہو کر

تھر دیدار کی حسرت ہے صنم جدسے سوا
کہین آنکھون سے نکل جائے نہ آنسو ہو کر

زلف مشکین کی سونگھا نا مجھے لاکر خوشبو
کوچۂ یار سے آنا جو صبا تو ہو کر

مردہ دل وہ ہون غم ہجر مین گر پی لونگا
آب حیوان بھی نکل جائیگا اچھو ہو کر

اپنی آنکھین ترے قدمون سے ملین آکے حباب
سیر گلشن کو جو تو جائے لب جو ہو کر

شاد ہوتے ہین کیا میرے رقیبون کے دل
بات جب کرتا ہے وہ مجھ سے ترش رو ہو کر

یہ نزاکت ہے جو آئے مجھے بوسہ کا خیال
رنگ اوسکے گل عارض کا اوڑکے بو ہو کر

ہون مصور کے قلم ہاتھ بنا کر تصویر
تیغ کھینچین جو کشیدہ تری ابرو ہو کر

حسن عشاق سے کہتا ہے کہ ہین جلوہ نما
ہم کہین نور کہین رنگ کہین بو ہو کر

آئینہ ہاتھ مین لیکر ہے دکھاتا اوسے غیر
ڈنک جوہر کے لگا دے کہو بچھو ہو کر

قتل عشاق کو جب ظلم سے کرتا ہے وہ ترک
جوہر تیغ ٹپک پڑتے ہین آنسو ہو کر

زلف مشکین کے محبت نے کیا کیا برباد
دل خون گشتہ چھپا نافۂ آہو ہو کر

قدر کرتا دل شفاف کے میرے گر تو
پاس رہتا ترے آئینۂ زانو ہو کر

وصف اوس چشم سیہ کا جو کبھی لکھتا ہون
سامنے آتے ہین مضمون مرے آہو ہو کر

جو کہ دشمن ہین نبی اور علی کے سطوت
حشر کے روز اوٹھینگے وہ سیہ رو ہو کر

گھٹا آئی ہے اے ساقی عجب عالم ہے گلشن پر
مے گلگون کی بارش چاہیے سبزہ آئے جوبن پر

تاسف ہے کہ بعد دفن کوئی بھی نہ یان ٹھہرا
ہماری بینوائی مین فقط ہے شمع مدفن پر

کبھی باندھا اسنے نہ ہرگز سر اوٹھا یگا
رہیگا بوجھ میرے خونکا قاتل کے گردن پر

خط سبز رخ رنگین پہ اوسکو زہر کھایا ہے
بجا ہے لہلہاتا ہے جو سبزہ میرے مدفن پر

نہین معلوم کس کس آفتونکا سامنا ہوگا
قیامت ہے دل اپنا آگیا ہے ایک پرفن پر

اونھین بھی اجر ہے تا روح میری شاد ہو جاتی
اگر وہ فاتحہ پڑھنے کو رکھتے ہاتھ مدفن پر

سر منبر عداوت سے جو یہ مشہور کرتا ہے
گناہونکا ہمارے بوجھ ہے واعظ کے گردن پر

ہزاروں عاشقوں کے دل ہوئے پامال سم ریز
عجب انداز سے وہ شوخ نکلا آج توسن پر

مکدر ہو گیا وہ اپنے دامن کو جھٹکتا ہے
جو میری خاک پڑ جاتی ہے اڑ کر اوسکے دامن پر

مسی ہونٹوں پہ ملکر آج وہ گل باغ جائیگا
ہنسے گی کھلکھلا کر غنچۂ گل خوب سوسن پر

سمجھتے ہیں جسے خال سیہ عشاق وہ ہو گیسو
گری ہیں اسکے پروانے یہ تیری روے روشن پر

کیا تیر نگہ نے مرغ دلکو صید سینہ میں
نہ کیونکر ہوں بھلا قربان میں اوس تیر افگن پر

وفاداروں کا خون ہے کیونکر اے سفاک چھوٹیگا
پڑی ہیں ڈر کی چھینٹیں قتل میں تیرے دامن پر

ڈراتا تھا ہمیں تو عشق سے زنار خود پہنا
ترا دل آگیا اے شیخ کیا طفل برہمن پر

بناتا ہے نشانہ چرخ گردان روز و شب ہمکو
جو مہر و ماہ کو ترجیح ہے سنگ فلاخن پر

ہیں اک پردہ نشیں کے ہاتھ سے جیسے ہوں زخمی
ذرا رشتہ کی پٹی باندھ لینا چشم سوزن پر

ترے مجنون کے تلوے ہیں جو زخمی دشت گردی سے
ملمع ہے طلائی خون کا زنجیر آہن پر

تمہاری شہرہ مہری کا ہوا اتنا اثر مجھ میں
ابھی تو سرد ہو جائے جو بیٹھوں جا کے گلخن پر

سدا خالق بچائے تمکو چشم بد سے دشمن کے
صنم نام خدا کیا ہے تمہارا حسن جوبن پر

زمستاں میں لڑائی آنکھ کیوں خورشید نکلا ہے
نگہ ہرگز نہ ٹھہرے گی تمہارے روے روشن پر

ٹھکانا جب نہ رہنے کا کسی کے دل میں پائیگی
ہمیشہ آرزو رویا کرے گی میرے مدفن پر

وہ بلبل جان گلستن ہوں اگر ہے متوا تجاتی
محبت سے چمن میں جمع رکھتا ہے نشیمن پر

جوان دو جو دنیا سامنے بن بن کے آتی ہے
نہ عاشق ہوں نہ میں بیباک ہرجائی کے جوبن پر

بہن رے مال باندھا ریشمی سرخ اس ستمگر نے
شہید ناز کا یہ خون ہے قاتل کی گردن پر

عوض لیت ظلم کرنے کا جو اک دن پڑا آہن
پھریں خنجر پہ بلبل کے صیادوں کی گردن پر

عوض پانی کے مٹی سے گنہ دھو جائینگے سارے
پڑے گی کربلا کی خاک اے سطوت اگر تن پر

مقرر داغ کھایا ہے مرے زہرہ شمائل پہ
تصدق ہیں ستارے چاند سے رخسار کے تل پر

نظارہ حسن کا ہر دل پہ ہے صدمہ نہ ہو دل پر
مری آنکھوں کے پردے ہون جو اوس لیلےٰ کی محمل پر

بنا مجنون ہوا عاشق جو اوس لیلےٰ شمائل پر
سنبھالون کسطرح ہر گز مرا قابو نہین دلبر

کرے تو ذبح وہ ہاتھ تو سبھی پھرتی ہی مین تڑپون
سنا ہے یہ ہنسی آتی ہے اوسکو رقص بسمل پر

پھنسایا ہاتھ آنکھون نے نظارہ کرکے عارض کا
ہوا اک حسن پر مائل یہ تہمت ہے مرے دلبر

مرا پیغام اے باد صبا اوس گل کو یہ دینا
ترقی وقت کے صدمونکو بتا کب تک سہون دلبر

بہی لخت جگر آنکھون سے میرے اشک بن بنکر
یہان تک تیری فرقت کا ہوا صدمہ کہ مر دلبر

بنیگا حشر کو محضر ہمارے خون ناحق کا
پڑی ہین لوٹ کے چھینٹین خون کی دامان قاتل پر

رہا کردینگے اب تنگ آکے عاشق زلف پیچان کے
خفا اب روز ہوتی ہین وہ آوارہ سلاسل پر

ہوا اک داغ دلپر یاد آیا ساقی مہوش
شب مہتاب مین کی مے کشی بیٹھ جو ساحل پر

رقیبونکا ضرر اوس بزم مین کچھ بھی نہین ہوتا
نگہ کا تیر جو چلتا ہے پڑتا ہے مرے دلبر

نہ چونکا حشر تک اسطرح عاشق چین سے سویا
تھکا ماندہ جو ہین پہونچا لحد کے پہلی منزل پر

غم فرقت مین مر مر کے بسر کی زندگی ہمنے
نہ پوچھا ایکدن اونسے کہ گذری کیا ترے دلبر

تلاطم بحر مین ہوتا ہے اشکون کی روانی سے
تمہاری یاد مین روتا ہون جب مین تنہا ساحل پر

بہت شیشے سے نازک تہا ہوا سینہ مین سو ٹکڑے
جوانی مین لگے عشق بتان کی چوٹ جب دلبر

محبت دلکو تہی روز ازل سے اوسکی اے سطوت
فدا کردی جو مین نے جان نقش پائے قاتل پر

ردیف رای ہندی

غزل

رشتۂ الفت کو دیتا ہون اے قاتل نہ توڑ
جوڑنا اسکا بہت ہو جائیگا مشکل نہ توڑ

دیکھ لین وہ بہی وہان کس خم سے آتے ہے صدا
اور دم بہر تو ذرا دم اپنا اے بسمل نہ توڑ

کسطرح جوڑیگا تو شیشہ نہی نازک ہی سوا / سخت باتون سی مرا دل اوست قاتل نہ توڑ

سخت جان ہون نہین گلا کٹنا بہت دشوار ہی / کچھ قصور اسکا نہین خنجر کو اے قاتل نہ توڑ

شیشہ سی نازک ہی کیون تو پھینکتا ہے بار بار / دیکھو او بیرحم کہتی ہین ہمارا دل نہ توڑ

اب نہین جڑنیکا ناحق جوڑتا ہی اے صنم / مین کہا کرتا تہا اکثر دیکھ میرا دل نہ توڑ

دو ہی ملک عدم پھر کسطرح پہونچونگا مین / منتین کرتا ہون تیرے پانون اے منزل نہ توڑ

کوئی اوس بت کو یہ سمجھا دے خدا کے واسطے / رحم کرکے ایک بوسہ دے دل سائل نہ توڑ

عوفا ہو جائینگے اے شوخ کیا انکو ثبات / کہیل سے آکر حبابون کو لب ساحل نہ توڑ

باوفا ہی دل ہمارا وقت پر کام آئیگا / اے ستمگر پاس رکھنے کے ہی یہ قابل نہ توڑ

اب چمن سکو دکھادے آئی ہی فصل بہار / دیکھ اے صیاد بلبل کا ذرا سا دل نہ توڑ

آہ مجنون کی ہوا سی ہی یہ لیلے کہہ رہی / بے ادب ہو ہو کے بند پردہ محمل نہ توڑ

کب تلک انکار اب تو وصل کا اقرار کر / او بت بیداد گر عاشق کا اپنے دل نہ توڑ

آئینگے مشکلکشا بہر مدد سطوت ضرور / بیقراری سے دم اپنا تو دم مشکل نہ توڑ

ردیف زاے معجمہ

غزل

طرفہ مستی مین نظر آیا جہان دخت رز / ہی زمین درد اور شیشہ آسمان دخت رز

بزم مین باتین رہین پردہ ہر میخوار سی / موج ساغر بنگئی گویا زبان دخت رز

عاشقونکا دل نشانہ میکدہ مین کیون نہ ہو / تیر ہین موجین لب ساغر کمان دخت رز

ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے شیشے میکدہ مین کردیے / محتسب کی آ بنی ہی جان دخت رز

کیون نہ اے پیر مغان مستی مین ہم سجدہ کرین / خشت خم گویا ہو سنگ آستان دخت رز

خم مین ڈالی محتسب نے جبکہ شیشی توڑ کر
نشہ مین ہم مست سمجھے استخوان دخت رز

ہم ہین مے کش مینڈ ہیگی جوانی مین ضرور
گر سنینگے کان دھر کر داستان دخت رز

سن لیا ہی جب سے ذکر عیش نصف عیش ہے
مین وہان رہتا ہون جسجا ہی بیان دخت رز

ڈالیے شیشے کے منہ سے جبکہ بوسے شوق مین
لگیا مجھ مست کو گویا دہان دخت رز

کام کیا دیر و حرم سے ہی جوانی مین اندیشہ
مست رہتے ہین گدای آستان دخت رز

موسم گل ہی جوانی نے دکھایا ہی یہ رنگ
ڈھونڈھتے پھرتے ہین مستی مین مکان دخت رز

بادہ خواری کی کہان لذت ہی واعظ کو حصول
اوسکو کیا معلوم کسجا ہی مکان دخت رز

جب سے پیری آئی مینے ترک کر دی مے کشی
اب نہین گھر مین کے ملتا نشان دخت رز

جوش مستی مین نہایت دل بہلجاتا مرا
باتین کرتا مین اگر ہوتی زبان دخت رز

کسقدر فصل بہاری نے دکھایا ہے اثر
واعظومین بھی ہی ممبر پر بیان دخت رز

نشہ آیا ہے دلمین ولسی آنکھومین سرے
طرفہ دیکھو میکدے مین نردبان دخت رز

شورشین ہونگی وہی پھر فصل گل آنے تو دو
زہر کھائے بیٹھے ہین سب عاشقان دخت رز

ذکر پینے کا تو کیا ہم دیکھ کر ہوتے ہین مست
کیا ہی جوبن پر تن بے استخوان دخت رز

ایسے بیخود ہون سنین گر قلقل مینا سے مے
مست ابھی جامہ سے باہر ہون بیان دخت رز

جب سبو مین گر پڑی ساقی سے شیشے کی قلم
حسن مین کہنے لگی ہی استخوان دخت رز

کلیان کرتا ہی مے سے جب ہمارا مست ناز
صاف بنجاتے ہین دندان استخوان دخت رز

حسن ہی جلوے سے میخانے مین پیتا ہون شراب
دست لاغر بنگئے ہین استخوان دخت رز

قطرہ قطرہ مے ٹپکتے دیکھکر وقت کشش
یوسف دل نے کہا ہی کاروان دخت رز

عاشق و معشوق دونون فصل گل مین ہین عجب
زیبہ وان کیسے وہ ہی مین قدردان دخت رز

دل تڑپتا ہی سے ملے کیونکر جوانی مین مجھے
طرفہ ای سطوت نظر آئی ہی شان دخت رز

ظلم کرنے سے ہوا وہ بت قاتل عاجز
پر ہوا اوسکی ستم سے نہ مرا دل عاجز

ذبح کے بعد جو بیرون سے مرا دم نکلا
سخت جانی سے ہوا خنجر قاتل عاجز

پیچ ہر باتین ہی رمز ہے ہر فقرہ مین
اوسکی تقریر سے ہوتا ہے مرا دل عاجز

کم سنی ہو وسے پیغام زبانی ہیچون
خط کو پڑھنے سے ہے وہ حور شمائل عاجز

گرچہ زلفین ہین تو اسطرح پریشان پیچ
جیسے ہوتا ہے گہن سے مہ کامل عاجز

آج پر درد جو تونے صدائین ہین سنین
ہاتھ سے تیرے ہین صیاد عنادل عاجز

جوش وحشت مین ہوا سر کا اوٹھانا مشکل
طوق آہن سے نقاہت مین ہوا دل عاجز

اوس پریزاد کو شیشہ مین اوتارا ہمنے
جبکہ تسخیر سے اوسکی ہے عامل عاجز

کچھ نہین لطف حسینونکا جہان نام ہوہ
ایسی پستی سے تو ہوتا ہے مرا دل عاجز

جان دینے کا کیا قصد نہ کچھ ہوش رہا
تیری فرقت مین عجب کہ مرا دل عاجز

تیر آہی ہونسی جو اونکے قیس اوڑے ہین پردے
کسقدر تجہ مین ہے حیا محمل عاجز

حور کا ذکر بہی کرنے نہین پاتا سطوت
بدگمانی سے ہے اس شوخ کی کیا دل عاجز

تیرا کوچہ یون ہے مجکو او بت پرفن عزیز
جسطرح بلبل کو فصل گل مین ہو گلشن عزیز

جانتا ہے اکدن ہو گی خزان اسکی بہار
ہی یہی باعث جو ہے اسکو بہت جوبن عزیز

ہوچکا برباد برسون ہی ہوا ہے عشق مین
میری مٹی کو بنا دے مدفن عزیز

خوف ہے یہ گر پڑے اگر نہ برق حسن یار
مزرعہ الفت مین ہے دلکا بہت خرمن عزیز

ٹھنڈی سانسونسے نہ کیون ہو سینہ سوزانکی قدر
فصل سرما مین ہے مفلس کو بہت گلخن عزیز

ہاے اوس یوسف لقا پر جسکے مین عاشق ہوا
ہوگیا اوسدن سے میریجانکا دشمن عزیز

مجکو بعد قتل دینا اسکا اے قاتل کفن
ہی بہت مجکو ترے تلوار کا دامن عزیز

مدتون سے ہی مجہی شوق شہادت ہمدمو
خنجر قاتل سے مجکو کر مجہے گردن عزیز

گر کہوں اے کمان پر دل کرون اپنا نثار
کیا کہون ہی کسقدر مجکو وہ تیر افگن عزیز

آج کل اخوان دنیا ہین یوہین میری عدو
جسطرح سی حضرت یوسف کی تہی دشمن عزیز

دست وحشت نی ہمارا آتی ہی عریان کردیا
کیون نہ ہو مجکو جنون مین دشت کا دامن عزیز

ڈر بہی ہی بوسۂ عارض کہین عاشق نہ لی
اسلیی اونکو ہوا اپنی زلف کی ناگن عزیز

عود کر آئی بصارت لوکی جب آیا بشیر
تہا بہت یعقوب کو یوسف کا پیراہن عزیز

حسن خالق نی دیا ایسا مرے محبوب کو
مثل یوسف کی اوسی رکہتی ہین دو زن عزیز

کوئی تو بار سفر میرا اوتاری دوش سی
اسلیی مجکو ہوا ہی راہ مین رہزن عزیز

دہان ہی یوہ ہاتہ مین یان پاؤن مین ہین بیڑیان
دوست رکہتی ہین طلا کو وہ مجہی آہن عزیز

کب ہین دنیا کی تعلق سی بہی خاصان حق
لیگئی تا چرخ عیسی کو یہ تہی سوزن عزیز

خلعت شاہی کی ای سطوت کرون کیون آرزو
مجہ فقیر مست کو ہی اپنا پیراہن عزیز

ردیف سین مہملہ

غزل

دل لیا عشق مین دیوانہ بنایا افسوس
ہائی پر بہی تجہی رحم نہ آیا افسوس

کیا خطا مجسی ہوئی تہی کہ جلانے کو مرے
تونی اغیار کو پاس اپنی بٹہایا افسوس

دل دیا اوسکو کہ بیرحم بہی ناقدر بہی ہی
بیٹہی بٹہلائی یہ کیا جی مین سمایا افسوس

بہول کر یار مقدر سی مرے آیا تہا
حال دل کچہہ اوسی اپنا نہ سنایا افسوس

ہای محفل مین تری آکے قابل نہ رہا
ایسا نظرون سی مجہی تونی گرایا افسوس

کم سنی تہی تو غش آیا اوسی پچہتاتا ہون
ہای کیون زخم جگر مین نی دکہایا افسوس

کبہی ہمنفس ہوس کی نہ کین آپ نی دو باتین
عمر بہر مجکو محبت مین رلایا افسوس

ہای الجھن ہر شب و روز پریشانی ہے
زلف مین اوسکی عبث دلکو پھنسایا افسوس

اب جو بیٹھی ہوی پچھتاتے ہین کیا ہوتا ہے
ان حسینون سے نہ کیون دلکو بچایا افسوس

استخوان کو ہی سگ یار کے قابل نہ رہا
آتش عشق نے اسدرجہ جلایا افسوس

قبر مین بھی یہی ارمان رہا ہے سطوت
بعد مردن بھی وہ تربت پہ نہ آیا افسوس

کیا وجہ کیون ہوا آجکل ای مہربان اودا
آزردگی ہے کس سے جو ہو جانجان اودا

عاشق جو مرگیا تو ہے سارا جہان اودا
خاک اوڑتی ہے زمین پہ ہے آسمان اودا

آئی خزان بہار گلستان سے چل بسی
[illegible] ہے دل باغبان اودا

شاید کسی کا عشق ہوا چاہتا ہے پھر
رہتا ہے کیون ہمارا دل ناتوان اودا

مرجھا ہوئی ہین کیا دل شیدا مین حسرتین
میری نگاہ مین ہے جو سارا جہان اودا

آزردہ آج گل مرا رشک بہار ہے
دکھلائی دے نہ کیون مجھے باغ جہان اودا

باتین ہزارون مجکو سنائی وہ شوق سے
اے دل مگر ہے مرا بدزبان اودا

اوس نازنین کا ہاتھ نزاکت سے تھک گیا
کیونکر نہ وقت ذبح ہو خنجر [illegible] اودا

آباد بادہ خوارون سے یہ میکدہ رہے
[illegible] ہے ہو پیر مغان اودا

گھر سے ہمارے رات کو جا یا نہ کر کہین
[illegible] رہتا ہے سارا مکان اودا

دل مجہ سے مانگتی ہو تو لو کچھ نہین ہے عذر
[illegible] اتنی بات پہ ہو جان جان اودا

ہنستی تو تلخ بات بھی کوئی نہین سکے
کیا وجہ کیون ہوا ہے وہ شیرین زبان اودا

پیوست ہوگیا ہے مرے دل مین کیا خدنگ
[illegible] نشانہ کر کے ہوا ہے وہ کمان اودا

دیوانہ مرگیا ہے ترا جب سے ای پری
[illegible] ہین درون کی خموشی سے مکان اودا

سطوت کو اپنے عشق سے ای جانجان اوٹھا
پچتائیگا جو ہوگیا [illegible] آستان اودا

ردیف شین معجمہ

غزل

دل ہر بشر کا یون ہی ہمیشہ وطن سی خوش
ہو جس طرح بہار مین بلبل چمن سے خوش

پروانے گر ہین بزم مین شمع لگن سی خوش
ہم خوش ہین کوی یار سی بلبل چمن سی خوش

بیٹھے جو دیکھا چھیڑ دیا ذکر غیر کا
افسوس ہم اوٹھے نہ تری انجمن سی خوش

کیون ہون عیش و عشرت دنیا سی ہم ملول
رہتی ہین ہجر یار مین رنج و محن سی خوش

ہمکو رہا علائق دنیا سے کچھ نہ کام
اسبات پر لحد مین ہین دزد کفن سی خوش

بلبل چمن سی شمع سی پروانے شاد ہین
انجم فلک سی ہم ہین تری انجمن سی خوش

ہوتا ہی مستفیض جو گردون پہ آفتاب
رہتا ہی کیسے شعلۂ داغ کہن سی خوش

داغ جنون جو الفت گیسو مین ہین عیان
بو انمین صاف آتی ہی مشک ختن سی خوش

اغیار کو دیا نہ جواب سوال وصل
اس بات پر تو ہم ہوے اوس کم سخن سی خوش

ترچھی نظر سے غیر کو تو نی کیا ہلاک
ای ترک ہم ہوے ترے اس بانکپن سی خوش

ظلم و ستم ہر ایک پہ کرتا ہی بیشمار
کوئی نہین جہانمین چرخ کہن سی خوش

اقرار کرکے جام نہ اوسنے دیا ہمین
اسیر ہی ہم ہین ساقی پیمان شکن سی خوش

بینی پڑھی ہین حسن کی تعریف مین جو شعر
وہ اپنی بزم مین ہین مجھ اہل سخن سی خوش

سطوت غم حسین کا پایا عجب صلا
خوش ہم سے پنجتن ہوے ہم پنجتن سی خوش

ردیف صاد مہملہ

غزل

مہ سی تشبیہ ہوا ای دل ناقص | گر نہ اوس رخ سے مقابل ناقص

مکتب عشق مین میرے آگے | قیس و فرہاد ہین جاہل ناقص

دفن عاشق نہ ہوا شام تک آہ | رہ گئے گور کی منزل ناقص

ہو گیا زنگ کدورت سے یار | آپکا آئینۂ دل ناقص

قیس کی آہ تھی تیرا ای لیلے | کر دیا پردۂ محمل ناقص

ساتھ لیلی کے نہ دے جان اے قیس | بس ترا عشق تہا باطل ناقص

سخت جانی کی ہوئی حد دم ذبح | ہو گیا خنجر قاتل ناقص

رخ جانان سے ہو کیونکر تشبیہ | ہی فلک پر مہ کامل ناقص

چاند کہتا ہے رخ یار کو تو | ہی مثال ای دل مائل ناقص

عشق بازی مین وہ کامل ہو نہیں | قیس ہو میرے مقابل ناقص

دل شکستہ ہی تجھے کیونکر دون | چیز کب ہی ترے قابل ناقص

یار نے پھیر دیا ای سطوت
ہو گیا جبکہ مرادل ناقص

دنیا مین سوجھتا نہین کچھ بھی سواے حرص | ایسی بھری ہی سر مین ہماری ہواے حرص

ذلت کا اس جہا مین کسیکو نہین خیال | سایہ کی طرح ساتھ ہی سب کے بلای حرص

عاشق جو ہین تو ہی یہی اللہ سی دعا | عشق صنم ہو دلمین ہماری بجاے حرص

اوس رخ کے بوسی لیکر مرادل ہوا سیر | کس سی بہلا بیان کرون ماجرای حرص

دنیا مین ذلتین وہ اوٹھائیگا دمبدم | نازل کسی کے سر پہ جو ہوگی بلای حرص

پھر تو نہ آئیگی سر و دلمین کسیطرح | کیا شاد شاد ہون جو شکستہ ہون پاے حرص

واعظ تبا نہین ہی کسے زر کی آرزو | دنیا مین آکے ہوتی ہین سب مبتلاے حرص

منعم کے آگی ہاتھ پسارای طمع سے جو | آنکھون سے اک جہان کے اوسکو گرای حرص

جی چاہتا ہی یار کے بوسے لیا کرون
ایسے کسی کے دلمین نہ یارب سما حرص

دنیا کی دولتون سی بچون پھر تو ای کریم
تو ہی مدد کرے تو مری دل سی جا حرص

نیت وصال یار سی ہوتی نہین ہی سیر
مجھسی سوا نہ ہوگا کوئی آشنای حرص

صحت نصیب خاک ہو اُسکے مرض ہی جو
دنیا مین جانتا نہین کوئی دوای حرص

انسان جہان نہین جو قناعت کرے ذرا
مجکو یقین ہو نہ کبھی پاس آسکے حرص

سطوت فقیر کو تو قناعت سے ہی غرض
منعم جو ہین وہی ہین سدا مبتلائے حرص

ردیف ضاد معجمہ

غزل

تم اگر باغ مین کہلا وہ بہار عارض
بلبلین گل کو کرین آکے نثار عارض

عاشقو بوسہ پہ پوشیدہ عطا کرتے ہین
ہم نہ کسطرح کرین دلکو نثار عارض

حسن کو تیری ترقی ہو صدا ای گل تر
باغ عالم مین رہی تازہ بہار عارض

وہ مکدر تھی ہری خاک کا دہوکا جو ہوا
اپنے دامن سی کیا پاک غبار عارض

سیر گلشن کو جو وہ رشک چمن جاتا ہی
بلبلین ہوتی ہین آ آکے نثار عارض

بلبل دل مرا ہی یار دعا کرتا ہے
کہ خزان سی رہی محفوظ بہار عارض

نہ کہین آئی اس آئینہ کے نزدیک غبار
خط کے ہاڑ کیا آکے حصار عارض

کوچہ زلف مین افسوس بھٹک کر آیا
جبکہ دل بہول گیا راہ دیار عارض

گھر رہیگا تو نہ تمہاری نہین خبر راہ
سایہ زلف ہوا ہی شب تار عارض

حسن کی ایسی تپک ہی کہ ہوئین آنکھین خیرہ
جب ہوئی جاکے نظر میری دوچار عارض

دیکھ کر حسن ترا جب سی ہوا ہی سکتا
اب نہین آئینہ ہوتا ہی دوچار عارض

خط ہوا مصحف رخ پر یہ طرفہ تفسیر / بڑھ گیا نام خدا اور وقار عارض
حسن کو انکی بھلا دیکھے کوئی عاشق کیا / نازکی یہ ہے نظر ہوتی ہے بار عارض
تیری پیشانی پر نور ہے روز روشن / زلف شبرنگ نہین ہے شب تار عارض
فخر سے چرخ نے خورشید بنایا اوسکو / جب گیا تا بفلک شعلۂ نار عارض
سیر کو وہ گل تر جبکہ چمن مین آیا / عندلیب آکے ہوئی عاشق زار عارض
زحل و ماہ دکھا کر وہ حسین کہتا ہے / خال پر یہ ہے فدا وہ ہے نثار عارض
خلد سے دیکھنے کو حسن ترا آتا ہے / ل سے رضوان کہ کوئی پوچھے بہار عارض

سرخرو حشر کو فرد وہ مین ہون اے سطوت
قبر مین خاک شفا ہو جو غبار عارض

ردیف طای مہملہ

غزل

یار نے جب کہ مجھکو بھیجا خط / مینے آنکھون پہ رکھا اوسکا خط
میرے معشوق کا جو آیا خط / زندگی کا ہوا سہارا خط
نامہ بر کو وہ قتل کرتا ہے / تو ہی لیجا صبا ہمارا خط
قدر گھٹ جائیگی غرور نہ کر / عارض صاف پر جو نکلا خط
قلم نامہ بر کا اوسنے کیا / پڑہے غصے سے کرکے میرا خط
کان مشتاق ہین کوئی یہ کہے / لو مبارک ہو اسکا آیا خط
خوش بہت ہوگا قاصد و گل / مینے پھولون سے ہے بسایا خط
ہاے کب دل کا حال یاد آیا / لکھ چکا جب مین اوسکو سارا خط
وصل کے لفظ پر پڑی جو نگاہ / چاک اوسنے کیا ہمارا خط

اوسنے لکھی رقیب کو نامی — سلئے مجکو کوئی نہ بھیجا خط
کوئی مطلب نہ رگیا ہو کہین — بیخودی مین ہو اوسکو لکھا خط
ایک گل کو جو بھیجنا ہے مجھے — خط گلزار مین سے ہے لکھا خط
نامہ بریون مجھے نہ لکھتے تہے وہ — ہاے کسکا بدل کے لایا خط

قاصد آیا جو اوسکا ای سطوت
زندگی کا ہوا سہارا خط

سچ سچ کہین دروغ خدا کی قسم غلط — ای بت تری سخن کو سمجھتے ہین ہم غلط
غیرون نے آکے اوسکو دیے اسقدر فریب — قسمین صحیح کہاؤن تو سمجھے صنم غلط
حال فراق اوسکو رقم کر رہا ہون مین — لکھنا نہ کوئی حرف ذرا ای قلم غلط
مین عشق خط سبز مین کرتا ہون سیر باغ — دیکھے سے سبزہ زار کے ہوتا ہے غم غلط
ای جان مجکو تجھسے امید وفا نہین — تیرا دروغ قول تری ہے قسم غلط
کہتے ہین ہجر مین مجھے سب دیکھکر عزیز — ذکر وصال چھیڑیے ہو جاے غم غلط
سوتے مین مینے کب ترا بوسہ لیا صنم — تجھسے کہا کسی نے خدا کی قسم غلط
مینے کبھی حضور کا شکوہ نہین کیا — ای توبہ توبہ آپ کے سر کی قسم غلط

سطوت نہ اوسنے وصل کا وعدہ وفا کیا
کسطرح اوسکے قول کو سمجھین نہ ہم غلط

ردیف ظاے معجمہ

غزل

چلتی ہے صورت مقراض زبان واعظ — خاک سمجھے کوئی رندونمین بیان واعظ
مے پرست آے ہین سنکے بیان واعظ — آج سب خاک مین ملجایگی شان واعظ

بادہ خوارون کی دو کہین دل کہ برا نہ کوئی
نہین رکتی کبہی ممبر پہ زبان واعظ

مے پرستونکا اگر دور جہا نہین ہو گا
پہر نہ آئیگا نظر نام و نشان واعظ

مے کا ممبر پہ حقارت سے اگر لیگا نام
نہین رندونسے بچے گی کبہی جان واعظ

مے کشی خوب ہو جی بہر کے جلائین اسکو
تیرے مستون کو جو بہجائے مکان واعظ

دل ہمارے یہ جلاتا ہے بہت ممبر پر
پہونک دو بادہ کشو چلکر مکان واعظ

منع کرتا ہے مجہے عشق بتانسے ہر روز
مین سنون خاک بہلا جا کے بیان واعظ

صورت قبہ عمامہ ہے عبا مثل کفن
دیکہے منبر پہ کوئی شوکت و شان واعظ

مست ہون دیکہ کے مین چشم خمارین صنم
مے کشی کا ہے غلط مجہپہ گمان واعظ

گرم رہتا ہے جو بازار ترے مستون کا
ایک مدت ہوئی ہے بند دکان واعظ

دختر رز کی مذمت سے کیا دل ٹکڑے
قطع ہو جائے کہین جلد زبان واعظ

مذہب بد ہے ریائی ہے عبادت ساری
خاک سطوت کو پسند آئے بیان واعظ

ردیف عین مہملہ

غزل

محفل مین جہلملاتی ہے جو بار بار شمع
کس شعلہ رو کی رشک سے ہے بیقرار شمع

تربت پہ بعد دفن ہے اک غمگسار شمع
روتی ہے زار زار قریب مزار شمع

دود سیاہ و رنگ سفید آشکار ہے
دکہلاتی ہے دو رنگی لیل و نہار شمع

کرتا ہے گریبان جو وہ محفل مین عنبرے
جلتا ہے تیری طرح مرا جسم زار شمع

روشن نہ ہوگا نام مرے مرغ دل کیطرح
محفل مین تو فروغ دکہائی ہزار شمع

اوس شعلہ رو پہ بزم مین جل جلکے تا سحر
آخر نثار ہو گئی پروانہ وار شمع

تاریکی لحد کا نہین خوف بعد دفن — تربت مین ہوگا میرا دل داغدار شمع

جل جلکے رہے ہین یہ پروانے بزم مین — ہم شمع پر نثار ہین ہم پر نثار شمع

بے نور ہوگی صبح کو آتا نہ کر غرور — بس اب بہرے بزم مین تیری بہار شمع

آخر جو خاک ہو گئی جل جل کے بزم مین — رکہتی تھی اپنے دل مین یہ کس سے غبار شمع

جلتا ہون مین جو بزم مین ہین تیرے عشق شاد — بس ایک میرے حال پہ ہے اشکبار شمع

سر کاٹ لی قصاص کا گلگیر سے ہو حکم — پروانون کو جلا رہی ہے اپنی کار شمع

تاثیر اسکو کہتے ہین اللہ رے فیض عام — گل کر گئی سحر کو نسیم بہار شمع

سطوت دیا ہو راہ خدا کا لحد مین ساتھ
کچھ غم نہین نہ ہو جو قریب مزار شمع

ردیف غین معجمہ

غزل

گر نہین بعد فنا روشن سر مدفن چراغ — دل کے داغون سے ہین پیدا ہر بن شعر چراغ

میرے گھر مین ہے جو تیرے حسن کا روشن چراغ — بن گئے ہین سب در و دیوار سے روشن چراغ

لوٹتا ہے روز شب کیون پتنگا جو بن چراغ — میری قسمت سے بنا ہے ظلمت رہزن چراغ

میری تربت پہ کبھی ہوتی ہین گردش چراغ — ضد سے اگر ہے بجھاتا وہ بت پرفن چراغ

بعد مردن بھی ستمگر نے دکھلایا اثر — میری تربت پر کوئی کرتا نہین روشن چراغ

گھنشد ہو دل سے پھر کہا کرتے کہ مرجاونگا مین — ہو نا آتش ہے کہ جلائینگے مرے دشمن چراغ

جب نبیا دیکھی تھا وہ سینہ پر نور کے — ہو گیا دہوکا مجھے ہے زیب پیراہن چراغ

مثل ہلمن گھر سے وہ مسجد پہنے اوڑھنی نکلے — عکس لب سے ہو گیا شب کو گل سوسن چراغ

ہاے لمعہ نالہ ہے وہ غم مین جوش اشک — رات کو کرتا ہے تربت پہ مری شیون چراغ

روی پرنور اوسکا جب آیا نظر زیر نقاب
ہوگیا عاشق پہ روشن ہی تہ دامن چراغ

مردم دیدہ کو ہوتی ہی جو گرمی ناگوار
دیکھتا ہون چھوڑ کر پلکون کی بین چلمن چراغ

یون دل پرنور پیدا ان سیہ زلفون مین ہے
جسطرح کردی کوئی ظلمات مین روشن چراغ

تیل بالون مین نہین ڈالی تو چہرہ ہی اودا
سچ یہ کہتی ہین نہین جلتا ہی بے روغن چراغ

تیرگی میری شب فرقت کی کچھ کچھ کم ہوئی
چرخ پر شب کو ہوا جب ماہ کا روشن چراغ

طرفہ ہی اندھیر میری قبر پہ بھی یہ ستم
تیر ہی آکر اوڑا آتا ہی وہ تیر افگن چراغ

آئے ای سطوت جو پھر سیر دہ رشک ہما
رات کو گلزار مین لائے کے ہون روشن چراغ

ردیف فا

غزل

پاؤن کہتی ہین کہ چل کوچہ جانانکیطرف
وحشت دل بہی مائل ہی بیابانکی طرف

پڑگئی جسکی نظر عارض جانان کیطرف
اوسنی پہر بھولسی نہ دیکھا مہ تابانکی طرف

گل عارض پہ نہ عاشق کہین بلبل ہوجائے
ڈر نقاب آپ چلی کیجیو ہین گلستانکی طرف

پیچ قسمت مین ہی شاید کہ پریشان ہونگا
دل اولجھکر ہی چلا کاکل جانانکی طرف

روح خوش ہوگی مری گر پھر گئی اونکے
آئینگے وہ کبھی گور غریبان کی طرف

کرچکا چاک گریبان جب اپنا مجنون
ہاتھ دوڑانی لگا دشت کے دامانکی طرف

ای جنون کیا چمنستان مین بہار آئی ہے
ہاتھ بڑھنے لگے جیب گریبانکیطرف

رحم دل ہین مجھی فورًا وہ رہا کردینگے
میری قسمت ہی تو اوٹھینگے زندانکیطرف

غیر کو بوسہ عارض کی اجازت جو ملی
پاس ہو بیٹھ گئی رخ جانان کی طرف

دیکھین گر ایک نظر کوچہ جانانکی بہار
بلبلین بہول کے بہی آئین نہ گلستانکیطرف

یا خدا خیر ہو بس یہ نہ آفت آسے
زلف جانان لب رنگین کے قرین ہی دیکہو

آج پہر جاتا ہی صبا و گلستان کیطرف
کیا دہوان دہار گھٹا آئی بدخشانکیطرف

چلنے دیتی نہین یہ آبلہ پائی سطوت
پاس سے دیکہتا ہون خار بیابانکیطرف

جو نہین نفس سول دوسرا سے واقف
میرے نزدیک نہین ہی وہ خدا سے واقف

ایسی بیرحم سے دل مینے لگایا افسوس
کہ ذرا بہی نہین جو مہر و وفا سے واقف

جانتے سب ہین محبت کا طریقہ لیکن
کوئی جز میرے نہین سمہ وفا سے واقف

حسن کیونکر ہو مرے بت کا پسندِ زاہد
وہ نہین غمزہ و انداز و ادا سے واقف

زلف دلدار مین آنکھون نے پہنسایا افسوس
دل طرح ہی نہ تہا دام بلا سے واقف

عشق تہا اوسکا مزا وصل کا پرہا حصول
درد تہا لیکن مگر تہی نہ دوا سے واقف

خون عشاق ہی ملتے ہین عوض مہندی کے
آج تک وہ نہ ہوی رنگ حنا سے واقف

ساتہہ غیرون کے نہین اب وہ نکلتے گہر سے
ہوتی جاتی ہین ذرا شرم و حیا سے واقف

پہیر لی آنکہ ہمارا دل شیدا لیکر
او دغاباز نہ تہی تیری دغا سے واقف

کہین اک ایسی حسین پر مرا دل آیا ہی
نہ تو آگاہ وفا سے نہ جفا سے واقف

آنکہین پتہرا گئین ای جان قریب آگئی موت
کان میرے نہ ہوی تیری صدا سے واقف

کیا کہلی بہید دہان و کمر جانان کا
کوئی ہوتا نہین اسرار خدا سے واقف

خار صحرا کو مرے آبلہ پا ہین عزیز
بعد مدت ہوی پانی سے یہ پیاسے واقف

معرفت حیدر صفدر کی ہی واجب تو دل
جو نہ جانے انہین وہ کیا ہو خدا سے واقف

باغ عالم مین نہ پہولے نہ پہلے ای سطوت
نہ ہوی ہم کبہی دنیا کی ہوا سے واقف

ردیف قاف

غزل

بندۂ عشق ہون کیونکر نہ کرون حبِ عشق
دیکھا جس سمت نظر آئی مجھے حضرتِ عشق

گھر سے میرے قدم چھونی مجنون آیا
لگئی جب مجھے صحرا کی طرف شدتِ عشق

مرتبہ اپنا سمجھتا ہون سوا شاہون سے
میری تقدیر سے ہاتھ آگئی ہے ثروتِ عشق

کسطرف جائین کہان اپنے چھپین عاجز ہین
جس جگہ ہم گئے موجود ہوئی حضرتِ عشق

ناتوانی مین جو فرقت کے اوٹھائی صدمے
ایسا تھا مجھ مین کہان ور یہ ہی طاقتِ عشق

اب ہی سامنی منعم کے حقیقت کیا ہے
دل غنی ہو رہا ہی پاس مری دولتِ عشق

حسن کی دید کرونگین نہ کبھی آنکھ ہو بند
مجکو آئینہ بنا دے اگر ای جرأتِ عشق

کیون پلاتا ہی مجھی جام شراب ای ساقی
مین نہین آپ مین طاری ہی بہت غفلتِ عشق

تلخ کامی کا مزہ جسکو مقدر مین ہوا
بس وہی شخص کو اللہ نے دی نعمتِ عشق

خوبصورت جو زمانی مین ہین بربادہون
یا خدا انکو دکھانا نہ کبھی صورتِ عشق

رات دن مین جو جبینونہین رہا کرتا ہون
قیس و فرہاد سے بڑھکر ہوئی ہی شہرتِ عشق

ٹھوکرین خوب ہی کہلوائین مجھے گلیونکی
واہ ہی آپ سی امید یہ ای حضرتِ عشق

خوب ہی روز ازل قطع ہوا تھا یہ لباس
جسم خاکی پہ مری ٹھیک ہوا خلعتِ عشق

کون اسنی پہرایا ہی بیابانون مین
دیکھون اب لیکر کہان جائی مجھے شدتِ عشق

بڑھ گیا ہی خفقان مین نہین قابل اسکے
مجھپہ احباب لگاتی ہین عبث تہمتِ عشق

کیا مزا اسمین ہی ذلت کی سوا ای سطوت
خواب مین بھی نظر آئی نہ مجھے صورتِ عشق

کسسے کہون کٹی ہی تڑپ کر شبِ فراق
دکھلائی پھر نہ مجکو مقدر شبِ فراق

ای ماہرو جو تجکو نہین دیکھتا ہون مین
واللہ کاٹتا ہون مجھی گہر شب فراق

یارو تڑپ تڑپ کی بسر کی ہو روز ہجر
موت آئیگی جیونگا نہ دم بھر شب فراق

تو کیون ہی بیقرار گذرتی ہو دل پہ کیا
پوچھا نہ ایک دوستنی آکر شب فراق

جنبش اون ابرون کی جو یاد آگئی مجھے
دو چل گئی کلیجہ پہ خنجر شب فراق

یاد آئیگا ترا قد موزون جو باغ مین
نالی کرونگا زیر صنوبر شب فراق

جب دیکھتا ہون ماہ شب چاردہ کو مین
آتا ہی یاد عارض دلبر شب فراق

رویا لہو جو دست حنائی کی یاد مین
تر خون سی ہو گیا مرا بستر شب فراق

آئی نہ مجکو نیند نہ چین ایک دم ملا
پوچھو نہ کچھ بسر ہوئی کیونکر شب فراق

ہر ساعت ایک مہینہ تہا ہر پل تہا اک پہر
مجکو تہی اک برس کے برابر شب فراق

اوس ماہوش کے دانت جو یاد آگئی مجھی
تا صبح مین گنا کیا اختر شب فراق

پہلو سی نکلون مین جو مجھی روسیے نہ آپ
کہتا ہی مجھ سی یہ دل مضطر شب فراق

اوس شمعرو کی یاد مین سطوت بیان ہو کیا
کسطرح مینی کاٹی ہی رو رو کر شب فراق

ردیف کاف

غزل

نہ طاقت آئی مری جسم زار کے نزدیک
نہ صبر آئے دل بیقرار کے نزدیک

ہماری ہاتھ پہونچنی لگے گریبان تک
جنون دن آگئی فصل بہار کے نزدیک

ہجوم غم نے مری ملک دل مین آکے کہا
خوشی نہ آئے گی اب اس دیار کے نزدیک

عجیب چہچہی کرتی ہی باغ مین بلبل
دن آگئی ہین جو فصل بہار کے نزدیک

شکست ابلق لیل و نہار کو دنیا
یہ ایک کہیل ہے اوس شہسوار کے نزدیک

بھلا فقیر سے کیا بادشاہ کو مطلب
وہ کیونکر آوینگے مجھ خاکسار کے نزدیک

خم و سبو جو بھرے بھی ہین ساقیا تو کیا
نہین کچھ اصل ہے مجھ بادہ خوار کے نزدیک

غبار اوڑکے ہوا سے مرا تصدق ہو
وہ آئین گر کبھی میری مزار کے نزدیک

بہشت سے بھی ہین بہتر اوسے سمجھتا ہون
مزار ہے جو مرا کوے یار کے نزدیک

جو روز حشر گناہونکو میرے عفو کرے
ہے اصل کیا مرے پروردگار کے نزدیک

جو رخکو پھول سے تشبیہ دی ہے شاعر نے
گناہ گار ہے اوس گلعذار کے نزدیک

سنگھادو لاکے جو بو زلف یار کے مجکو
یہ بات کیا ہے نسیم بہار کے نزدیک

پھنسیگا دام مین ایسا کہ پھر نہ چھوٹیگا
جو دل گیا مرا گیسوے یار کے نزدیک

ضعیف لاکھ ہے آجاینگی توانائے
اگر وہ آئینگے بیمار زار کے نزدیک

رہینگے کوچۂ جانان مین حشر تک پس دفن
ہوا نہ آئے ہمارے غبار کے نزدیک

حرارت تپ فرقت سے خشک ہو جائے
مین جاؤن گر شجر سایہ دار کے نزدیک

نجف مین دفن وہ ہوتا ہے جا کے اے سطوت
جو نیک بندہ ہے پروردگار کے نزدیک

فرقت نے تیرے دل کو ستایا بیان تلک
آیا کمال ضبط مین شکوہ زبان تلک

اسیری تونے قدر نہ کی میری واہ وا
تجھسے عزیز مینے نہ کی اپنی جان تلک

اسد رہ آگ عشق کی دلمین بھڑک گئی
جل بجھکے خاک ہوگئی سب استخوان تلک

جبر اختیار مین بھی کرونگا تمام عمر
دیکھون ستم وہ مجھپہ کریگا کہان تلک

آزردہ مجھسے کیا سگ دلدار ہے ہوا
آکر نہ کہا یا اوسنے مری استخوان تلک

بارگناہ سر پہ جو تھا تھک کے رہگیا
افسوس مین پہنچ نہ سکا کاروان تلک

رسوائیون کا آپکی اسد جو تھا خیال
دل جلگیا پہ منہ سے نہ نکلا دھوان تلک

صیاد پر کتر کے رہا کیون کیا مجھے
مین کسطرح سے جاؤن بھلا آشیان تلک

کھینچی جو ایک سینہ سے آہ شرر فشان
چھالی ہزارون پڑ گئی دل سی زبان تلک

کیا کیا تمہاری ظلم نہ دل پر سہا کیے
لائی مگر نہ حرف شکایت زبان تلک

روندا سوار ہو کے زر سپر یہ کیا کیا
اوسنی مری لحد کا مٹایا نشان تلک

دفتر شکایتون کے ہین صد پا بہر ہوے
ہین چال دلکا اونکو سنا دن کہان تلک

یان فرط ضعف جاؤنگا مین کیونکر اونکی پار
وان جو نزاکت آئینگی وہ کیا یہان تلک

اٹھائینگے یقین ہے سب قدسیون کے دل
نالہ پہونچ گیا جو مرا آسمان تلک

سائل کو ہ طلب کیے سطوت جہانین سے
کیا لطف ہو سوال جو آیا زبان تلک

ردیف کاف فارسی

غزل

سوز غم فرقت سی دل و جان مین لگے آگ
دامن سی جو بہڑکی تو گریبان مین لگی آگ

کیا اوج پہ ہی شعلہ رخسار تمہارا
جب عکس پڑا مہر درخشان مین لگی آگ

کیون دل نہ جلے ہجر مین گلگشت سی گلچین
ہین پہول کہلی ہی گلستان مین لگی آگ

تعریف جو کی گیسوی جانان کی چمن مین
یہ رشک ہوا سنبل پیچان مین لگی آگ

لالی جو لگائی لب گلرنگ پہ تمنے
دہوکا یہ ہوا مہر درخشان مین لگی آگ

مجھ سوختہ دل کو جو کیا قید جنون مین
آہین یہ اوٹھین خانہ زندان مین لگی آگ

مجھ سا کوئی دلسوختہ دیوانہ نہ ہوگا
آہون سی مری سارے بیابان مین لگی آگ

اوس شعلہ رخسار کا پہر عشق ہوا کیا
یارب یہ کہان سی دل نالان مین لگی آگ

طرفہ ہی شرارت وہ شفق دیکھ کے بولے
ہی رنگ نیا گنبد گردان مین لگی آگ

نکلا جو مری پاؤن کے چھالون سی لہو گرم
خار ایک طرف دشت کی دامان مین لگی آگ

تاثیر ہوئی سوز غم ہجر کی ایسے
آنسو جو بہی گرم تو مژگان مین لگی آگ

پوشاک جو پہنے ہوے ہین رخ پریزاد
عشاق مین غل ہے کہ پرستان مین لگی آگ

مین وہ ہون گنہگار کیے گرم جو نالے
کیا حشر کے دن دفتر عصیان مین لگے آگ

کیا معجزہ ہے شعلۂ عارض سے نمایان
اکدن نہ نقاب رخ جانان مین لگی آگ

بھڑکی جو ہین سینہ مین مرے آتش فرقت
سطوت پس مردن تن بیجان مین لگے آگ

ردیف لام

غزل

کسطرح شکر کرون حق مین بیان قاتل
میرے سر پہ ہے تری تیغ کا احسان قاتل

دل مین باقی نہ رہے ذبح کا ارمان قاتل
میری گردن پہ پہرا خنجر بران قاتل

بلبل جان کا نکلنا ہے نہایت مشکل
ہین گل زخم کہ پہولا ہے گلستان قاتل

وا نہین مہندی کے لگا ہے ان جو مجھکو تو نے
ہر گل زخم ہے تن پر گل خندان قاتل

دیکھ لیگا جو دم ذبح پریشان مرا حال
تو بہی ہوگا صفت زلف پریشان قاتل

میجان چھوڑ کے تو جاے گا تو غم ہوگا
دیدۂ زخم رہینگے مرے گریان قاتل

کیا ہے بعد وفا مین مری کچھ یاد آئین
میرے لاشہ پہ ہوا آکے جو گریان قاتل

مین وہ کشتہ ہون کہ ممنون ہون تا حشر تلک
دی اگر ہے کفن تیغ کا دامان قاتل

بعد میرے بہی کا نہ جفا مین کوئی
قتل کرکے مجہے تو ہوگا پشیمان قاتل

اپنے کوچہ مین مری لاش کو کر دینا دفن
آرزو ہے یہی میری یہی ارمان قاتل

سر ابھی کاٹ کے مین نذر کرون حکم جو ہو
دل کی کیا اصل ہے حاضر ہے مری جان قاتل

نکلا میرا کسا گلو کبھی خنجر بد سے
سخت جانی سے مری ہو گیا حیران قاتل

قتل ہونا مجھے منظور ہے خود کیا خوف
کیون ہو تلوار چھپائے تہ داماں قاتل

ہو اجازت تو گلے سکو لگاؤن مین ابھی
ہو تری تیغ مری سامنے عریان قاتل

عشق ابرو مین ہے شوق شہادت ہردم
سر یہ خم ہے طرف خنجر براں قاتل

سرخ دستار نہین فرق پہ یہ باندہی سے ہے
ہو تری سر پہ چڑھا خون شہیدان قاتل

مہندی ملنے کے لیے آئی ہے اب ہو کا بناو
ہو رہا ہے یہ مری قتل کا سامان قاتل

بنگی آنسو جو ٹپکتی ہین لہو کی بوندین
قتل پر میری تری تیغ ہو گریان قاتل

اسطرح پیش خدا حشر کے دن جاؤنہین
داہنے ہاتھہ مین ہو تیرا گریبان قاتل

بد گمانی مجھے ہوئی ذبح کے بعد ای سطوت
خوب دیکھا کیا پہرون تن بیجان قاتل

بیٹھا ہو نہین حسینون سے اپنا چھپائے دل
ڈرتا ہون دام مکر مین انکی نہ آئے دل

ہین عاشقو نکی خاک مین توڑے ملائے دل
تجھپر خدا کرے کہ کسی کا نہ آئے دل

تشریف لائیے جو کسی روز میرے گھر
آنکھین حضور پاؤن کے نیچے بچھائے دل

وہ گلبدن گلے سے ملے گر شب وصال
اسدرجہ ہو خوشی کہ پہولون سمائے دل

افسوس قیس و وامق و فرہاد مر گئے
اب داستان عشق کی کسکو سنائے دل

ہوش و قرار و صبر و خرد آپ لے چکے
اب کچھ نہین ہے پاس ہمارے سوا دل

سینہ پہ ہاتھہ درد کے باعث نہین رکھو
بیٹھا ہون ان حسینونسے اپنا چھپائے دل

پہلو کو چاک کرکے نکل آیا ہے صد مو
کب تک بھلا فراق کے صدمے اوٹھائے دل

کشتہ کیا ہے آپ نے تیغ نگاہ سے
دینا پڑیگا حشر کے دن خون بہائے دل

کہتا ہے ہوکے آپکی جانب مرا جگر
راحت ہے صدمے ہجر کے جو جو اوٹھائے دل

پوچھے تو کوئی اوس سے بھلا تجھکو کیا ملا
بیچارے عاشقون کے جو توڑتا ہے دل

ای ہجر دل یہ تجھ سے خاطر ہوا ہے خلق
پیدا ہوا ہے تجھ جہاں مین برائے دل

لوح مزار پہ ہے کندہ ہو بعد مرگ
اوس سنگدل سے کوئی نہ اپنا لگائے دل

نکلینگی آرزو مین تو ارمان آئینگے
خالی کبھی رہے گی نہ مہمان سرائے دل

ای یار جبین سے لیتے ہین ناز و ادا سے آپ
کسطرح آپکو کوئی عاشق دکھلائے دل

پہلو سے کوئی آج چرا کر ہے لے گیا
مین ڈھونڈھتا ہون پس یہی کہکے ہائے دل

مانند شیشہ ٹوٹا ہے سنگ فراق سے
ہنسنے سے ہی کانون سے آ پہنچی صدائے دل

سطوت وہ ایکدم بھی نہ ٹھہری ہمارے پاس
اونسے بیان کرنے کو تھے ماجرائے دل

چہچہے کرتے ہین کیا مرغ خوش الحان آج کل
ہم بھی چلکر ہون گلستان مین غزلخوان آج کل

کیا جنون کے ہاتھ سے دل ہے پریشان آجکل
دیکھنے جائینگے ہم سیر بیابان آج کل

پھر بنائی ہین وہ گیسوے پریشان آجکل
پھر ہمارے دل کے پھنسنے کا ہے سامان آجکل

ذبح ہوتے ہین چھری سے روز عاشق بیگناہ
مسلخ قصاب ہی کیا کوچۂ جانان آج کل

پھول کا کیا ذکر بلبل تک نہین اک باغ مین
ہے خزان کے ہاتھ سے ویران گلستان آجکل

خوش ہے دل میرا تو جلتے ہین رقیب روسیاہ
وہ پری پیکر ہے میرے گھر مین مہمان آجکل

ہر کس و ناکس کے آنے کی منا ہی ہو گئی
اوسکے دروازے پہ بیٹھے ہین نگہبان آجکل

وصل اک بلقیس وش کا ہے میسر رات دن
ای تیرے قسمت ملا تخت سلیمان آجکل

ہائے پیری مین نہین دیتا کسی کا کوئی ساتھ
ساتھ میرا چھوڑتے ہین میرے دندان آجکل

ہے مرے دل کی تڑپ سے برق کو شرمندگی
اور رونے سے خجل ہے ابر باران آجکل

دیکھتے ہی دیکھتے عشق و جنون کے ہاتھ سے
سیکڑون گھر ہوگئے آباد ویران آجکل

کیا جنون خیز آکی آئی ہے گلستان مین بہار
پھاڑ ڈالی باغبانون نے گریبان آج کل

اسعد ادہم ہو فرقت مین تیری کہان داغ
دیکھ دل ہے مرا سر و چراغان آجکل

ای صنم ہے لطف اپنے اپنے معبد چھوڑ کر
تیرے در کے مندے ہین گبر و مسلمان آجکل

شعلے میری آہ کے جاتے ہین سوے آسمان
کیون نہ حدت پر ہو خورشید درخشان آجکل

فصل گل آئی ہے مالا مال کیا کر دیا
ہے زر گل سے بھرا گلچین کا دامان آجکل

اپنے جوبن پر اکڑتے ہین جوانان چمن
طرفہ کیفیت پہ ہے رنگ گلستان آجکل

کس کا روے صفا اے سطوت مجھے آتا ہے یاد
جو مثال آئینہ رہتا ہون حیران آج کل

ہے اوس بیدادگر سے اب محبت آج کل
ظلم کی جسکی رسائی مین ہے شہرت آج کل

ہجر ہے دیکھی نہین اس مہ کی صورت آجکل
اسلیے بے چین ہے میری طبیعت آجکل

عاشقون سے اپنے تو کرتا نہین بیجا غرور
پاس تیرے حسن و خوبی کی ہے دولت آجکل

کوئی قصہ قیس کا آفاق مین سنتا نہین
ہے یہ میرے عشق کے دنیا مین شہرت آجکل

مجھسے آزردہ جو ہے وہ ساقی مہوش مدام
ہے شراب ارغوانی سے بھی نفرت آجکل

سامنے جلتی تھی جسکے شمع کافوری مدام
بے چراغ اونکی پڑی رہتی ہے تربت آجکل

بلبلین پوشیدہ ہین صیاد کو ملتی نہین
ہو گئی گلشن مین پھولونکی یہ کثرت آجکل

کس حسین نے اپنے چہرے سے اولٹ دی ہے نقاب
دیکھنے صورت چلی جاتی ہے خلقت آجکل

ترک کر دی ہے اطاعت اوس بت مغرور کی
ہم کیا کرتے ہین خالق کی عبادت آجکل

دل ہی دل مین جل رہے ہین کسقدر یار رقیب
ہے جو مجھپر کچھ تری چشم عنایت آجکل

کوچہ گردی کی ہے شاید ہو مین غیرونکے سنا
سانولی کیون ہو گئی چہرے کی رنگت آجکل

مین ہم آغوش مجھسے وہ امین صفائی کی نہین
دلمین اونکی کچھ نہ کچھ تو ہے کدورت آجکل

کینہ و بغض و حسد سے خلق مین ملتے ہین دوست
مثل عنقا کے ہے دنیا مین محبت آجکل

ہوگا سطوت کیا کسی کی زلف کا سودا ہمین
بڑھتی جاتی ہے ہماری دل کی وحشت آجکل

ردیف میم

غزل

گھر مین جب اسکو نہین پاتے ہین ہم
ہوش مین پھر ون نہین آتے ہین ہم

قدر کچھ تو نے نہ کی او بے وفا
دیکے دل کیا تجکو پچتاتے ہین ہم

گر وہ آج آیا نہین کل آئے گا
اپنے دل کو یہ سمجھاتے ہین ہم

خم جو پیری سے ہوے کہتا ہے سر
ہر قدم پر ٹھوکرین کہاتے ہین ہم

ہجر مین اوس شعلہ رو کی دوستو
آتش غم سے جلے جاتے ہین ہم

کیون بٹھایا پاس تو نے غیر کو
بزم سے تیری اوٹھ جاتے ہین ہم

اے مسیحا تو کبھی آتا نہین
ہجر مین تیرے مرے جاتے ہین ہم

ڈھونڈنے تیری کمر کو اے صنم
جانب ملک عدم جاتے ہین ہم

آسمان چرخ کے گردش ہے قہر
صورت دانہ پسے جاتے ہین ہم

وہ کہا آئی نصیحت کر تمام
واعظا اب میکدے کو جاتے ہین ہم

دوسرے سے دل لگائین کیا بھلا
اپنے عاشق تیرے کہلاتے ہین ہم

چھوڑ آتے ہین دل بیتاب کو
کوچہ جانان مین جب جاتے ہین ہم

آتش فرقت ہے بھڑکے اسقدر
کیا کہین اب تو جلے جاتے ہین ہم

کوئی بھی کرتا نہین تجکو خبر
در پہ تیرے جا کے پھر آتے ہین ہم

دم جو گھٹتا ہے شب فرقت بہت
سر کو دیوارون سے ٹکراتے ہین ہم

سنکے وہ کہتے ہین ملکر غیر سے
دیکھ کیسا تجکو تڑپاتے ہین ہم

آئیگا وہ گل شب وعدہ ضرور
بلبل دل کو یہ بہلاتے ہین ہم

اسقدر سطوت سے ہین رنج و غم

	نام سے فرقت کے تھراتے ہین ہم	

دل کو لگا چکے ہین جو اوس سیم تن سے ہم
واقف ہوے ہین عشق و محبت کے فن سے ہم

اوس بت کا ہوگا وصل ہمین کبھی نصیب
پوچھینگے آج جاکے کسی برہمن سے ہم

ہارو ہمن پہول کہتے ہین یہ رنگ دہر ہے
باندھے گئے ہین ہائے نکل کر وطن سے ہم

وہ رشک گل ہے پاس نہ ساقی نہ جام مے
مانند غنچہ تنگ ہین سیر چمن سے ہم

ہوگی ضرور پرسش اعمال قبر مین
منہ اسلیے چھپا کے چلے ہین کفن سے ہم

ملجاے ہمکو جامہ یوسف اگر کہین
بو سونگھ کر ملائین ترے پیرہن سے ہم

دیتے نہ دل تمہین کہ نہایت ہو بیوفا
محجوب ہوگئے مگر اپنے سخن سے ہم

غربت مین موت آئی تو اسکا نہین ملال
ہے رنج اسکا چھٹ گئے اہل وطن سے ہم

پیلین شراب آپ ہی منہ سے لگا کے خم
کیون جام مانگین ساقی پیمان شکن سے ہم

پایا دہان یار کا ای جوہری اوگال
لائے ہین اس عقیق کو ملک یمن سے ہم

آئی بہار خوب جوانی کا جوش ہے
دلکو لگائین جاکے کسی گلبدن سے ہم

مانند تیغ معرکہ مین سر کو خم کیے
قاتل کے سامنے گئے کس بانکپن سے ہم

گلچین کا ظلم دیکھ کے کہتی ہے عندلیب
یارب نکلکے جائین کدھر کو چمن سے ہم

او شوخ بہول کر بھی نہ ابدینگے تجکو دل
واقف ہوے ہین خوب ترے مکر و فن سے ہم

کہتا ہے دل ترے محبت ہمین سے ملے
باندھے گئے ہین زلف سیہ کی رسن سے ہم

جلد آ خدا کے واسطے دو بہر ہے زندگی
احسان ہو موت چھوٹین جو رنج و محن سے ہم

میرے سوال وصل کا دیتا نہین جواب
اے کم سخن تنگ ہین تیرے دہن سے ہم

خوشبوے زلف یار ہین ذلت سے نکہتی
بہتر نہین سمجھتے ہین مشک ختن سے ہم

کیا خار اٹھا رہی ہے گلستان مین عندلیب
خوش ہین جو وصل دلبر گلپیرہن سے ہم

	سطوت نجف مین ابکی جو پہونچاے گئے خدا	

آئینگے پھر نہ مرقد شاہ زمن سے ہم

ردیف نون

غزل

پریشان ہین بلا مین پھنسگئی ہین ہاتھ ملتی ہین ۔ گرفتاران دام زلف جانان کب نکلتی ہین
اونہین دل کیون دیا اسپر کف افسوس ملتی ہین ۔ رقیبون نکو میسر وصل ہم فرقت مین جلتی ہین
صدا دیتی یہ ہم بازار الفت مین نکلتی ہین ۔ کوئی معشوق لے بوسے اپنا دل بدلتی ہین
حسینان جہان افسوس دل عشاق کے لے کر ۔ بڑی بیدرد ہین کسطرح تلودن سی ملتی ہین
دکھو دل کو سرے آتش کی ایسا دکھایا ہے ۔ کہ بیتابانہ ہر ہر بات پر آنسو نکلتے ہین
عدم کا شوق ہی اکدن گلا رکھدینگی ہم جا کر ۔ کمر سی وہ لگا کر تیغ اکثر سے نکلتے ہین
گلی سی وہ لپٹ کر دیکھیو دیتے ہین کب بوسے ۔ مری دل کے خدا جانے یہ ارمان کب نکلتی ہین
رخ روشن کے ضو سی چاند ہو جاتا ہی شرمندہ ۔ وہ گھر سی چاندنی کی سیر نے جب نکلتی ہین
غضب ہے اپنی پہلو مین بٹھاتی ہین وہ غیرون کو ۔ مثال شمع ہم چپکے کھڑی محفل مین جلتی ہین
کسی سن حسین کے آنکھ کی پتلی جو دیکھی ہی ۔ مری آنکھون سی طفل تنک کیا گر کر مچلتی ہین
ہوا ہی عشق مجکو شعلہ رخسار جانان کا ۔ رقیب روسیہ کیا آج کل تو آگ جلتی ہین
جفائین انکی وہان سے حد زیادہ بڑھ جاتی ہین ۔ کہانتک ضبط اب ہیان بھی گلو سے نکلتی ہین
ہماری دل کی بیتابی بھی اک طرفہ قیامت ہے ۔ اولٹتا ہی زمانہ جب کبھی کروٹ بدلتی ہین
کبوتر اوس کی تک خط مرا کیا لے کے جائیگا ۔ سنا ہی منہ وہان تیغ پر فرشتون کے بھی جلتی ہین
تمہارے چاند سی صورت جو ہمکو یاد آتی ہی ۔ نہین پھر نیند آتی کروٹین شب بھر بدلتی ہین
بھلا کیا فائدہ ہی ای صنم جو مفت دین تمکو ۔ مگر ہان ایک بوسے پر دل اپنا ہم بدلتے ہین
غبار اوڑ اوڑ کے میرا اونکی دامن سے لپٹتا ہی ۔ جو وہ گور غریبان کی طرف ہو کر نکلتے ہین

وہ افشان اپنی زلفونپر لگاتی ہین تماشا ہی
ہوا ثابت اندہیری رات مین تارے نکلتے ہین

وفائین میری میرے بعد کیا یاد آئین ہین انکو
کیا تو قتل مجکو پر کف افسوس ملتے ہین

غرور حسن سے نازو ادا سے یار کہتا ہے
مجہے پروا نہین جو عاشقونکے دم نکلتے ہین

ٹہر جاؤ کوئی کہدے عدم کے جانے والون سے
چلینگے ساتھ ہی ہم بہی ذرا کپڑے بدلتے ہین

کسیدن فاتحہ پڑہنے نہ آئے میری تربت پر
ادہر ہر روز وہ ہمراہ غیرون کے نکلتے ہین

زیارت کو حسین ابن علی کی جا کے اے سطوت
پہر آئے لکہنؤ مین کیون کف افسوس ملتے ہین ؎

سدا ورد زبان محبوب کا ہم نام کرتے ہین
خدا ہو جس سے راضی عشق مین وہ کام کرتے ہین

دکہا کر حسن دل چہینا بنایا اپنا دیوانہ
مزا یہ ہی کہ اب خود ہی مجہے بدنام کرتے ہین

حسینونمین ہو شہرت اے صنم یوسف ثانی کی
سخاوت کرکے سب دنیا مین اپنا نام کرتے ہین

جمال یار پہرون دیکہتے ہین خط نازین
ہمین تو رشک آتا ہی فرے حجام کرتے ہین

کسی نے گر مجہے پوچہا تو بولا ہنس کے وہ قاتل
لحد مین پاؤن پہیلا ہوئے آرام کرتے ہین

کرینگے قتل گر یا گیسوون سے دیکہین کس کس کو
نکہرتے ہین الہی خیر وہ حمام کرتے ہین

کیا گر مایہ دار اللہ نے مل جہک کے مفلس سے
کہ شیشے میکدے مین مے سے مملو جام کرتے ہین

نہین ہوتی ہے آرائش سے فرصت رات دن انکو
کبہی کپڑے بدلتے ہین کبہی حمام کرتے ہین

کبہی افشا نہوتا راز عشق اپنا زمانے مین
نکلکر آنکہ سے آنسو ہمین بدنام کرتے ہین

قدم اوٹہتا ہے جسکا کربلا کے سمت اے سطوت
رقم فورًا فرشتے زائرون مین نام کرتے ہین

ہے غضب چاہنے والون پہ جفا کرتے ہین
ہونگے معشوق نہین بدنام برا کرتے ہین

اپنے عاشق پہ ستم جور و جفا کرتے ہین
رحم آتا ہے او نہین خوف خدا کرتے ہین

جہان بابا نکا نہین خوف ذرا کرتے ہین
منہ سے جو کہتے ہین عاشق بجا کرتے ہین

توڑا افسوس نہ کی قدر ہماری ظالم | جان و دل تجہپہ محبت مین فدا کرتے ہین
کیون نہ اشعار ہون اپنے صفت سلک گہر | در دندان حسینان کی ثنا کرتے ہین
للہ الحمد محبت نے دکھائی تاثیر | وہ کہانی مری اب دل سے سنا کرتے ہین
ظاہر الفت کو جو کرتا ہون تو کہتا ہے وہ شوخ | ایسے عاشق مرے ہر روز بنا کرتے ہین
عشق انکو بھی کسی کا ہو شاید اے دل | قصۂ لیلی و مجنون وہ سنا کرتے ہین
غیر کے ساتھ وہ آتے ہین عیادت کے لیے | درد دل کے مرے کیا خوب دوا کرتے ہین
اے پری تو نے یہ سیکھا ہے غضب کا افسون | لوگ دیوانے ترے روز بنا کرتے ہین
سب مین مشہور کیا ہے کہ یہ عاشق ہے مرا | آپ ہی اپنے کو بدنام کیا کرتے ہین
قابل رحم جو ہے حال شب ہجر مرا | دشمن جان بھی مرے حق مین دعا کرتے ہین
جان دینے کو کہا مینے تو بولا وہ شوخ | کبھی دیکھا نہین ہمنے یہ سنا کرتے ہین
کیون نہ دنیا مین لقب ہو ستم ایجاد انکا | اپنے عاشق پہ نئی روز جفا کرتے ہین
سر مرا دیکھیے کب تن سے جدا ہوتا ہے | قید غم سے مجھے کب آپ رہا کرتے ہین
اسطرف غیر جا ملتے ہین ان ہاتھون سے | اسطرف ہم کف افسوس ملا کرتے ہین
نظر آتے تو کرین بلبل شیدا کو اسیر | اسلیے باغ مین صیاد پھرا کرتے ہین
بیچا ہو جیسے منظور وہ بیچے ہا کر | ایک بوسہ پہ وہ دل مول لیا کرتے ہین
جان تک مجکو نہین ہے بخدا اونسے عزیز | وہ جو دل لیکے مکرتے ہین برا کرتے ہین
ظلم کی اونسے نہین مجکو شکایت ہرگز | جو مرے حق مین وہ کرتے ہین بجا کرتے ہین

جز غم سبط نبی کوئی نہ غم ہو سطوت
اپنے خالق سے یہی روز دعا کرتے ہین

عشق مین دل کے تڑپنے سے پریشان ہین ہم | کیا کرون اسکا علاج آپ ہی حیران ہین ہم
جوش وحشت ہے ترے ہجر مین نالان ہین ہم | شام سے شکل سحر چاک گریبان ہین ہم

یار کے پاس سے خط آیا نہ قاصد آیا — حال کچھ بھی نہین معلوم پریشان ہو نہین

زلف کی چھوڑ پہ کیون حکم اسیری ہی مجھو — اس خطا پر تو نہین قابل زندان ہو نہین

کوئی یہ جاکی مری رشک چمن سے کہدو — باغ عالم مین کوئی آنکا مہمان ہو نہین

کیا عجب گھٹ کی نکلجاے جو تن سے مرا دم — آج بیچین بہت ای شب ہجران ہو نہین

ظلم تھا اونکا گوارا تو شکایت کیون کی — یہ سبب ہی جو بہت دلمین پشیمان ہو نہین

مانگتی ہو جو مرا دل تو کرو وعدۂ وصل — مفت مین دیدون کچھ ایسا نہین نادان ہو نہین

اپنے گھر مین اوسی کسطرح بلاؤن ای دل — کوئی سامان نہین بے سر و سامان ہو نہین

برق ترسیدہ ہوئی ہی مری بیتابی سے — ابر ہوتا ہی خجل جیسے وہ گریان ہو نہین

نظر لطف و عنایت سے جو دیکھا تمنے — اب کسی چیز کا ہرگز نہین خواہان ہو نہین

گالیان دے چکے بس اپنی زبان بند کرو — میرے منہ سے بھی نہ کچھ نکلی کہ انسان ہو نہین

دل یہ کہتا ہی شب ہجر مری سینہ مین — کوئی ارمان نہ نکلا وہ پر ارمان ہو نہین

ایک ہی وار مین سر تن سے کیا تونے جدا — او ستمگر بخدا بندۂ احسان ہو نہین

بوسہ ای یار سد مصحف عارض کے لیے — عاشقو نہین ترے اک صاحب ایمان ہو نہین

عشق مین مجکو حکومت تو اوسے حسن پہ ناز — گر وہ محبوب ہی ہی تو سلیمان ہو نہین

اوسکی پھولون کے ہین گل کھاے یہان تکسے ترے — سر سے اب تا بہ قدم تک گلستان ہو نہین

عارض صاف ترے جیسے نظر آتے ہین — شکل آئینہ ہے سکتہ کبھی حیران ہو نہین

یارکو کاغذ ابری پہ جو لکھا نامہ — ہے اشارہ کہ ترے ہجر مین گریان ہو نہین

بخت تیرہ مرا ہے فخر سے کہتا شب درد — کہ سیاہی مین جواب شب ہجران ہو نہین

سرخ پوشاک جوانی مین جو پہنی اوسنے — ہنسکے بولا ہمہ تن لعل بدخشان ہو نہین

میری پر درد صدا غیرت گل سنتے ہین — چمن دہر مین وہ بلبل نالان ہو نہین

آنکھ دشمن جو نہین مجھسے ملاتے سطوت

جانتے ہین کہ غلام شہ مردان ہو نہین ہہ

جان اپنی نثار کرتے ہین
ہم تجھ دل سی پیار کرتے ہین

جب کسی بت کو پیار کرتے ہین
شکر پروردگار کرتے ہین

جگر و دل فگار کرتے ہین
تیر مژگان شکار کرتے ہین

تجب وعدہ وہ نہین آتے
موت کا انتظار کرتے ہین

ہنسکے وہ شوخ مجھ سی کہتا ہے
آپ کیا مجکو پیار کرتے ہین

آپکے گیسوٶن کے خوشبو پر
مشک و عنبر نثار کرتے ہین

تیری موج شراب سی ہم مست
بطرے کا شکار کرتے ہین

ضد ہی ہم سی ہوا کے مجھو کو تو
گل جو شمع مزار کرتے ہین

غیر سی کہیلتی نہین گیندا
وہ مجھی سنگسار کرتے ہین

کندنی رنگ پر ترے ای یار
نقد دل ہم نثار کرتے ہین

دل چرایا ہے جب سے عاشق کا
نہین آنکھین وہ چار کرتے ہین

روز ہم تجکو ای شہ خوبی
یاد بے اختیار کرتے ہین

غمزہ و ناز پر ترے ای جان
جگر و دل نثار کرتے ہین

ناصحا ضد سی تیری صبح و مسا
ہم سدا ذکر یار کرتے ہین

دلمین رہ رہ کے کیا ہے درد اوٹھتا
آہ جو بار بار کرتے ہین

تیری عارض پہ باغ مین بلبل
گل تر کو نثار کرتے ہین

توڑکر پہول باغ مین گلچین
دل بلبل فگار کرتے ہین

نیند آتی نہین شب فرقت
یاد جب وصل یار کرتے ہین

جب تجھی دیکھتی ہین ای ساقی
یاد فصل بہار کرتے ہین

تیر مژگان سی آپ وہ درپردہ
طائر دل شکار کرتے ہین

دی کے خط اوس سے نامہ بر کہنا
ہم ترا انتظار کرتے ہین

باتین کیا غیر سے ہین درپردہ
کیون وہ شغل ستار کرتے ہین

پھرہے اپنی عاشقون مین وہ
نہین مجکو شمار کرتے ہین

نعمتین اوسنے دی ہین ای سطوت
شکر لیل و نہار کرتے ہین

وہ ناز سے جو فلک کی طرف نگاہ کرین
فرشتے تھام کے دل اپنا آہ آہ کرین

وہ تازیانہ پڑے زلف کا کہ آہ کرین
سزا یہی جو رخ یار پر نگاہ کرین

وہ عشق باز ہین جس سے کہ رسم و راہ کرین
کبھی نہ ترک کرین عمر بھر نباہ کرین

تلاش پردۂ ظلمات کی جو راہ کرین
کوئی کہے خضر اوس مانگ پر نگاہ کرین

نحیف ہمکو کیا ہے یہ ہجر جانان نے
مجال کیا ہے جو کروٹ بدل کے آہ کرین

وہ عندلیب ہون پر درد اگر دو نالے
چمن مین غنچۂ گل بھی چٹک کے آہ کرین

خدا گواہ نہین اِنکے عشق مین راحت
کبھی نہ بھولے سے ہمتو بتون کی چاہ کرین

کیا ہے ضعف نے اسدرجہ بے حس و حرکت
وہ مجکو دیکھین تو میت کا اشتباہ کرین

ڈراسکے سے نہ واعظ رحیم ہے خالق
وہ بخشدیگا اگر لاکھ ہم گناہ کرین

چھپاتے پھرتے ہین اسواسطے تجھے ای دل
کہ ہم سے چھین کے تجکو نہ وہ تباہ کرین

یقین ہے زلزلہ آئے زمین شق ہو جاے
جو تیرے عاشق مضطر لحد مین آہ کرین

غم فراق مین یہ سختیان اوٹھائی ہین
قسم خدا کی نہ ہرگز بتون کی چاہ کرین

بھلائین عشق زلیخا کا خلق کو قصہ
ملے جو غیرت یوسف کوئی تو چاہ کرین

خدا نے حسن دیا ہے وہ ای صنم تجکو
جو دیکھین حضرت یوسف تو تیری چاہ کرین

خیال ہے نہ کہین ٹکرے ٹکرے ہو جائے
جو دلکو ہاتھ سے ہم تھام لین تو آہ کرین

بتونکا عشق جنونمین جو لاے جانب کوہ
تو سنگسار ہمین اوڑکے سنگ راہ کرین

فراق یار مین گر امتحان ہو منظور ۔۔۔ ابہی ہلا دین فلک کو جو دل سے آہ کرین
ہوا نباہ اگر پانچ سات روز تو کیا ۔۔۔ جو ہفتہ دوست ہوا اوسکی کبھی نہ چاہ کرین
مزا شباب کا ہرگز نہ ہو کا پیری مین ۔۔۔ بھلا خضاب سے بال اپنے کیون سیاہ کرین
کیا فراق نے تیرے یہ ناتوان ہمکو ۔۔۔ جو چند گام چلین بہی تو آہ آہ کرین
عجیب ناز سے اوسنے لگائین تلوارین ۔۔۔ دہان زخم سے ہم کیون نہ واہ واہ کرین
ابہی تو دیکھ کے چہرہ کی یاس رحم آئے ۔۔۔ حضور آپ جو میری طرف نگاہ کرین
ہوئی ہین بسمل تیغ نگاہ خوب ہوا ۔۔۔ جو مکرین بہی وہ تو آنکھون کو ہم گواہ کرین
قسم خدا کی سمایا ہی وہ حسین دل مین ۔۔۔ جو حور رہو تو نہ اوسکی طرف نگاہ کرین
کبھی جو چہرہ سے اپنے نقاب وہ اولٹو ۔۔۔ تو دل کو تہام کے عشاق آہ آہ کرین
جو مدعی بہی نہین ہم ثبوت مشکل ہے ۔۔۔ قتیل ناز و ادا ہین کسے گواہ کرین
اگر ہماری نقاہت مین شک کسی کو ہو ۔۔۔ تو آپ ہی کی نزاکت کو ہم گواہ کرین

حسینؑ ابن علیؑ کا رہے غم اے سطوت
سنین جب اوسکے مصائب تو دل سے آہ کرین

دل عشاق اوکہا ہی کیا برباد کرتے ہین ۔۔۔ ستم ایجاد ہر روز اک ستم ایجاد کرتے ہین
عبث بیداد کرکے عشق مین برباد کرتے ہین ۔۔۔ خدا سے ہم بتان دہر کے فریاد کرتے ہین
تمہارے عشق نے ہی کردیا زار و نحیف ایسا ۔۔۔ کلیجہ تہام کر ہم آہ حسرت فریاد کرتے ہین
ہمین کچھ فائدہ ہرگز نہ ہوگا ان حسینون سے ۔۔۔ عبث اپنی مباح [illegible]
حسین جتنے ہین دنیا مین نہایت بیمروت ہین ۔۔۔ [illegible] دل [illegible]
کبھی نزدیک اپنے غم کو آنے ہی نہین دیتے ۔۔۔ [illegible]
دیا ہی حکم میرے قتل کا جو اوس ستمگر نے ۔۔۔ جوانی پہ [illegible]
جو تمنے چھین کر دل میرا بیدل کردیا مجھکو ۔۔۔ یو ہین معشوق سب عشق کو کیا برباد [illegible]

نظر آتا ہی جوبن جب کسی معشوق کا ہمکو
تو پیری مین جوانی کو نہایت یاد کرتے ہین

رہا کرتے ہین ایسا پنجۂ میران محبت کو
ہماری حق مین وہ کیا دیکھیو ارشاد کرتے ہین

عداوت یہ نئی ہی انکا رستہ نہین دیتے
اوڑا کر وہ ہماری خاک کو برباد کرتے ہین

قفس مین بند کرتے ہین چمن سی لا کے بلبل کو
نہایت بےنسیم گل مین ستم صیاد کرتے ہین

منھ ڈر سے بوند نیر ہو کہین قہر خدا نازل
بتان دہر عاشق پر بہت بیداد کرتی ہین

بہت جب کوچۂ دلدار ہمکو یاد آتا ہے
تو جا کر بوستان مین نالہ و فریاد کرتی ہین

غنیمت ہی یہی جب دیکھتی ہین مجکو رنجیدہ
مجھی وہ وصل کا مژدہ سنا کر شاد کرتی ہین

ہمیشہ قربان ہوتی ہین کو کو کرکے گلشن مین
تجھی کو یاد ہم ای غیرت شمشاد کرتے ہین

بلا کا سامنا جب ہند مین ہوتا ہی ای سطوت
حسین ابن علی آکر مری امداد کرتے ہین

سر تکلف مدت سی ہون کچھ زور چلتا ہی نہین
اپنی گھر سی ہا مر وہ قاتل نکلتا ہے نہین

ای صنم بہر خدا مجکو دکھا دے اپنی شکل
ابتو میرا دل سبنھالی سی سنبھلتا ہی نہین

آپ کو کیون خوف بدنامی کا ہی ہیجان جان
عشق مین نالہ مری سینے سے نکلا ہی نہین

کردیا ہی عشق کی گرمی نے خشک ایسا دماغ
اب ہماری آنکھ سی آنسو نکلتا ہی نہین

فاتحہ پڑھنے کا تو کیا ذکر ہی ای بخت بد
میری مرقد کی طرف سے وہ نکلتا ہی نہین

ساتھ چھوڑا دوستون نے بھی چلا جب مین عدم
راہ ایسی ہی کوئی ہمراہ چلتا ہی نہین

قتل پر اوس ترک نے باندھی ہی اب ایسی کمر
زندہ کوچہ سی کوئی عاشق نکلتا ہی نہین

ہجر نے سب گرچہ آہین ہین ہماری پُر اثر
دل ترا او بت وہ پتھر ہی پگھلتا ہی نہین

ایک لحظہ آنکھ سی اوجھل تجھے ہونے نہ دون
کیا کرون مجبور ہون بس میرا چلتا ہی نہین

لا کے سمجھایا اوسی تو پاس غیرون کے نہ جا
رنگ اوس گل کے طبیعت کا بدلتا ہی نہین

بوسہ جب مین مانگتا ہون ہنس کے کہتا ہے وہ شوخ
کیسا سائل ہی کہ دروازے سے ٹلتا ہی نہین

دوستو فرقت سی بہتر ہے جو آئی مجکو موت
سخت جان ایسا ہون دم میرا نکلتا نہین نہین

جسطرح مین اوسکا عاشق ہون وہ عاشق ہو مرا
اوس سے دل کو مین بدلتا ہون بدلتا ہی نہین

ناتوانی نے یہ ای قاتل دکھایا ہو اثر
کند خنجر ہو کیا گردن پہ چلتا ہے نہین

پھر کیا آتا کسطرح قاصد یہان سے میرے پاس
اوسکی کوچہ سے کوئی زندہ نکلتا ہے نہین

ہین وہ کمسن شام ہی سے نیند آتی ہو انہین
وصل کی شب بھی کوئی ارمان نکلتا ہی نہین

وصل کی امید ہو کسطرح اوس بیرحم سے
جو فقط بوسہ سے دل میرا بہلتا ہی نہین

عشق مین اک گل کی ہو برہم کہانتک چمن ہون
دل سے یہ خار غم فرقت نکلتا ہی نہین

وحشت دل سوے صحرا کیون نہ لیجائے مجھے
کیا کہون دل سیر گلشن سے بہلتا ہی نہین

کربلا جانے کا ای سطوت ارادہ ہے ضرور
ہند مین اب دل کسی صورت بہلتا ہی نہین

دل یہ کہتا ہے حسینونکا گنہگار ہون مین
یہی باعث ہے جو زلفون مین گرفتار ہون مین

عشق مین غیر سے کہتا ہون اگر زار ہون مین
تیری آنکھون مین کھٹکنے کے لیے خار ہون مین

لے کے مین نقد دل آیا ہون ترے کوچہ مین
تو ہے گر غیرت یوسف تو خریدار ہون مین

نیند مین ہو کے وہ بیچین خفا ہوتی ہین
رات کو نالے جو کرتا پس دیوار ہون مین

تو عیادت کو نہ آیا کبھی ای رشک مسیح
ایک مدت سے تری ہجر مین بیمار ہون مین

جان حاضر ہے جو کہتا ہون تو کہتا ہے وہ شوخ
ہان اگر بیچیے دل کو تو خریدار ہون مین

دونون عالم ہین فراموش مجھے ای ساقی
نشۂ بادۂ الفت سے یہ سرشار ہون مین

چھٹنا مشکل ہے یہی دل کی صدا آتی ہے
پیچ مین زلف حسینان کی گرفتار ہون مین

آج ہو نذر مری جلد قبول ای قاتل
سر لیے ہاتھ پہ حاضر سر دربار ہون مین

قتل کیجیے مجھے یا دیجیے تعذیر ای یار
آپ کے دام محبت مین گرفتار ہون مین

عشق اک طفل برہمن سے ہوا ہے مجکو
ناصحا اسلیے پہنے ہوے زنار ہون مین

آپ آئی ہین مین تعظیم نہین کر سکتا
ضعف اوٹھنی نہین دیتا مجھی ناچار ہون مین

بوسہ بی حکم لیا اوسکی گل عارض کا
اسکی جو چاہین سزا دین کہ گنہگار ہون مین

اوسکی چتون کی ہین گل کہا ہی پیا تا تیغ
سر سی تا ناخن پا غیرت گلزار ہون مین

قبر مین شانہ ہلا کر وہ مرا کہتے ہین
ہہ نئی بات کہ تم سوتی ہو بیدار ہون مین

دوست دشمن سی جو بنتا ہون تو اس وضع کا سا
جھکنی مین مثل کمان کھینچی مین تلوار ہون مین

سر جو گردون سی کٹا ہی تو کھلی ہین آنکھین
ذبح کی بعد بھی یہ محو رخ یار ہون مین

دل دیا ہی اونہین اب خود وہ سمجھ جاوینگی
کیا کہون منہ سی کہ بوسہ کا طلبگار ہون مین

گر جراحت کوئی دیکھی تو کری اوسکا علاج
کیا کہون زخمی تیغ نگہ یار ہون مین

کیا کرون لی کی مین دو جام سبو بھر اے چرخ
غم کی خم روز چڑہاتا ہون وہ میخوار ہون مین

زرد رنگ روز اسی ہوتا [illegible]
پھر بہی آنکھین کا ہی یہ قول کہ نادار ہون مین

یار آئینہ سی کہتا ہے جو کرتا ہے بناو
سچ بتا حسن مین معشوقون کا سردار ہون مین

ہر چلانا مجھی سنگ دل [illegible] آج
اس [illegible] کی طرح طالب دیدار ہون مین

[illegible] دل [illegible] معشوقون نا صاحب
اب وہ کہتا ہی تری شکل سی بیزار ہون مین

[illegible] خدا [illegible]
دل سی [illegible] کا عزادار ہوا [illegible]

آئی جو موت حسرت دیدار یار مین
آنکھین کھلی رہین ہین ہماری مزار مین

سر [illegible] عیان ہو مرا جسم زار مین
جسطرح چھپتی آب ہی [illegible] مین

جو [illegible] آب [illegible] زبان یار مین
ایسی چمک کمان ہی [illegible] آبدار مین

مجھ مست کو کسی [illegible] کیا بہار مین
مصروف [illegible] ہون [illegible] شکار مین

وحشت [illegible] آمد فصل بہار مین
[illegible] کے مزار مین

وہ زار ہون کہ ہجر [illegible]
[illegible] آکر [illegible] مین

پہلو سے اوٹھہ کے شب کو جو وہ ماہ وش چلا | کیا کہیے اپنا دل نہ رہا اختیار مین
مہلت کہان تھی موت سے جو دیکھتے اوسے | پھر عیادت آئے تھے وہ احتضار مین
اے یار اس مزے کو نہ بھولین گے عمر بھر | پایا ہے ہمنے لطف جو بوس و کنار مین
تم اوسکو دیکھ لو تو ابھی چھوڑ دو چمن | یکتا ہے بلبلو مرا گل بھی ہزار مین
روشن ہوا جہان رخ پر نور یار سے | نکلا کبھی وہ گھر سے جو شب کے تار مین
گلچین کے سر پہ پھٹ نہ پڑا کیا آسمان | بلبل کا آشیان ہے اوجاڑا بہار مین
اچھی نہین ہے روز کی وعدہ خلافیان | دیکھو نہ فرق آئے کہین اعتبار مین
مین ہون نحیف جا نہین سکتا ہون اے صبا | پہونچا دے تو اوڑا کے مجھے کوے یار مین
مانند ابر چشم مری اشکبار ہے | بجلی کے ہے تڑپ جو دل بیقرار مین
اولجھن ہے پیچ و تاب سے تاتکو ہجر مین | دل جاکے پھنس گیا ہے جو گیسوے یار مین
کہتی ہین بلبلین کہ گلستان گل ہے مین | تازہ ہوے ہین داغ دل اپنے بہار مین
دیکھا بنا بنا کے تصور مین یار کو | سچ ہے بڑا مزا ہے شب انتظار مین
معشوق کو سکھاتا ہے یہ کج ادائیان | عادت ہے کیا بری فلک کج مدار مین
تسبیح تیرے نام کی جپتا ہون اے صنم | رہتا ہون رات دن مین اسی کی شمار مین
قاتل ترا ادب یہ دم ذبح بھی رہا | مطلق اوبہر انہین خنجر کے دھار مین
شاید اسے بھی دامن گل کی ہوا لگی | پرزے ہوا ہے اپنا گریبان بہار مین

سطوت ہوئی ہے آ نہ سرا اوسکی جو ہمکو یاس
ہے انتظار موت شب انتظار مین

جو ہین گلچین نے رکھے توڑ کر پھول اپنے دامان مین | کلیجہ شق ہوا بلبل کا یہ تڑپی گلستان مین
رفو دامن مرا ہو کس طرح اے پنجۂ وحشت | رکھا باقی نہ کوئی تار بھی تو نے گریبان مین
کرے گا اے پری دیوانہ تیرا جاکے گر آہین | یقین ہے آگ لگجائے ابھی صحرا کے دامان مین

وہی پہرتے ہین چہپے ہین گر خدا چاہی
مبارک ہو تجھے ساقی بہار آئی گلستان مین

سوا ہوتا ہی جب سودا تری زلف پریشان کا
تو دل بہلانے کو جاتے ہین عاشق سنبلستان مین

جو کی ہی باغبان نے قید صیادون نے آنیکی
خوشی سے چہچہے کرتے ہین کیا بلبل گلستان مین

مری محبوب کے در پر کیا کرتے ہین سب سجدے
نہین باقی رہا کچھ فرق اب گبر و مسلمان مین

خزان کی فصل آتی ہی ہوا اب چلی ایسی
نہ گلچین ہی نہ بلبل ہی نہ گل کوئی گلستان مین

ہماری روح خوش ہوتی ذرا بس اور کیا ہوتا
جو آتے فاتحہ پڑہنے کو وہ گور غریبان مین

یہ وحشت ہی بہلتا ہی نہین بستی مین دل میرا
ترا احسان ہوگا ای جنون لے چل بیابان مین

شب تاریک مین دل جبکہ مجنون وحشی کا گہبرایا
تو کین غولون نے روشن مشعلین آ کر بیابان مین

کوئی تدبیر ہو ایسی کہ ہو مسدود راہ انکے
گذر غیرون کا پہر ہونے لگا ہی کوچۂ جانان مین

بہت دل تنگ مثل غنچہ ہین گلچین کے ہاتہون سے
نشیمن بہی بنا سکتی نہین بلبل گلستان مین

چہپا ہی سبزۂ خط ہی نہایت خوف آتا ہے
نہ جا کر گر پڑے دل آپ کی چاہ زنخدان مین

نہین تہمتا جو ای بحر کرم منہ اپنے اشکون کا
ستارہ بخت کا آیا ہی شاید برج سرطان مین

لب رنگین پہ لطف اونکی بنا ذی مین جم آئی ہی
تماشا ہی گہٹا گہنگہور اوٹھی ہی بدخشان مین

ذرا سودائیو دیکہو تو فیض ابر بہاری کا
نہایت لطف ہی کیسون ہی سبزے سے بیابان مین

نہ پہر کر ہند مین آئینگے ہرگز یہ ارادہ ہے
اگر لیجائے کی تقدیر ای سطوت خراسان مین

ابر آیا تو عجب عید ہی میخوارون مین
لو مبارک ہو بہار آئی ہی گلزارون مین

ہم بہی مشہور شرابی ہوی میخوارون مین
مثل دل شیشہ لیے پہرتے ہین بازارون مین

اسقدر ظلم و ستم خوب نہین عاشق پر
آپ ہو جائینگے مشہور ستمگارون مین

ہم بہی نالے تری کوچہ مین کرین تو ہی بہار
عندلیبون کا بہت شور ہی گلزارون مین

اس زمانے کے عزیزون مین نہین ہی الفت
ہی اگر کچھ تو محبت کا مزا یارون مین

ہین رقیبون پہ سدا لطف و عنایات و کرم
اک ہمین ہین فقط ایجان گنہ گارون مین

کھو دیا مونہی کوئی تمکو نہ پوچھیگا یار
رشک یوسف ہو پہ ور روز نہ بازارون مین

محفل وعظ سے کیا کام ہمین ای واعظ
زندگی اپنی بسر کرتے ہین میخوارون مین

بلبلین ہر ورق گل پہ رقم کرتے ہین عشق
شکل خامہ ہوئی اسی وجہ سے منقارون مین

اس ستمگر کی محبت مین نکلجاے جو دم
نام میرا رہے مشہور وفادارون مین

گرا بہی تو نگہ لطف و کرم سے دیکھے
جان آجاے مسیحا ترے بیمارون مین

سکہ داغ سے سینہ جو خزانہ ہے بنا
ہوکے عاشق ترا مشہور ہون زردارون مین

مثل فرہاد ترے عشق مین سر کو پہوڑا
دل کی وحشت جو کبھی لے گئی کہسارون مین

دل کبھی اپنا نہ دیتے جو ذرا سن لیتے
آپ یکتا ہین زمانے کے ستمگارون مین

گو نقاہت تھی مگر مصر مین جا ہی پہونچی
تہی جو اوس غیرت یوسف کی خریدارون مین

منفعل اپنے گناہون سے بہت ہون غفار
بخشدینا مجھے ہون تیرے گنہ گارون مین

حشر مین آکے بچائینگے امام سطوت
کون ہے انکے سوا میرے مددگارون مین

نہین بہاتی جو سیر باغ تو صحرا مین جاتا ہون
وہان بہی دل نہین لگتا تو پہر گلشن مین آتا ہون

نہ گہبرا صبر کر اب روز دل کو یہ سناتا ہون
محبت کر کے مین تقدیر اپنی آزماتا ہون

شب فرقت ہے بے تاثیر آہین لب تک لاتا ہون
چلے آئین وہ شاید آج قسمت آزماتا ہون

نہایت حسن کا مشتاق اوس کوچہ مین جاتا ہون
نہین جب بانا ل دور ہی سے دیکھ آتا ہون

عداوت ہو ابہی تک دلین کہتا ہے وہ قاتل
نشان ہو قبر عاشق کا ادسی بہی مٹاتا ہون

لب رنگین کسکے آج مجکو یاد آتے ہین
عوض اشکون کی آنکہون سے جو خون دل بہاتا ہون

حسین تیور سا چڑہا کر اپنے منہ کو پہیر لیتے ہین
کبہی جاکر جو اپنے دل کی بیتابی سناتا ہون

ہوئی تقصیر کیا وہ شعلہ رو کہتا ہے جو مجسے
کہ کیسا سامنے غیرون کے ترے دلکو جلاتا ہون

گمان مجنون کو ہوتا ہی کہ آئی وحشت مین ہی ہم
مین وحشی جب کبھی صحرا مین جاکر خاک اوڑاتا ہون

کہون راز محبت کیا سناؤن حال دل کیونکر
کسی دن مین نہین ونگو اکیلا گھر مین پاتا ہون

کف پا کی حنا کا جب سے ہی منظور نظارہ
وہ آتا ہی تو مین پر قدم آنکھین بچھاتا ہون

مرا خط دیکی ای قاصد زبانی یہ بھی کہدینا
تجھی مین یاد کرکے اشک آنکھون سے بہاتا ہون

نقاہت اسقدر ہی بات تجھسے کر نہین سکتا
قسم تیری نزاکت کی تری نازون کی کھاتا ہون

مرا صیاد ہی کیا شوخ کہتا ہی گلستان مین
پھنسینگے بلبلین پھندا رگ گل کا بناتا ہون

مرا دل تاک کر وہ صید افگن ہنسکے کہتا ہی
ابھی تیر نظر سے یہ نشانہ مین اوڑاتا ہون

حسین ابن علیؑ کا حال جب سنتا ہون اے سطوت
گریبان چاک کرکے سر پہ مین خاک اوڑاتا ہون

کوئی جہان مین مجھ سے سوا ناتوان نہیں
بیہوش ہون تحمل خواب گران نہین

پیری مین مجھکو ڈر ترا اے آسمان نہین
کیا میری آہ تیر نہین قد کمان نہین

یار و خدا کی شان ہی حسن بتان نہین
تعریف کیا کرون کہ مجال زبان نہین

اک بوسہ دیکے آپ ہی دل کو خرید لیجیے
بازار عشق مین مرا سوداگران نہین

مسجد مین زاہد آئین تو رند کو نہ راہ دو
یہ خانۂ خدا ہی تمہارا مکان نہین

مین نے شراب مانگی تو بولے بگڑ کے وہ
گھر میرا ہی فروش کی صاحب دکان نہین

اک نکلی آرزو تو گئی آئین حسرتین
خالی ہمارے دل کا حسینون مکان نہین

رسوائیون کے خوف سے اللہ ری میرا ضبط
دل جل رہا ہی سینہ مین لیکن دھوان نہین

جب پوچھتا ہون بوسہ دیجیے گا مجکو بھی
انکار ہی زبس دل سے وہ کہتی ہین ہان نہین

زاہد بہشت سیر و بے کوئی یار سے
تیری طرح سے خواہش سیر جنان نہین

کیا حال پوچھتے ہین کہ درد دل کا آپ
کیونکر کہون زبان سے تاب بیان نہین

رخسار مثل گل ہی تو بیمو لو نہ کبھی
وہ کونسا ہی باغ کہ جسکو خزان نہین

باغ جہان مین رہتا ہون خار پوش مین
بلبل وہ ہون کہ میرا کہین آشیان نہین

مین مرگیا ہون اور وہ زندہ سمجھتے ہین
اونکی طرح جہان مین کوئی بدگمان نہین

عاشق حلال صبح شب وصل کیون نہ ہو
گردن کو اک چھری ہے صدا اذان نہین

لب بند ہوگئے مرے سن سنکے گفتگو
معشوق آپ سا کوئی شیرین زبان نہین

تار نظر کا سایہ نظر آئے کس طرح
کیونکر کہے کہ اونکی کمر کا نشان نہین

مین باغ مین وہ بلبل بکیا ہون یا غیاث
قابل اجاڑنے کے مرا آشیان نہین

معشوق وہ دیا ہے کہ ہے کھیل تیغ ظلم
اے کم ستم سے باز تو اے آسمان نہین

برہم کیا بگاڑ دیا اونکی زلف کو
مرجھیگا اے صبا یہ تری شوخیان نہین

اے دل عجب ہے اوس ستم ایجاد کا گلا
معشوق کون سا ہے جو ایذا رسان نہین

ہمپر کیا ہے ظلم تو ایسا ظلم ہے
گردش ہے چین تجکو بھی اے آسمان نہین

پہلو مین دل کا ٹکڑا ہے پیکان [illegible]
آغوش مین مری جو وہ ابرو کمان نہین

اوس شعلہ وش کے عشق مین [illegible]
کچھ تن مین مثل شمع کے اجزا و استخوان نہین

مسطور ہے شعر کیا کسی شاعر کو ہو بھلا
اس فن کا اب زمانہ مین کوئی قدر دان نہین

آزردہ مجھسے وہ بت بیداد گر نہین
شکر خدا کہ آج تو درد جگر نہین

مین بار بار اونسے ہوا طالب وصال
اندھیر ہے کہا کہ وہ رات بہر نہین

مدت ہوئی نگاہ کو پہچانتا ہون [illegible]
چھپ رہے تیری لطف و کرم کی نظر نہین

بیچین ہو کے مجکو بلالین وہ آپ پاس
افسوس میری آہ مین ایسا اثر نہین

گھبرا کے کہہ رہا ہون ہر اک سے شب فراق
یارو یہ کیسی رات ہے جسکی سحر نہین

غش پر غش آرہے ہین یہ حالت تباہ ہے
اب مجکو ہوش ہجر مین دو دو پہر نہین

پہنچا ہوا ہے دور تک آہ [illegible]
تاب ہوا فلک [illegible] بالا [illegible] نہین

باندھی ہوی ہی ڈاب لگای ہوی ہی تیغ
کہتا ہی کون اوس گل تر کے کمر نہین ہی

تجکو عجب حسن ہی اللہ نے دیا
عاشق نہ ہو ترا کوئی ایسا بشر نہین

ساقی کے آتے ہی ہوی کیا مست بادہ کش
یہ لطف ہی کسی کی کسی کو خبر نہین

ہم اپنے دل کے شیشہ مین فورًا اوتار لین
محفل مین اوس پری کے غضب ہی گذر نہین

اوجھین تمہاری زلف کی سودی مین ہو رہی
یہ وجہ ہی کہ چین مجھے رات بھر نہین

کیا قتل عاشقان سے اوٹھایا ہی تمنے ہاتھ
تلوار آج کسلیے زیب کمر نہین

خط جاکے کسطرح سے بہلا دیگا نامہ بر
اوس تک سنا ہی مینے کسی کا گذر نہین

روتا ہون رات دن تری فرقت مین اے حبیب
کسوقت آنسوؤن سے مری چشم تر نہین

اب انتہا تمہاری تغافل کے ہو گئی
عاشق کوئی مرے کہ جیے کچھ خبر نہین

دل تنگ کیون نہ غنچے مون فصل بہار مین
مٹھی مین ہی یہ صرف کہ قابل تو زر نہین

سطوت زیادہ رنج ہی اس بات کا ہمین
مرتے ہین جسکے ہجر مین اوسکو خبر نہین

جو دیکھین خواب مین ترے بیمثال آنکھین
ختن سے آکے تصدق کرین غزال آنکھین

صنم کرینگے مرے دل کو پائمال آنکھین
ہوئی ہین نشہ مے سے جو لال لال آنکھین

بچھائین کیون نہ ترے زیر پا غزال آنکھین
انھون نے پائین کہان ایسی خوش جمال آنکھین

کیا تھا غصہ کسی مہ چشم پر شاید
غضب کے آج تمہاری ہین لال لال آنکھین

نری اودہر ای کمان وخت زبہ ڈالی آنکھ
نہ مجھپہ قہر سے تو ساقیا نکال آنکھین

یقین مجکو ہی پائی نگہ سے اے قاتل
کرینگی دلکو مری ہا مری پائمال آنکھین

سر نیا چھوڑین یہ کسطرح رشک سے بادام
خدا نے تجکو عطا کین ہین بیمثال آنکھین

چرا کے لے گئین دل میرا دید بازی مین
ستم ہی کر گئین مجھ سے غضب کے چال آنکھین

بہت زیارت حیدر کا شوق ہے سطوت

نہ بند ہون کہین ہنگام انتقال آنکھین ۔

جو تجھ سی عشق ہم ای گلعذار رکھتے ہین
رقیب دل مین عداوت سی خار رکھتی ہین

شراب پینے سے ہمکو یہ منع کرتا ہے زاہد
ازل سی شوق مۓ خوشگوار رکھتی ہین

مہ صیام مین زاہد کے جلانے کو
بغل مین شیشۂ مۓ بادہ خوار رکھتی ہین

کبھی نہ چھوڑینگے وہ میری طائر دل کو
سنا ہی مینی کہ شوق شکار رکھتے ہین

ہوئی ہو خط کے نکلنے سی کیون تم آزردہ
بتاؤ گل بھین پہلو مین خار رکھتے ہین

مکان عمر دو روزہ مین کیون کرین تعمیر
کہ ہم تو زندگی مستعار رکھتے ہین

تمہاری تیغ نگہ سے ہوئے ہین ہم مجروح
جگر بھی سینہ بھی دل بھی فگار رکھتی ہین

رفو کرینگے گریبان قیس مین جا کر
ہم اپنی جیب مین دو چار تار رکھتے ہین

مثال آئنہ ہین صاف دوست دشمن سی
کسی سی ہم نہین دلمین غبار رکھتے ہین

اگر تمہین نہ یقین ہو تو دیکھ لو منہ کو
مثال آئنہ دل خاکسار رکھتے ہین

ہزار درد جدائی ہو منہ سی اف نہ کرین
ہم اپنے دل پہ ابھی اختیار رکھتے ہین

عجیب کرتی ہین احسان ہماری روح پر
جو اسکے پھول بروے مزار رکھتی ہین

شراب کی ہمین ساقی کچھ احتیاج نہین
مۓ ولاۓ شہ ذوالفقار رکھتے ہین

تصور اوس رخ رنگین کا ہے سدا سطوت
نئی چمن کی نظر مین بہار رکھتے ہین

دہن کو اور زبان کو تیری ای دلبر سمجھتے ہین
اسے کوثر تو اوسکو ماہی کوثر سمجھتے ہین

خدا کو ای برہمن خالق اکبر سمجھتے ہین
جسے تو پوجتا ہے اوسکو ہم پتھر سمجھتے ہین

تکلف بر طرف ساقی ظروف مۓ کیا مطلب
فقیر مست ہین چلو کو ہم ساغر سمجھتے ہین

دل عشاق پر کیسا بتون نے کر لیا قبضہ
خدا کے گھر کو توبہ توبہ اپنا گھر سمجھتے ہین

اشارہ ہے یہ خال کعبۂ ابروے جانان کا
مراتبہ بلال و حضرت قنبر سمجھتے ہین

خضر کا دل نہ گھبرایا حیات جاودانی سے
نہیں مطلب سے خالی ان حسینوں کی محبت بھی
رسے آپ جاگے یون فرہاد و مجنون کوہ و صحرا مین
محبت سے او چھالا ہی مگر پا کیون ہی اے واعظ
اوبھی کرتی ہین یہ شب بھر اری سیری آہو نے
گئے ہین ہم سے چھپ کر غیر کے گہر آج وہ شاید
لب رنگین کو تیرے لعل مرجان سے نہ دی نسبت
نہیں کرنا گلا اوس مین ہرگز ظلم رسنے کا
جو ہم سمجھا رشتہ مین ہین جائے سیر دریا کو
اسی سوا پہو دیکھو دو ون ہاتھون سے چھپایا ہے
محبت ہے ہماری ہے تیا ہے بہت حالی
تمہارے دل نے … عشق مین … ایہا
شنیدہ حسرت … دیدہ
کہیے سنا … ہم … سر کے
دم رفتار … ہوتا ہے

جہان ہم چند دن کی عمر کو دو ہر سمجھتے ہین
اوسی کو چاہتے ہین جسکو اہل زر سمجھتے ہین
احاطہ سوا نہین ہو عشق ہم باہر سمجھتے ہین
تری عمامہ کو ہم رند بار سر سمجھتے ہین
سمجھ جسکو بالا فلک اختر سمجھتے ہین
تری بیتابیان ہم اوسکو مضطر سمجھتے ہین
اسی کنکر سمجھتے ہین اوسی پتھر سمجھتے ہین
وہی کرتے ہین سیر چمن جو بہتر سمجھتے ہین
حباب بحر کو اک دائرگون باغ سمجھتے ہین
تری ابرو کو اے سفاک ہم خنجر سمجھتے ہین
اوسی دیتو مین دل جسکو ہم کمبر سمجھتے ہین
شرار سوا اوٹھتی ہین سینہ کو ہم مجمر سمجھتے ہین
جہان کی خوبرویون سے تمہین بہتر سمجھتے ہین
کمینے ہین جو عالی ظرف کو کمتر سمجھتے ہین
تمہاری چال کو ہم فتنہ محشر سمجھتے ہین

لب دندان جانان کی کرین تعریف کیا سطوت
انھیں لعل بدخشان دانتو ہم گوہر سمجھتے ہین

اگرچہ کیسو روتا سوگ مین وہ پر کیہ ہین
سلسلہ وال مرا اوس گل یہ ہوا نو عاشق
پوچھا پہرتا ہون دنیا کے طبیبون سے یہ مین
… نہیں ہین دل لگا کر دیکھو

سیر گلشن جانے کا غم انکو ہوا ہے کہ نہیں
پر یہ معلوم نہیں تو بھی وفا ہے کہ نہیں
مرض عشق کی کچھ دوا ہے کہ نہیں
ان حسینوں مین بھلا قحط وفا ہے کہ نہین

کوچۂ یار مین پہونچا دی اوڑا کر مری خاک
گذرا سجا تر اای باد صبا ہی کہ نہین

تند خو تھا تجھے کیا رام کیا الفت مین
دیکھ نہ ی پہ صنم فضل خدا ہے کہ نہین

فاتحہ پڑہ کے مری قبر پہ وہ سکھتے ہین
ذات حق کو ہی بقا سب کو فنا ہے کہ نہین

غم مین بلبل کے ذرا دیکھ تو جا کر صبا
چاک ہر گل کا گریبان قبا ہی کہ نہین

دو قدم چل نہین سکتا ہو نہین ہی ضعف تسبا
دیکھ لین آ کے وہی لغزش پا ہی کہ نہین

جا کے خود خنجر قاتل پہ گلا رکھ دونگا
آزما دونگا مری آج قضا ہی کہ نہین

مردی زندہ ہوے اور مر گئی زندہ عاشق
چال سے اونکی نیا حشر بپا ہے کہ نہین

ساتھ اغیار کے بیخوف جو تم پہرتی تھے
مجکو بتلا دو تمہین پاس حیا ہی کہ نہین

ایک عاشق کا جو ہر روز بہاتا ہی لہو
ارے ظالم تجھی کچھ خوف خدا ہی کہ نہین

دل جو اک طفل برہمن پہ مرا آیا ہے
صاف ناقوس کی نالو مین صدا ہی کہ نہین

ماہ نو دیکھکے وہ ناز سے فرماتے ہین
سر تراشا ہو یہ ناخن پا ہی کہ نہین

دل ہی مانگا تھا فقط جان بھی دیدی تھی
اب بھی کیا جانئے وہ محبوب خفا ہی کہ نہین

حسن خالق نے حسینون کے سو انکو دیا
ای صنم دیکھ لے یہ شان خدا ہی کہ نہین

ملکی تلوون سے مری دلکو وہ فرماتے ہین
سچ بتا مجھ سے یہی اسکی سزا ہے کہ نہین

کثرت حسن جو ہی پوچھتے ہین خال سیاہ
تل بھی دہرنے کی رخ یار پہ جا ہی کہ نہین

کربلا جانے کا پہر قصد کرو لے سطوت
ہند مین دیکھو مضر آب و ہوا ہے کہ نہین

روشنی سو رخ مین ہی مہر منور مین نہین
جو چمک ہی تیرے دانتو مین وہ اختر مین نہین

دیکھ جا کروٹ بدلنا بھی بہت دشوار ہے
اب طاقت ہماری جسم لاغر مین نہین

روز جا کر مین منجم سے بھی ہون پوچھتا
کیون وصال یار کیا میرے مقدر مین نہین

تو عبث کرتا ہی میری سخت جانی کا گلا
دیکھ لے قاتل ذرا بھی باڑہ خنجر مین نہین

لے کے دل میرا لی آنکھ مجھ سے یک بیک
بیوفا ہی کچھ مروت میری دلبر مین نہین

زلف تیری سونگھتی ہی بن گیا میرا دماغ
سچ کہون ایسی تو خوشبو مشک و عنبر مین نہین

عاشقون کا خون بہانا کیا نہین منظور ہی
تیغ عریان آج کیون دست ستمگر مین نہین

پان کھانے سے ہین جیسے اونکے ہونٹہ لال لال
سرخی ایسی جوہری یاقوت احمر مین نہین

دل مین آتا ہی دو دیوار سے ٹکراؤن سر
لطف کیا ہی زندگی کا یار جب گھر مین نہین

سب نجومی کہتے ہین میرے ستارے دیکھ کر
ہای کچھ غم کے سوا تیری مقدر مین نہین

مجھ فقیر مست سے ساقی ہنسی اچھے نہین
اک ذرا سی بھی مئی گلرنگ ساغر مین نہین

جب سے تیری ہجر مین ہی رنج و غم کا سامنا
کوئی دنیا کی خوشی میرے مقدر مین نہین

بوسہ جب مینے لیا عارض ہوا ویسے ہی لبود
نازکی اسطرح کے تو اک گل تر مین نہین

عاشقون کی آہ کا ہوتا نہین ہرگز اثر
سختی ایسی بت تیرے دل مین ہی پتھر مین نہین

نور خالق نے تجھی بخشا ہے جیسا اے صنم
اسطرح کی روشنی خورشید خاور مین نہین

ہر طرح سے بات میری کاٹ دیتا ہی وہ شوخ
جو زبان مین اوسکے تیزی ہی وہ خنجر مین نہین

خیر رحم اللہ دے مجھ بادہ کش کو بھی شراب
ساقیا نقصان ترا کچھ ایک ساغر مین نہین

تیرے لاغر کا جو مردہ اٹھ گیا تو کیا ہوا
کہتے ہین باریک ہین اک بار بستر مین نہین

زر لٹا کر عشق مین ہم اسقدر مفلس ہوے
حال کیسا سایہ دیوار بھی گھر مین نہین

چھپتے ہین جا کر کہان قاتل تری بیداد سے
امن کا گوشہ کوئی دامان محشر مین نہین

ساقیا ہمکو مئے گلرنگ چاہیے پلا
اسطرح مینے مین ہی جو لطف ساغر مین نہین

بعد مردن اسلیے تابوت باہر تھے ہاتھ
دیکھ لین سب مال کچھ دست سکندر مین نہین

داغ دل سطوت کے ہین حد سے زیادہ مشتعل
ایسی سوزش آفتاب روز محشر مین نہین

کبھی جنون مین جو صحرا کی سمت جاتا ہون
تو قیس کو سبق عشق مین پڑھاتا ہون

مین خوش بیان جو ذکر باغ جاتا ہون
اگلون کے سامنے بلبل کے ہوش اوڑاتا ہون

مین اپنے عشق کا جب حال اوسے سناتا ہون
اکچھ آپ روتا ہون کچھ قیس کو رلاتا ہون

جو قرب غیر اوس آئینہ رو کو پاتا ہون
تو صاف آب خجالت مین ڈوب جاتا ہون

یہ شوق قتل ہے خنجر بکف جو پاتا ہون
اخوشی سے سامنے قاتل کے سر جھکاتا ہون

فنا کے بعد بھی جوش جنون دکھاتا ہون
کفن پہنتے ہی مین دھجیان اوڑاتا ہون

اونہین مین بھلکے اغیار مین جو پاتا ہون
مثال شمع سر بزم دل جلاتا ہون

وہ کہ رہے ہین کسی پر ہون زبان مین کیا
وہ بوسہ مانگتا ہے جسکو منہ لگاتا ہون

جنون مین جبکہ گریبان کہو متا ہے گلا
ہزارون دھجیان دامن کے مین اوڑاتا ہون

ہزارون سنگ حوادث فلک سے آتے ہین
کبھی جگر پہ کبھی دل پہ چوٹ کھاتا ہون

ہین ننگ شکر ندامت سے اب یہ حال
اگنہ وہ کرتے ہین تحریر مین مٹاتا ہون

بلند کرکے صدا مثل سائل در پر
کسی طرح سے بھی آواز تو سناتا ہون

مین اس جہان مین جہان ہون غم مین کیسی
جو مجکو غم بھی کھلاتا ہے یہ تو کھاتا ہون

خوشی ہے آمد فصل بہار کے ہے مجھے
کہ پیرہن مین نہین آج گل سماتا ہون

وہ ساتھ غیر کے سوتے ہین عین راحت سے
صبا کیطرح مین گلیون کی خاک اوڑاتا ہون

نظر کبھی نہ کبھی پڑ ہی جاے گی اونپر
مین آنکھ روزن دیوار سے لڑاتا ہون

وہ ہنسکے کہتے ہین قلب و جگر سنبھالیے آپ
نقاب ولٹ کے مین صورت ابھی دکھاتا ہون

تمہارے ناز غم ہجر آسمان کے ستم
جو اٹھ سکین نہ کسی سے وہ بار اوٹھاتا ہون

نہ ہوگا وادی الفت مین رہنما مجسا
جناب خضر کو بھی راہ مین بتاتا ہون

جہان مین وامق و فرہاد کا بھلا کیا ذکر
مین راہ عشق کی مجنون کو بھی بتاتا ہون

ہزارون ملتے ہین جب بوسہ گل رخسار
شب وصال مین پھولا نہین سماتا ہون

خیال کرکے مین اس شمع رو کا ہجر کے شب
بجھا ہوا ہے جو دل کا کنول جلاتا ہون

جہانمین توہی تو شیدا ہے حور ہے واعظ
گنہ ہے مین جو حسینون سے دل لگاتا ہون

اون آنکہون سے لب معجز نما یہ کہتا ہے
یہ مارڈالتی ہین جسکو مین جلاتا ہون

دل و جگر نہ ہی ہوش و عقل و صبر سہے
مین کچھ نہ کچھ تری کوچہ مین کہوکے آتا ہون

مین اپنے دل سے ہون ناچار ہو کیا **سطوت**
ہزارون جور و ستم یار کے اوٹہاتا ہون ۴

ڈہونڈہ کر ہم کوئی معشوق پریزاد کرین
اسطرح اس دل ناشاد کو اب شاد کرین

تہرے ہمتو یہان نالہ و فریاد کرین
یا وہ بزم مین اغیار کو دلشاد کرین

ضعف سے اوٹہ بھی تو سکتا نہین مین دیوانہ
طوق و زنجیر کو تیار نہ حداد کرین

پسلیون مین اسے پہلو مین نہان رکہتا ہون
چہین کر دل نہ مرا وہ کہین برباد کرین

جہاک کے یون زیست مین ہر ایک سے دل ہوا ناشاد
دوست تو کیا ہین عدو بعد فنا یاد کرین

فرد عشاق کی وہ دیکہ رہے ہین یارب
کیا عجب آج مرے نام پہ بہی صاد کرین

ہم ادہر صبر و تحمل مین ہو ہین مشتاق
وہ ادہر روز ہزارون ستم ایجاد کرین

قفس مین جو کرین نالہ پر درد اسیر
پہر یہ ممکن ہے کہ صیاد نہ آزاد کرین

یہ تو فرمایئے الفت مین یہی ہوتا ہے
آپ بہولین ہمین اور آپ کو ہم یاد کرین

ہون وہ بلبل جو پہڑک ہون تہ دام سے مین
قید ہے پہندے مین مجہے گیسوے صیاد کرین

رحم آیا ہو اونہین اپنے گنہگارون پر
سان پر تیز نہ تلوارون کو جلاد کرین

اپنے عشاق پہ اسقدر نہ کرا یہ ستم
تنگ آ کر نہ خدا سے تری فریاد کرین

شعر مین کوئی بیتابی دل کا جو پڑہا
بولے وہ آپ ذرا پہر اسے ارشاد کرین

ضبط عشاق پہ تاکید کیا کرتا ہے
دل سے کہینچین نہ کبھی آہ نہ فریاد کرین

حسرتین آرزوئین دلمین ہزارون ہین مقیم
گہر یہ مدت سے ہوا اوجڑا ہوا آباد کرین

سیکڑون دوست گئے ملک عدم اے **سطوت**

کس کا افسوس کریں کسکو بھلا یاد کریں

وہ جب پاس اپنے محفل میں رقیبوں کو بٹھاتے ہیں / مثال شمع ہم چپکے کھڑے آنسو بہاتے ہیں
چھپا کر ہمسے غیروں کو وہ اب گھر میں بلاتے ہیں / ہوا معلوم یہ ہمکو کہ در پردہ جلاتے ہیں
پئے تفریح جب وہ باغ میں تشریف لاتے ہیں / تو کیا کیا شوق سے نرگس کے پھول آنکھیں بچھاتے ہیں
اکیلا جب کبھی اوس شوخ کو رستے میں پاتے ہیں / ہزاروں منتیں کرکے ہم اپنے گھر میں لاتے ہیں
تمھاری چشم کے دیوانے جب صحرا میں جاتے ہیں / تو آہو فخر سے زیر قدم آنکھیں بچھاتے ہیں
خزاں کیا آگئی ویران ہو جائیگا کیا گلشن / نہیں معلوم مرغان چمن کیوں غل مچاتے ہیں
نقاہت کے سبب سے غش جو آتا ہے کبھی مجھکو / ترس کھا کر وہ زلف عنبریں کی بو سنگھاتے ہیں
حریصان زمانہ بھی عجب بیدرد ہیں دیکھو / درختوں میں ثمر آتے ہیں تو پتھر لگاتے ہیں
جنھیں معشوق ہمنے ایک مدت میں بنایا ہے / غضب ہے آج ہمکو جھڑکیوں میں وہ اڑاتے ہیں
سوال وصل جب کرتا ہوں ان سے تو کیا تماشا ہے / نہیں کچھ بولتے ہیں منہ سے چپکے مسکراتے ہیں
برائے فاتحہ آتے ہیں جب وہ میری تربت پر / قیامت ہے کہ پھولوں کے عوض تیوری چڑھاتے ہیں
گمان ہوتا ہے یہ مجھکو گھٹا سے چاند نکلا ہے / رخ پر نور سے زلف سیہ جب وہ ہٹاتے ہیں
ترے عشاق کو تسکین بھی ملتی ہے فرقت میں / بھڑکتی جب ہے دل میں آگ شکوے سے بجھاتے ہیں
نہیں شک ساقیا رندوں کے دریا نوش ہوتے ہیں / سبو تو ہے بھلا کیا چیز خم کے خم چڑھاتے ہیں
جلے جب شمع سے محفل میں پروانے تو وہ بولے / عجب ہیں معشوق وہ عشاق کو یوں آزماتے ہیں
بڑا فرق اون میں اور عیسی میں ہے گر غور سے دیکھو / وہ قم سے زندہ کرتے تھے یہ ٹھوکر سے جلاتے ہیں

فرشتے پرسش اعمال جب کرتے ہیں اے سطوت
پئے امداد حیدر قبر میں تشریف لاتے ہیں

ہے خیال رخ نگار ہمیں / نظر آتی ہے نئی بہار ہمیں
کردیا عشق نے بیمار ہمیں / سر تک ہے بدن پہ بار ہمیں

آئی جنت مین کیا قرار ہمین
ہو تمنای کوے یار ہمین

ہار پھولونکے بہیجو عزیزون کو
اونکو کیا کیا دینے نہ خار ہمین

مے سے ساقی چکا دے بہر خدا
قتل کرتا ہے اب خمار ہمین

کیا کرین مال و دولت و املاک
زیست کا کب ہے اعتبار ہمین

نوک مژگان وہ نیش عقرب ہے
جس سے اک پل نہین قرار ہمین

جوش وحشت مین پیرہن ہر روز
نظر آتا ہے تار تار ہمین

ساتھ اپنے نہین وہ رشک چمن
خار ہے باغ کے بہار ہمین

کم نہین سرمۂ بصارت سے
کوچۂ یار کا غبار ہمین

شوق دیدار نے بنایا ہے
ہمہ تن چشم انتظار ہمین

جب سے اوس شعلہ رو کو دیکھا ہے
نہین سیماب سان قرار ہمین

ہم سے سینگے کریگا جبر جو تو
دل پہ اپنے ہے اختیار ہمین

ہو جنون عشق زلف مین تیغ غزال
نذر ہین نافۂ تتار ہمین

کیون جنان کی ہوس کرین سطوت
باغ جنت سے کوے یار ہمین

رتبہ گھٹا بلال کا سارے جہان مین
اوس مہ نے پہنی سونے کی بجلی جو کان مین

جام شراب جلد پلا بہر کے ساقیا
کانٹے پڑے ہوے ہین ہماری زبان مین

مانند سرو سبز ہوا ہاتھ مین قلم
مصرع لکھا جو اوس قد موزون کی شان مین

خون پی کے غیر رشک سے ہجائین جان جان بر
بھیجو گلوریان جو مجھے خاصدان مین

آبی قبا سے اوسکی مین دون کسطرح مثال
دو داغ مہر و ماہ کے ہین آسمان مین

اوس بت کے در پہ آکے گدا بادشا ہوا
بخشا ہے کیا خدا نے اثر آستان مین

کیا چرخ پر عیان شب اول سے ہے ماہ نو
بجلی عروس شام نے پہنی ہے کان مین

عاشق کا دل وہ کرتے ہیں گھایل ہر گھڑی | ہر قطرہ طلا کے ہو وینگی کمان میں

کاکل کا سا ہیں منہ کا ہیں ہو گیا گمان | جھالر جو پہنے زلف کے پاس وہ منہ کا نہیں

سطوت ہر ایک مصرع ترا موج آب ہی
دیکھی نہیں سے ایسی طراوت زمان میں

بلبلیں اس دور میں ہیں نالان باغمیں | چاک رہتا ہی ہر اک دل کا گریبان باغمیں

آکے وہ گل جو زلف عنبر فشان باغمیں | سنبلیں پیچان سر بسر ہی پریشان باغمیں

یاد قد میں آہ سوزان کی جو صبح رات کو | سرو گل جلکہ ہی سر چراغان باغمیں

کیونکہ ہر شبنم سدا پی آنکھ رہتی ہی لڑی | یاد آجاتی ہیں اوس گل کی جو دندان باغمیں

تیرے جلوے کو نہ دیکھ گر گل تماشا ہی سب | پھر سے آیا جو وہ سرو خرامان باغمیں

زلف سنبل نی سنواری سنکے آمد آپ کی | بہنی شبنم نی گلوں نی غلطان باغمیں

معجزہ دیکھا جو اوس گل کی لب جان بخش کا | پڑھکے کلمہ ہو گیا لالہ مسلمان باغمیں

آہ جبھی میری غنچہ دہن کی سنتے ہی | ہو گیا خاموش ہر مرغ خوش الحان باغمیں

باغبان ثابت ہوئی یہ شبنم کی قطروں سی ہمیں | دیکھو شیدا ہی ہر اک گل شب کو گریان باغمیں

صحبت گل ہم بھی کرتے بیچ گریبان چاک کیا | یاد آتا ہی جو ہمکو دلی جانان باغمیں

تن میں جو ہو وے منہ بستا ہو شراب ناب جو | کیفیت ہو گر میسر ہو جو سامان باغمیں

اسقدر نخوت نہ کر ای باغبان پچھتائیگا | فصل گل دو چار دن ہی اور مہمان باغمیں

سنتے ہیں گل کان دھر کے بلبلیں ہو تی ہیں مست
جبکہ پڑھتا ہی وہ گل سطوت کا دیوان باغمیں

ردیف واو

غزل

گیا جو آج اونہین حال دل سنانے کو
کہا کہ آئے کہان تم مری ستانے کو

بگڑ کے آج مرے گہر سے ہین وہ جانے کو
رقیب خوش ہون نہ کیونکر قضا ہے آنے کو

یہ بات کی ہی فقط خلق کے دکہانے کو
وہ آکے بیٹھے ہین لاشا مرا اوٹہانے کو

وہ آئے میری عیادت کو تو یہ فرمایا
یہ حال اپنا بنایا مرے دکہانے کو

پہر اسکے زلف سے کیون میرے دلکو پہینکدیا
کہ سر چڑہایا تہا کیا آپ نے گرانے کو

نہ دوستو نہین کوئی بعد دفن کے ٹہرا
لحد پہ شمع ہی آنسو فقط بہانے کو

سبب وہ کہ عاشق صادق جو دیہ جمع ہوا
کہا یہ کون ہین کیون آئے غل مچانے کو

جہان مین تو بہی ہوئی خانمان ار ہو صیاد
عبث اوجاڑا ہی بلبل کے آشیانے کو

بہت تمہاری وفا سے بعید ہی یہ بات
نہ آئے قبر پہ دو پہول بہی چڑہانے کو

ہلاک کرکے مجہے ہجر مین ہوئے نہ خجل
نشان قبر کا اب آئے ہو مٹانے کو

مجہے غش آئے الہی نہ صورت موسی
وہ اپنے رخسے نقاب آج ہین اوٹہانے کو

زیادہ ہوتا ہی جب شوق حج بیت اللہ
تو دیکہ آتا ہون اوس بت کے آستانے کو

شب وصال ہے شانے کی احتیاج نہین
ہمارے ہاتہ ہین زلفین تری بنانے کو

جفائین ہمسے بتون کے سہی نہین جاتین
کلیجہ چاہیے پتہر کا دل لگانے کو

یہ عیدگاہ مین عشاق سے تواضع کے
جہکی ہے تیغ تمہاری سے گلے لگانے کو

چمن سے پہینک نہ گلچین نشیمن بلبل
نہ تنکے چنتی پہرے آشیان بنانے کو

کسی مین بوے محبت نہین رہی سطوت
عجیب طرح کی گردش ہوئی زمانے کو

چہرہ اوس شوخ نے جسدن سے دکہایا مجکو
دل بیتاب یہ چین نہ آیا مجکو

مثل موسی کے نظر کی تو غش آیا مجکو
یار نے حسن کا جلوہ جو دکہایا مجکو

تیرے ہاتہون مین رقیبون نے لگائی مہندی
میری تقدیر نے یہ رنگ دکہایا مجکو

میں تو واقف ہی نہ تھا عشق و محبت سے کبھی
بیٹھے بٹھلائے دلا تو نے ستایا مجکو

کچھ خبر تجکو نہیں اے صنم پردہ نشین
دربدر تیری محبت نے پھرایا مجکو

ذبح کے وقت نہ تڑپا یہ مجھے آیا چین
تہ زانو جو ہین قاتل نے دبایا مجکو

واہ رے شوق ہوا سنتے ہی مین شادی مرگ
مژدۂ وصل جو قاصد نے سنایا مجکو

اے فلک اس سے ہوا تجکو بھلا کیا حاصل
میرے محبوب سے کیون تو نے چھڑایا مجکو

شوق صحرا کا ہوا پاؤن مین پہنی زنجیر
عشق گیسو نے یہ دیوانہ بنایا مجکو

استخوان تک سگ دلدار کے قابل نہ رہے
آتش عشق نے اسدرجہ جلایا مجکو

خوف سے زرد ہوا رنگ مرے چہرے کا
شب فرقت نے جو ہین آکے ڈرایا مجکو

خیر میخانے کی تقسیم کیے خم کے خم
تو نے اک جام بھی ساقی نہ پلایا مجکو

تجھپہ فرقت مین یہ احسان ہوا تیر اجل سے
تو نے دنیا کے بکھیڑون سے چھڑایا مجکو

غیر کے آگے مین کڑھتا ہون کیا خاک بطرح
اپنے پہلو مین جو اوس گل نے بٹھایا مجکو

پھر رقیبون مین کسی نے نہ اوٹھایا سطوت
رات کو بزم سے اونکی جو غش آیا مجکو

عشق ہوگا کسی نسرین حسین کا مجکو
ہے تپ لہو ع گل نرگس شہلا مجکو

ہوئی زنجیر سے پٹنے کی تمنا مجکو
ہو گیا الفت گیسو مین یہ سودا مجکو

قاصد اونکو یہ بیٹھا ہے نہ پہونچی دنیا
لب پہ دم غم دوری نے ہی مارا مجکو

ہے یقین دیکھ کے مجنون کا جگر شق ہو جائے
وحشت دل نے دکھایا ہے وہ صحرا مجکو

مرض عشق سے فورا ابھی ہو جائے شفا
شکل دم بھر جو دکھاے وہ مسیحا مجکو

وصل کے شوق مین مرتا ہون کبھی جیتا ہون
ہے قیامت سے سوا وعدۂ فردا مجکو

طلب بوسۂ عارض پہ برا مانے جو
وصل کے اوسکے ہوا امید بھلا کیا مجکو

ہاے اس بات کی امید نہ تھی قاتل سے
جائیگا چھوڑ کے مقتل سے تڑپتا مجکو

ای مغنی مست ہو جاتا ہوں سننے کی صدا — پھر دیا شاید کہ موسی کو ... طنبور کو
نشہ ہو جاتا ہے اسکے دیکھنے سے ساقیا — جام مے پیتا ہوں تیری چشم مخمور کو
حیف کی جا ہے کہ اکدن چشم با اعجاز سے — ای صنم تم نے نہ دیکھا اس دل مسحور کو

ہو گئی مدت کہ سطوت یار کو دیکھا نہیں
صبر آئے کس طرح پھر سے دل رنجور کو

سونگھی کبھی جو آکے مری گلبدن کی بو — پھر عندلیب کو نہ خوش آئے چمن کی بو
آتی ہے مجکو یاد جو اوس گلبدن کی بو — گلشن میں سونگھتا ہوں گل یاسمن کی بو
مہکی جو باغ میں ... غنچہ دہن سے بو — شرما گئے چمن میں گل نسترن کی بو
گر تم سونگھا دو زلف شکن در شکن کی بو — عاشق کو پھر خوش آئے نہ مشک ختن کی بو
عطر عروس جب سے ہی پوشاک میں ... — تم میں جو آرہی ہے مرجان ... کی بو
پھولوں سے کام ہے نہ غرض عطر سے مجھے — میں روز سونگھتا ہوں تیرے پیرہن کی بو
کوچہ میں اوسکے آگئی ابھی ... پیارے — بلبل ... سونگھے آکر ... چمن کی بو
جلنے لگے ہیں دل عشاق جل ... — پھر دم سے جدا ہے تری انجمن کی بو
بوسہ لیا ... معطر ہوا دماغ ... — پھر ہے بو گل سے تمہارے دہن کی بو
ای یار آ گئی تو بچا نہیں میرے جان — آئی دماغ میں جو ... پیرہن کی بو

سطوت نہ ... سونگھا ہوں روز ... دعا
پھر سونگھوں بیاسے ... شاہ ... کی بو

قتل کرکے مجھکو نادم مرے دلبر کیوں ہو — ... [illegible] ... ہو
غیر کے سامنے تم آگئے مرے گھر کیوں ہو — خود ہی ... [illegible] ... کیوں ہو
سر تو حاضر ہے خفا ای مرے دلبر کیوں ہو — خنجر ہو ... [illegible] ... ہو
کج ادائی سے کیا آپنے ہو عشاق کو قتل — عاشقی ... [illegible] ... ہو

غیر ہمراہ ہین آی ہو عیادت کے لیے ۔ تم لگاؤ دل بیمار پہ نشتر کیون ہو
قد موزون پہ نہ قمری کہین عاشق ہوجے ۔ تم خرامان تہ شمشاد و صنوبر کیون ہو
رحم لازم ہی تمہین یار کہ ہون زار نحیف ۔ شکل دکھلاؤ پہراتے مجھے دردر کیون ہو
کیا مری آہ رسانے ہی دکھائی ہتا تیر ۔ ہاتھ کو یہ رکھے ہوی دلپر کیون ہو
غیر کے کہنے سی کیا آگیا ہے دلمین غبار ۔ بے سبب مجھ سی مری جان مکدر کیون ہو
نہ خطا مینے کوئی کی نہ کیا کوئی گناہ ۔ خود بخود مجھ سی خفا ای مری دلبر کیون ہو
تمنے تو کھائی تہی اغیار کے ملنے کی قسم ۔ سامنے میری بلاتے او نہین منکر کیون ہو
پلکین جھپکا کر جبت کرتے ہو مجکو زخمی ۔ برچھیان آکے لگاتے مری دلپر کیون ہو
مین فقیر آگیا ہون کام نہین شاہی سے ۔ تاج کیا چیز ہے ممنون مرا سر کیون ہو
مسعود ہوکر زمانے مین کرو اپنا نام ۔ اپنی مٹھی مین لیے غنچہ صفت زر کیون ہو
فرقت ساقی مہ وہین ہی نفرت دل کو ۔ آشنا لب سی ہماری لب ساغر کیون ہو
روز کہتے ہو یہ مجھ سی کہ مری گہر سے نکل ۔ جان جان تسی جدا عاشق مضطر کیون ہو
میری کہنے سی نقاب الٹو جہان ہو روشن ۔ منہ چھپای ہوی تم ای مہ انور کیون ہو
کیا کسی عاشق گیسو کی ہے مرنے کا ملال ۔ تم پریشان کیے زلف معنبر کیون ہو
زندگی بہر تو جنون نے مجہی عریان رکہا ۔ قبر پر بعد فنا پہولون کی چادر کیون ہو
بن چکی بال ہٹا پیچ سی آئینہ کو ۔ درمیان میرے تری سد سکندر کیون ہو
جسکو دل مینے دیا ٹال دیا خوش ہوکر ۔ پہر عزیز اوس سے محبت مین مجھی سے کیون ہو
اوسکی فرقت مین زمین چاہیے رہنے کو ۔ چین سی کام نہین حاجت بستر کیون ہو
ظلم جو مجھ پہ وہ کرتا ہے اوٹھاتا ہون مین ۔ پہر خفا مجھ سے مرا یار ستمگر کیون ہو
یار تک خود خط شوق اڑ کے پہونچ جائیگا ۔ دل بیتاب پہ احسان کبوتر کیون ہو

شکر کرتا ہون توکل مین سدا ای سطوت

گو گنہ گار ہون کم رزق مقدر کیون ہو

خیر تم صبح شب وصل ہو جاتے جاؤ
غش مجھے آیا ہی پہلو سو جو تم اوٹھی ہو
قبر عاشق سو صدا آئی چلا جب وہ مسیح
دید بازی مین ہو غیر و بہت تم مشغول
دست گستاخ مرے وصل مین بڑھتے جا لیکن
ہی جو گھر سے مرے جانے کا ارادہ ای یار
تم سے کہتا ہون کہ پچتاؤگی ای حضرت دل
کا مدا دینا اگر ای یار نہین ہے منظور
دل مرا تیر مژہ سے جو کیا ہے زخمی
آج اگر ہاں یہین کر ادہر آ نکلے ہو
قتل کرتے ہو اگر منہ نہ پہراؤ صاحب
ذبح کرتے ہو تو راحت کا ذرا دہیان رہی

مر گیا ہون مجھے تم کہہ کے جلاتے جاؤ
زلف مشکین کے ذرا بو تو سنگھاتے جاؤ
میرا مردہ ہی پڑا اسکو جلاتے جاؤ
ہم سے بہی آج ذرا آنکھ لڑاتے جاؤ
ہو مزا گالیان تم مجکو سناتے جاؤ
ہاتہہ سو اپنے مجھے زہر کھلاتے جاؤ
اوس ستمگر سے محبت نہ بڑھاتے جاؤ
ایک ٹھوکر ہی جنازے کو لگاتے جاؤ
ہاتہہ تلوار کا بہی مجھپہ لگاتے جاؤ
قبر عاشق پہ بھی دو پھول چڑھاتے جاؤ
اپنی صورت ہی تو عاشق کو دکھاتے جاؤ
میرے سینہ کو نہ زانو سے دباتے جاؤ

اک نہ اک روز عوض اسکا ملے گا سطوت
یار جو ناز کرے دل سے اوٹھاتے جاؤ

ردیف ہائے ہوز

غزل

دیکھے ہین جب سے اوس صنم دلربا کے ہاتھ
ڈالین بلائین اونکی جو مینہہ پڑہا کے ہاتہہ
ڈرتا ہون وہ سلوک خدا جانے کیا کرے

دنیا سے ہم تو بیٹھے رہے ہین اوٹھا کے ہاتہہ
سنکر کہا کہ قطع ہون یہ چاہیے ہاتہہ
دل میرا آ گیا کسی نا آشنا کے ہاتہہ

آیا ہی جب تو ماپن ری وہ بت حسین
برسون دعا مین مانگی خدا سی اوٹھا کی ہاتھ

ہو کر خفا وہ کرتے ہین قاصد کا سر قلم
مجبور ہو کے بھیجونگا نامہ صبا کے ہاتھ

رکھی چھپا کے ہین سلک دلدار کے لیے
آئین نہ اوستخوان پس مردن ہما کی ہاتھ

ای بادشاہ حسن کرون تجہ مین نثار
قارون کا گنج آئی اگر مجہ گدا کے ہاتھ

زار و نحیف دیکھ کے کیا رحم آگیا
وہ تھم گئے جو تیغ کا ہم پر اوٹھا کی ہاتھ

یہ شوخیان تمام ہین عشاق کے لیے
باندہی کسی حسین نے نہ ذرد حنا کے ہاتھ

اوسدن سی میرا دل ہی شگفتہ مثال گل
جسدن سی دیکھی اوس بت نگین ادا کی ہاتھ

ہو کر تنگ ہجر سے کرتا ہون یہ دعا
آجای اونکا دل ہی کسی بیوفا کی ہاتھ

دم بھر مین مر گئے کبھی دم بھر مین جی گئے
ای یار اپنی زلف سیہ ناز و ادا کے ہاتھ

مدت کے بعد گل جو نظر آگیا مجھے
ڈالی گلے مین دوڑ کے اوس بیوفا کی ہاتھ

دے لین جو گیسوئن کی بلا مین تو کیا ہوا
باندہو نہ اتنی بات پہ مجہ مبتلا کے ہاتھ

کسطرح عندلیب نہ دل کو کرے فدا
نازک کہین ہین گل سی مری دلربا کے ہاتھ

پھر مجکو اوسکے پاس چلا لے کے دل مرا
مدت سی مین تو بیٹھ رہا تھا اوٹھا کے ہاتھ

موسی کو بعد رنج کے کیسی ہوئی خوشی
اللہ نے دیا ید بیضا جلا کے ہاتھ

گر ہون جہان مین لاکھ حسین اوسکو کیا غرض
دنیا سی جو کہ بیٹھ رہا ہو اوٹھا کے ہاتھ

سطوت مین کس زبان سے کہون جو ستم کیا
کاٹے ہین ساربان نے شہ کربلا کے ہاتھ

مجکو قاصد نے دیا اونکا جو لا کر نامہ
دل مرا شاد ہوا دیکھتے ہی سر نامہ

دست قاصد سی کریگا جو لکھونگا تیرا حال
کسطرح بھیجون اوسی آدل مضطر نامہ

جب کبھی خط مین لکھا مینے پیام وصلت
پرزے پرزے کیا اوس شوخ نے پڑھ کر نامہ

خط مین کی شب رقم بعد تنا دس گرہ کے
عطر سے بس کیا مینے معطر نامہ

رات دن غیرون کی صحبت ہے اوسے کب فرصت
کیون لکھے گا مجھے وہ اے دل مضطر نامہ

بستر غم پہ تڑپتا ہو وہ فرقت مین تری
نامہ بر کہنا زبانی بھی یہ دے کر نامہ

ڈر ہی مجکو نہ کہین ذبح وہ جلاد کرے
لے گیا ہو مرا اے دل جو کبوتر نامہ

یاد رکھنا کہ رقیبونکو لکھے سے تمنے خط
مجکو بھولے سے نہ بھیجا کوئی دلبر نامہ

یہ عداوت ہی جو قاصد نے دیا خط میرا
پرزے پرزے غصہ سے کیا یار نے لیکر نامہ

راز اپنے دل شیدا کا لکھا ہے مینے
دینا قاصد اونہین غیرون سے چھپاکر نامہ

سوز دل کا او نہین احوال رقم کرتا ہون
خوف یہ ہی نہ کہین خاک ہو جلکر نامہ

خط دلدار جو آیا مین ہوا شادی مرگ
بنگیا خوبی تقدیر سے خنجر نامہ

فائدہ کیا ہی جو خط اوسکو لکھون مین اے دل
نہ توجہ سے پڑھے گا وہ ستمگر نامہ

کچھ تو تسکین ہو دلکو تم اگر جاتے ہو
بھیجنا ہاتھ سے اپنے مجھے لکھکر نامہ

بعد مدت کے جو خط مجکو لکھا اے سطوت
کیا خوشی دل کو ہوئی بارہا پڑھکر نامہ

حسرتونکا اسقدر مجمع ہے میرے دل کے ساتھ
سانس اب سینہ مین آتی ہے بڑی مشکل کے ساتھ

خنجر ابرو سے دل زخمی ہوا اوس شمشیر سے
دیکھیے بسمل تڑپتا ہے پڑا بسمل کے ساتھ

ایک بوسہ مانگنے پر سیکڑون دینگا لیا
یہ کلام سخت کچھ اچھے نہین سائل کے ساتھ

قتل ہونے کا ہوا ہے شوق مجکو اسقدر
سر ہتھیلی پر لیکے روز پھرتا ہون مین اوس قاتل کے ساتھ

چھین کر ظالم لیے جاتا ہے ڈر مجکو یہ ہے
دیکھیے کسطرح پیش آتا ہے میرے دل کے ساتھ

ایسی مینوشی کرین ساقی کے بھی اوڑ جائین ہوش
سوئے میخانہ چلین اے یار ہم تم ملکے ساتھ

چھین سکتا دلربا کوئی نہین غالب ہے رعب
حسرتونکا ہے بہت انبوہ میرے دلکے ساتھ

اسقدر فرط محبت ہے کہ بعد مرگ بھی
روح بھی میری رہے گی دیکھنا قاتل کے ساتھ

پاس لیلی کے ہوا کا بھی گذر ہوتا نہین
آہ مجنون کسطرح ہے نجد مین محمل کے ساتھ

تیز یان کرکے اگر زخم پہ چھڑکا ہے نمک
اب ذرا شیرین زبانی بھی کرو بسمل کے ساتھ

ایسا وہ بھولا نہ پوچھی بات بھی میری کبھی
عمر بیتی کی بسر افسوس کس غافل کے ساتھ

ہو برا اس عشق کا اوس بت کا مین بندہ بنا
مذہب حق تھا جو بدلا مذہب باطل کے ساتھ

بحثون کیا واعظ سے مین ہون سب اپنے حال مین
گفتگو کرنا بہت اچھی نہین جاہل کے ساتھ

کوئی او ظالم خطا ثابت مری تونے نہ کی
حکم دیکر قتل کا بھیجا مجھے قاتل کے ساتھ

زلف کے کوچہ مین لیجا کر کیا اوسکو تباہ
عشق کو تھی دشمنی ایسی ہمارے دل کے ساتھ

روز رہتی ہے شہادت کی مرے دل کو امید
ایک مدت سے پڑا پھرتا ہون اوس قاتل کے ساتھ

کسطرح رنج و الم سے ہوگی الفت مین نجات
اک نہ اک آفت لگی رہتی ہے میرے دل کے ساتھ

ہین بڑے جاہل وہ سطوت جو لطافت سے بھرے
شعرگوئی کا مزا کچھ ہے تو اس کامل کے ساتھ

ردیف یای تحتانی ہوہو

غزل

جو دل مین ہے کسی صورت سنا نہین سکتے
اکیلا اونکو کسی وقت پا نہین سکتے

غم فراق بھلا اوٹھ سکے گا کیا مجھ سے
یہ ضعف ہے کہ ترا ناز اوٹھا نہین سکتے

یہی ہے خوف وہ کم سن ہین غش نہ آجائے
جگر کا زخم ہم اونکو دکھا نہین سکتے

ہوے ہین بوسہ کے لینے پہ بھی وہ آزردہ
ہم اپنا حال دل اونکو سنا نہین سکتے

خیال ہے یہ نہین ہو اونکی رسوائی
اسی سے آہ و فغان لب تک لا نہین سکتے

گیا عدم کی طرف قافلہ احبا کا
ہزار جلد چلین اونکو پا نہین سکتے

دکھا کے زلف کو کہتا ہے عاشقون سے وہ شوخ
یہ دام وہ ہے کہ دل پھنسکے جا نہین سکتے

کہینکے بدشگنی میرے گھر مین ہوئی ہے
ہم اونکے بزم مین آنسو بہا نہین سکتے

کرینگے ذبح مجھکو کسطرح وہ کمسن ہین ؎
ابھی تو ہاتھہ مین خنجر اوٹھا نہین سکتے

برائے نام ہے کیا آپ کی مسیحائی
قتیل ناز کو اپنے جلا نہین سکتے

عطا ہون عشق مین دو دل مجھے خداوندا
کہ ایک دل مین سب ارمان سما نہین سکتے

صنم خدا کی قسم آپ کی محبت مین ؎
مزا ملا جو ہمین لب پہ لا نہین سکتے

پھنسا ہے زلف حسینان مین بطرح جا کر
ہزار دلکو چھڑا یا مین چھڑا نہین سکتے

کچھ ایسا مین نہین نادان جو مفت دل دیدون
فریب حسن مین وہ مجکو لا نہین سکتے

تمہاری کوچہ مین یہ بہیر عاشقون کی ہی
کہ سیر کیسی قدم تک اوٹھا نہین سکتے

ہماری سامنی ہی سہل جان دیدینا ؎
پر اونکے ہجر کا صدمہ اوٹھا نہین سکتے

ہزار رنج ہون لاکھون ستم ہون جا جاز
پر اونکی یاد کو دل سی بہلا نہین سکتے

ہماری آہ سے جہونکے چلین ہزار مگر
چراغ حسن صنم کو بجھا نہین سکتے

نہ جانے تہی تلون مزاج مین اتر سے
بڑہا ہی ابتو محبت گہٹا نہین سکتے

دلا وہ اوٹھہ گئی ہین جو بیٹھے پہلو سے
ہوا اس کھو گئے ایسی کہ آ نہین سکتے

غزل دکہائین لطافت کو کیون نہ اے سطوت
جہان مین اونسا ہم اوستاد پا نہین سکتے

ہمین تو ایسے پریزاد سے محبت ہے
کہ جسکے حسن کی ساری جہان مین شہرت ہی

نہان جو آنکھون سے اوس جان جان کی صورت ہے
نہ چین ہی دل مجہور کو نہ راحت ہے

بغیر اوسکی اجازت کے لے لیے بوسے
نہ ہم دکہائینگے منہ یار کو شکایت ہی

بشر تو کیا نہ فرشتہ ہی کر سکی تعریف
بتونکا حسن جہان مین خدا کی قدرت ہی

وہ مہربان ہوئے ہین ہوا ہے وصل نصیب
نہ آئے غیر کوئی آج کہہ دو خلوت ہے

دکہا کی شعلہ رخ وصل مین جلا یا دل
صنم مین نام خدا قہر کی شرارت ہی

وہ بے سوال کے دیتا ہی رزق گہر بیٹھے
کریم کی یہ مرے حال پہ عنایت ہی

لفافہ خط کا عداوت سے پھاڑ کر پھینکا
ہمارے نام سے اسد ہے اوسکو نفرت ہے

چمن مین ساتھ مرے کھیلتے ہین وہ گیندا
کلائی اونکی لچکتی ہے یہ نزاکت ہے

ہماری خاک اوڑاتا کھیل سے وہ شوخ
فلک کے بعد بھی عاشق سے یہ کدورت ہے

یہی سبب ہے جو آنکھوں سے دم نکلتا ہے
کہ مرتے وقت تری دیکھنے کی حسرت ہے

قریں سے ہونگا ساتھ اوس پری شمائل کے
نصیب اب ہے جاگی قریب وصلت ہے

ہمین تو رنج وہ دین خوش کرین رقیبونکو
گلا کسی سے نہین اپنی اپنی قسمت ہے

امید عفو ہے قائل ہون اوسکی رحمت کا
نہین ہے غم جو گناہونکی میری کثرت ہے

سوال وصل کا اونکو جو خوف ہے مجھسے
تو گھر مین بھی نہین آنے کی اب اجازت ہے

کریگی دل مرا پامال یہ تمہاری چال
ستم ہے قہر و غضب ہے بلا ہے آفت ہے

یقین ہے غیر کے گھر آج وہ کہین ہونگے
ہمارے دل مین جو اے درد تیری شدت ہے

بنا ہون عشق مین اوس شمع رو کی پروانہ
نہ دن کو چین ہے مجھکو نہ شب کو راحت ہے

غضب کا تیر مرے دل کے پار ہوتا ہے
تمہاری شرم کی ترچھی نظر قیامت ہے

خراب آپ ہوے مجھکو بھی کیا رسوا
بڑی یہ حضرت دل آپسے شکایت ہے

یقین ہے تم بھی اگر دیکھ لو تو عاشق ہو
وہ زاہد و مرا معشوق خوبصورت ہے

ہزار ہووے گنہگار بخشدے گا خدا
جناب حیدر صفدر سے جسکو الفت ہے

وہ عاشقون سے یہ آئینہ دیکھکر بولا
کوئی جہان مین ہمسا بھی خوبصورت ہے

شگفتہ کیون نہو دل اثر دن کے اے سطوت
نجف جہان مین مانند باغ جنت ہے

ہے یقین پہلوونمین قلب و جگر دیکھینگے
اپنے عاشق کو جو وہ ایک نظر دیکھینگے

نور عارض سے خجل ہونگے فلک پر مہ و مہر
بام پر جب مجھے اے رشک قمر دیکھینگے

مذہب عشق مین اب یہی اوجب ہے نماز
اپنے محبوب کو ہم شام و سحر دیکھینگے

کاجل آنکھوں میں لگا کر ہیں وہ گھر سے نکلے
قتل ہو جائینگے عشاق جدہر دیکھینگے

اونکو دربار میں ہیں آس لگا کر آئے
نذر دل اپنا کرینگے جو ادہر دیکھینگے

عشق بازی سے ہم ہاتھ اوٹھائینگے کبھی
ناصحا ہمین اگر لاکھ ضرر دیکھینگے

مجمع عام ہے کس سمت کھڑے ہوں جاکر
ہای یہ بھی نہیں معلوم کدہر دیکھینگے

لاکھ صدمے ہوں ہزاروں الم و ستم کچھ نہیں فکر
آج جاکر اونہیں ہم ایک نظر دیکھینگے

حسن کے رعب سے آنکھیں جو مری بند ہوئیں
ہنس کے وہ بولے کہ یہ آپ ادہر دیکھینگے

گر مسیحا ہیں تو ہم کہہ کے جلا ئینگے ہمیں
آج اونکے لب جان بخش کا ہم اثر دیکھینگے

دونوں معدوم ہیں دنیا سے مثال عنقا
دہن آپ کا دیکھا نہ کمر دیکھینگے

دل کے آئینہ پہ کھنچوائی ہے اونکی تصویر
اب مرے تو دیکھینگے ہم آٹھ پہر دیکھینگے

ایک تازہ چمن آئے گا نظر اے سطوت
آج رنگینی اشعار قمر دیکھین گے

اسی سے ڈھونڈھتے ہم تجکو کو بکو نکلے
کہ تو کہیں نظر آئے تو آرزو نکلے

گھروں سے سنگ لیے طفل خوبرو نکلے
جو تیری زلف کے سودے میں کو بکو نکلے

بازار حسن میں یہ سوچتے ہیں ہم جاکر
دل اسکو دیں کہ محبت کی جسمیں بو نکلے

نصیب سب کے ہوں طالع یہ آفتاب ہوا
جو بے نقاب سر شام گھر سے تو نکلے

ابھی ہوں شوق سے عشاق سر بکف حاضر
سرہی او بت قاتل جو دل کی تو نکلے

فروغ حسن سے کرلیں حباب آنکھیں بند
کبھی نہا کے جو دریا سے یار تو نکلے

بہار آئی ہوئی موسم ہوئے گلگون
کلال سر پہ لیے ساغر و سبو نکلے

شب وصال یہ ارمان مجھے کہتا ہے
ابھی ہیں دل میں سماؤں جو آرزو نکلے

خدا کرے کہیں مجھ تک بھی لیکے آجائے
صبا جو گیسوے جانان کی لیکے بو نکلے

وہ نور حسن سے عشاق دم میں ہوں بیہوش
جو اپنے رخ سے اولٹ کر نقاب تو نکلے

عجیب سیر ہو جا جو شیخ رند و نہین
پچہ اوسکا بس نہ چلے کہو کے آبجو نکلے

جو بحث بلبل گلشن سے زمزمونکی ہوئی
حضور آپ کہین اوس سے خوش گلو نکلے

جو وصل پہ نہین راضی تو ایک بوسہ دو
کسی طرح تو مرے دل کی آرزو نکلے

سحر نمود ہی پیری کی چونک ای غافل
اخیر عمر ہوئی اب سفید مو نکلے

ہمین ہے بادہ کشی سے یہ شوق ای واعظ
کہ گھر سے لے کے سدا ساغر و سبو نکلے

گواہ حشر مین اعضا ہوے گناہون کے
جنہین سمجھتے تھے ہم دوست وہ عدو نکلے

چمن مین بلبل زار و نحیف کہتی ہے
ابھی سمائین گل تر مین ہم جو بو نکلے

کسی کے مصحف عارض کے بوسے لیتے ہین
یہی سبب ہے جو ہم گھر سے باوضو نکلے

فلک بھی آپ بھی دونون عدوے عاشق ہین
یقین ہے نہ مرے دل کی آرزو نکلے

ہماری جان نکلتی ہے یون جوانی مین
بہار مین گل تازہ سے جیسے بو نکلے

اسی کی مجکو شب و روز فکر ہے سطوت
نجف کو جاؤن تو پھر دل کی آرزو نکلے

تہا دلمین آج آہ کے تاثیر دیکھیے
دو دن بلا سے آگے تقدیر دیکھیے

نالون کی ہجر یار مین تاثیر دیکھیے
صدمون سے خم ہوا فلک پیر دیکھیے

اب کیا دکھائیگی ہمین تقدیر دیکھیے
بگڑا ہوا ہے وہ بت بے پیر دیکھیے

بے حکم اوسکے عارض رنگین کو چھو لیا
کیا اس گنہ کی ملتی ہے تعذیر دیکھیے

اوس مہرو کے عارض روشن کے سامنے
کم ہو گئی ہے ماہ کی تنویر دیکھیے

اک نوجوان کے عشق مین در در پھرا کیا
اب کیا دکھائیگا فلک پیر دیکھیے

آزردہ ہوکے آپ چلے ہین یہ بیقرار
مڑ کر نہ سوے عاشق دلگیر دیکھیے

ابرو پہ اوسکے بل ہے خدا خیر ہی کرے
کس پر چلے گی آج یہ شمشیر دیکھیے

کوئی بتا دے اونکو نشان یادگر نہ ہو
یہ ہے مزار عاشق دلگیر دیکھیے

میری طرح سے آپ کو بھی ہے مرا خیال
ہوتی ہے ایسی عشق کے تاثیر دیکھیے

کیا قتل مین بھی آپ کا ہمکو رہا لحاظ
خون سے بھرا نہ دامن شمشیر دیکھیے

تقدیر اگر بدی نہ کرے تو نصیب ہو
کرتے ہین اونکی وصل کے تدبیر دیکھیے

اوس وقت میری جان ہے آزردگی بجا
کوئی گناہ یا کوئی تقصیر دیکھیے

وار اک لگائیے کہ یہ قصہ کہین ہو پاک
مین سر جھکائے ہون تہ شمشیر دیکھیے

سودا ہوا ہے آپ کے زلف سیاہ کا
پہنی ہوئی ہون پاؤن مین زنجیر دیکھیے

بال ہمارے آپ کے مجرم کو کیا غرض
کافی ہے سر پہ سایۂ شمشیر دیکھیے

آتے نہین ہین بہر عیادت وہ اسلیے
کیا حال زار عاشق دلگیر دیکھیے

خط بھیجکر بلایا مجھے اب مکر گئے
اے جان اپنے ہاتھ کی تحریر دیکھیے

آئے تھے وہ خوشی سے خفا ہوکے پھر گئے
بنکر بگڑ گئی مری تقدیر دیکھیے

بوسہ ہے آپکی زلفونکا اک تمنا
دل ہے ہمارا قابل تعزیر دیکھیے

مجبور ہم ہین عشق مین دل مانتا نہین
کیونکر نہ اوسکی چاند سی تصویر دیکھیے

مدت سے ہمکو ابروے دلدار کا ہے عشق
کیونکر نہ چاند دیکھ کے شمشیر دیکھیے

کھیلا شکار آپ نے تیر نگاہ سے
کیا مرغ دل ہوا ہے مرا نخچیر دیکھیے

میری طرف سے پھیر لیا منھ جو آپ نے
برگشتہ مجھسے ہوگئی تقدیر دیکھیے

تسکین ہوگی دیکھینگے فرقت مین روز و شب
کھنچوا دیجیے آپ کی تصویر دیکھیے

تیر شہاب بن کے فلک پر پہونچ گیا
کیا ہے ہمارا نالۂ شبگیر دیکھیے

بدنام جسکے عشق مین ہم ہین جہان مین
آزردہ وہ ہے خوبی تقدیر دیکھیے

بولی زبان موج دکھا کر حباب کو
دنیاے بے ثبات کی تصویر دیکھیے

سطوت ہمارے دل مین بھی ہے پھر آرزو
چلکر مزار حضرت شبیر دیکھیے

در پئے قتل یار جانی ہے | ہمکو پہلے سو سر گرانی ہے
لوگ کیونکر تری نہ ہون عاشق | حسن ہمیشہ ہے جوانی ہے
زخم دل عاشقونکو ہونگے ہرے | پہنی پوشاک اونے دھانی ہے
زیست مین اپنی ناز اوٹھوا لو | تمکو میت مری اوٹھانی ہے
اونکے دندان سے خاک ہو ہمسر | کہ گہر ایک بوند پانی ہے
کیون تمہین پر نہ زہر کھاکے مرین | آخر اک روز موت آنی ہے
وے کی قاصد کو خط پتہ نہ دیا | یہ نئی میری بدگمانی ہے
پیار کرنے لینگے بے اجازت انہین | ہمنے یہ دل مین اپنے ٹھانی ہے
کسی لیلی مست کے الفت مین | مثل مجنون کے خاک چھانی ہے
دیکھ کر میری حسرت کے بارش | ابر خجلت سے پانی پانی ہے
داغ الفت نہ کیون رہے دلپر | کسی محبوب کی نشانی ہے
غیر جلتے ہین صورت خورشید | مجھ پہ اونکی جو مہربانی ہے
سنکے مجنون کا حال وہ بولے | ہمین دیکھا یہ سب کہانی ہے
وعدۂ وصل یار نے ہے کیا | دل کو فرحت ہے شادمانی ہے
چشم بد سے خدا بچائے لڑے | خوب جوبن یہ اب جوانی ہے
دم ہی آنکھون مین اتنواسا ہے یار | مجکو صورت اگر دکھانی ہے
اپنے عشاق سے وہ پوچھتے ہین | کوئی دنیا مین سیر ثانی ہے

شعر سطوت کے دلسے سنتے ہین
شعرا کی یہ قدر دانی ہے

آمد ہو باغ دہر مین شاید بہار کے | وحشت بڑہی جو میرے دل داغدار کی
آئی ہوا جہان مین رند و بہار کی | اب فصل آئی پہر بیڑے ہوکے شکار کی

کیا فائدہ ہوا تجھے اس صندلی سے صبا
گل کی جو تو نے شمع ہمارے مزار کی

خوش عیش ہین باغبان تو گلچین ہین شاد
آمد ہوئی ہے باغ مین جب سے بہار کے

نام خدا ہی حسن مین یکتا وہ گلعذار
پڑتی ہے آنکھ عین چمن مین ہزار کی

احسان مجھ پہ ہوگا یہ باد صبا ترا
خوشبو سنگھاوے لاکے اگر زلف یار کی

بیشک تمھاری ہجر مین ہو جائیگا جنون
ہی کیفیت کچھ اور دل بیقرار کے

آنکھین بچھائین نرگس شہلا نے ہر طرف
آمد ہوئی جو باغ مین اوس گلعذار کے

رنج فراق مین بھی اوٹھاتا ہے دل مزہ
لذت ہے یاد وصل کے بوس و کنار کے

نکلا نہ مر کے بھی کوئی عاشق یہ وجہ ہے
بہتر بہشت سے ہے فضا کوے یار کی

گذرے شب فراق مین کیا رنج کیا ہوے
پوچھی خبر نہ آپ نے مجھ دل فگار کے

ادنا سی ہین یہ دو صفتین اونکے رخش مین
شوخی ہرن کی چال نسیم بہار کی

بخت سیاہ سے مرے وہ چند ہو گئی
کیا تیرگی کہون مین شب انتظار کی

سطوت نجف مین گر جو ہوتا ہے گور سے وطن
ایذا اوسے کبھی نہین ہوتی فشار کے

ہو ستم کی مشق مجھ پر یار اوٹھتے بیٹھتے
ہون مژہ کے تیر دل کے پار اوٹھتے بیٹھتے

قتل اوس ظالم سے ہے میرا وہ ہون ایذا پسند
دل دکھاتا جا مرا ہر بار اوٹھتے بیٹھتے

خون بہا کسکا اور سفاک سے مد نظر
اوگلی پڑتی ہے تیری تلوار اوٹھتے بیٹھتے

دل جگر دونون لیے جاتا ہون پیش شاہ حسن
نذر دونگا مین سر دربار اوٹھتے بیٹھتے

اب مرا آنا مناسب تیری محفل مین نہین
در پہ تو آرا ہین اغیار اوٹھتے بیٹھتے

کہتی ہین وہ دل مجھے دیدے مین کہتا ہون نہین
ہو رہی ہے روز ہی تکرار اوٹھتے بیٹھتے

شربت دیدار کے مشتاق ہو کر آئے ہین
تیری بالین آئے ہین ہم بار بار اوٹھتے بیٹھتے

ہے طلب عشاق کے گر ناتوانی ہے تو ہو
جا بیٹھینگے ہم بہی حضور یار اوٹھتے بیٹھتے

ناتوانی سے بنایا تھا ہمین نقش قدم
نہی کہان طاقت جو ہم آ کے یار اوٹھتی بیٹھتی

غیر کو تونے بٹھایا بزم مین اے رشک گل
کیون نہ کھٹکی دلمین میری خار اوٹھتی بیٹھتی

گھر مین وہ آئینہ رو آتا تو پھر تعظیم کو
گرد سان ہم ناتوان وزار اوٹھتی بیٹھتی

خاک ہو جاتی جو کوی یار مین اک لطف تھا
کس مزہ سے صورت دیوار اوٹھتے بیٹھتے

فصل گل مین تھا مزا میخانہ مین آتا اگر
کیا اوچھلتی شیخ کی دستار اوٹھتے بیٹھتے

دلمین تیر آکر جو اوس ناوک فگن کا رہگیا
چٹکیان لینے لگا سوفار اوٹھتے بیٹھتے

ڈھونڈھنی یوسف کو اپنے ضعف مین سطوت اگر
جائینگے ہم مصر کے بازار اوٹھتے بیٹھتے

نہین بھاتی ہی سیر باغ چھٹا ہون جو اوس گل سے
کہین بیتاب ہو دل بڑھ گئی ہی سیر بلبل سے

کہا میرا نہ مانا دلنے آخر پھنس گیا جاکر
بہت دشوار ہی اب چھوٹنا اس بت کی کاکل سے

جو بیدردی سے تونے پھول توڑے سامنے اوسکے
عوض اشکون کے گلچین خون ٹپکا چشم بلبل سے

محبت مین نظر پڑتی ہی جب بیر تو کہتا ہون
خدا تجکو بچائے یار کی افعی کاکل سے

تمہاری عارض گلرنگ مین ہین اسطرح عاشق
کسی بلبل کو ہوتا ہی تعشق جسطرح گل سے

مجھے خود ہی کیا ہی ابروی خمدار سے زخمی
مزا یہ ہی کہ آکر پوچھتے ہین پھر تجاہل سے

محبت مین جو اوس گل کی ہوئے ہی رنگ گو صدمے
کلیجہ منہ کو آتا ہی مرا فریاد بلبل سے

جو وہ ساقی مہوش بعد مدت میرے گھر آیا
صدا آئی مبارکباد کی شیشہ کی قلقل سے

اسی سے مین کسی کو بعد دن بھی نہ یاد آیا
مجھے کشتہ کیا تھا یار نے تیغ تغافل سے

حسینون مین مرا معشوق ہی نازک دماغ ایسا
کہ سطوت دردسر ہوتا ہی جسکو نکہت گل سے

برائے امتحان حاجت نہین کچھ غیر کے سر کی
گلے پر میرے رکھکر دیکھ لیجے بار خنجر کے

نہ حاجت سلطنت کی ہے نہ خواہش لعل و گوہر کی
ہمین اکسیر سے بہتر ہی مٹی یار کے در کی

برا ہو ضعف کا کیونکر ہم اوسکو دیکھنے جائین
گھٹی جاتی ہے طاقت فرط غم سے جسم لاغر کی

بھلا تشبیہ دون کسطرح تجہسے اے قد جانان
نہین کچھ بھی حقیقت سامنے تیرے صنوبر کی

اگر تو آزمائے جان دینے کو مین حاضر ہون
قسم کہاتا ہون مین قاتل تری شمشیر کے سر کی

یہان دونکو نہ دیکھا مجمع عشاق سے کے باعث
دہان بھی مانع دیدار ہے گو بھیڑ محشر کے

نہایت خوشنما ہین لعل لب یکجان جانان تیرے
حقیقت کیا ہے انکے سامنے یاقوت احمر کی

کرون تدبیر کیا اسکی کہ ہے تقدیر گردش مین
نگہ مجھ سے پھری ہے بسبب اوس مہر انور کی

گرا مہر درخشان فلک اوسکی نگاہون سے
چمک دیکھی صنم جسنے تری روئے منور کے

ہزار افسوس جو ہے سیہ فام ستمگر عالم مین
محبت سے نہ دلکو ہوگئی ہے اوس ستمگر کی

زمین کوی جانان تخت سے بہتر کر سمجھا ہون
مجھے شاہی سے بہتر ہے گدائی یار کے در کی

شب وصل صنم دل تہام کر بیٹھا پھر تڑپا
سدا آئی جو میرے کان مین اللہ اکبر کی

یہ باعث تہا جو پہونچے بعد مدت کے ہم اوس گھر
کہ تہا مجھ راستہ کا بھیر کچھ گردش مقدر کے

علی ابن ابیطالب کے جو مین دوست اور محب ہوست
کبھی ہرگز نہ مخفی ہونگے ان سے روز محشر کے

مبتلائے آتش رخسار ہے
طوطی خط مرغ آتش خوار ہے

تو عرق سے ابروے دلدار ہے
آب مین ڈوبی ہوئی تلوار ہے

زخم کہا کر جان دون مشتاق ہے
آب حیوان آب تیغ یار ہے

تا جبین پہونچا ہے جو دریائے اشک
صورت گرداب ابر دستار ہے

دیکہ کر جسم دم مجنون کہا
آبلہ پا ہو نوک خار ہے

رنگ پان سے وہ دندان ہر کجا
آب کی جا موتیوں مین نار ہے

یہ جہازی تیغ اگر تیری چلے
اک دم مین پہر تو بیڑا پار ہے

زخم دامن دار ہے تن پر شبا
زخم سر تیری پرے دستار ہے

ہو گی کب اس بلبل دلکو تشفا — نرگس بیمار کا بیمار ہے

عاشقون کا خون ہو سر پر چڑھا — یا کہ سرخ اوس ترک کی دستار ہے

کب ہوا ترک تعلق بعد مرگ — مرکے بھی دو گز کفن درکار ہے

مین وہ عاصی ہون مرا تار سرشک — غیرت تسبیح استغفار ہے

کہتے ہین عقد ثریا سب جسے — اوس قمر کا طرۂ دستار ہے

مسح کرتا ہو دہان زخم بھی — واہ کیا قاتل تری تلوار ہے

خواب مین بھی رہتی ہین آنکھین کھلے
کس کا سطوت طالب دیدار ہے

خط سو جو بن پر عذار یار ہے — واہ کیا آئینہ جوہر دار ہے

مستعد جان بخشیو نیر یار ہے — گریہ سچ ہے تو اجل بیکار ہے

آستین سے پوچھیے کاہے کو اشک — اب تو منہ پر زخم دامن دار ہے

نازسو وہ گل جو ٹھکراتا نہین — کیا ہمارا جسم لاغر خار ہے

کیا کہون مین کیا ہے قاتل کی نگاہ — تیر برچھی نیشتر تلوار ہے

سچ تو ہو عشق بتان سے کفر زا — ہر رگ تن رشتۂ زنار ہے

شکل نرگس مین ہمہ تن چشم ہون — ہمدمو کیا حسرت دیدار ہے

طے کرون روی زمین اک گام مین — پاؤن مین خاصیت پرکار ہے

غافلون کی طرح ہم سوتے نہین — خواب مین آنکھین ہین دل بیدار ہے

خط سبز اپنا دکھا زخمی ہون مین — احتیاج مرہم زنگار ہے

بہیڑ اد یوسف خریدارون کی ہے — تیرا کوچہ مصر کا بازار ہے

دانت پر قاتل لگا یا کیا اسے — تیغ ابری ابر گوہر بار ہے

جھانکتا چھوڑا یہ کس بیدرد نے — چشم گریان روزن دیوار ہے

جا کے سطوت کربلا مین موت آئے
اب دعا خالق سے یہ ہر بار ہے

خضر بھی اونکے خط سبز پہ شیدا ہوتے
لب جان بخش پہ مرتے جو مسیحا ہوتے

بخدا حسن حسینا پہ نہ شیدا ہوتے
ہم بری کیا تھی جو رسوا سے تماشا ہوتے

ہمکو معلوم جو ہوتا کہ ہے تو ہرجائی
تجھکو دل دیکے زمانہ مین نہ رسوا ہوتے

ہوتے اوس بحر کرم کی اگر آنکی خبر
ابھی لینکو روان صورت دریا ہوتے

ایک گل مین بھی نہین بوی محبت باقی
کاش ہم ایسے زمانے مین نہ پیدا ہوتے

اُنکو منظور رہی حورون سے لڑائین آنکھین
ہین اشارے سے طرف عالم بالا ہوتے

ہمکو صورت نہ اگر آج دکھاتا وہ پری
ہنکی دیوانے روان جانب صحرا ہوتے

وعدہ وصل جو لینا تھا تو اونسے یہ کہا
بات کچھ کہتے ذرا آپ جو تنہا ہوتے

تازہ دم جان فدا کرنیکو مین ہو جاتا
گر جلاتے مجھے مشہور مسیحا ہوتے

آپ جاتے جو گلستان مین لگا کر کاجل
صدقے آنکھون پہ گل نرگس شہلا ہوتے

تجھ مین ہوتی جو ذرا بوی محبت ای گل
مثل بلبل ہمین سو جان سے شیدا ہوتے

بن سنور کر جو کبھی گھر سے نکلتا وہ شوخ
دیکھ کر لوگ اوسے محو تماشا ہوتے

اپنے گھر مین کسی صورت سے اوسے ہم لاتے
عیش و عشرت کی جو سامان مہیا ہوتے

تو جو آیا ہے مری ساتھ پئے سیر چمن
دیکھ اشارے گل و بلبل مین ہین کیا کیا ہوتے

کوچۂ یار مین ذرات پڑی ہی رہتے
سرفرازی تھی جو ہم نقش کف پا ہوتے

تن بیجا نمین مرے جان ابھی آجاتی
لب جان بخش سے کچھ آپ جو گویا ہوتے

حسن سے یار کے آنکھون مین سدا ہم رہتے
دور افلاک سے پس پس کے جو سرمہ ہوتے

تجھسا معشوق حسین اور بھی پیدا کرتے
حل ہی جاتا جو ہم اس بات کو جویا ہوتے

نوجوان کو مری ای چرخ کہن چھڑوا یا
نیچ ہر روز نئے تجھسے ہین پیدا ہوتے

دیکھیں اقرار ترا یہ ہو کب ای وعدہ خلاف
برسون گذرے ہیں یونہی وعدہ فردا ہوتے

لب جان بخش کی جنبش سے جلا لیتے ہیں
جان کیون جاتی اگر آپ مسیحا ہوتے

میرے محبوب کو وہ حسن دیا خالق نے
ہو تی یوسف بھی اگر محو تماشا ہوتے

ہائے بدنام جہان میں ہوئے دل کے باعث
اُسنے اُلفت جو نہ کرتے تو نہ رسوا ہوتے

ہم بھی وامق کبھی فرہاد کبھی بنتے قیس
تم جو عذرا کبھی شیرین کبھی لیلا ہوتے

شمع فانوس میں ہے گرد ہیں پروانے جمع
دیکھ لو عاشق و معشوق میں پردا ہوتے

کربلا جاکے قضا آئے اگر اے سطوت
دفن پائیں مزار شہ والا ہوتے

ترے مجنون کا رند ہیں ہیں جب دل بہلتا ہے
گریبان چاک کرکے جانب صحرا نکلتا ہے

جو اوس کم سن کا قد بوٹا سا پھر جاتا ہے نظروں
زمین پر طفل اشک آنکھوں سے گر گر کے مچلتا ہے

سواری جب گلشن پہ اوس گل کی ٹھرتی ہے
چمن سے بہر استقبال ہر بلبل نکلتا ہے

ستم گر تیری فرقت میں نکل جائیگا پہلو سے
بہت میں نے سنبھالا دل نہیں لیکن سنبھلتا ہے

ہوا ہو اوڑ کے ہن میں لیتا ہے غبار اپنا
اگر گور غریبان کی طرف سے وہ نکلتا ہے

عداوت بعد مرنے کے بھی اوسکے دل میں باقی ہے
مری تربت کو ٹھکراتا ہوا وہ شوخ چلتا ہے

خوشی سے نذر اپنے اپنے سر دیتے ہیں سب عاشق
سر ہی باندھ کر جب وہ بت قاتل نکلتا ہے

صدا ہم سر ورد دیتے ہیں یہ بازار محبت میں
کوئی معشوق بوسہ سے ہمارا دل بدلتا ہے

تمہارے وصل کی حسرت ہمیشہ دل میں رہتی ہے
کبھی آتے ہو تو دیدار کا ارمان نکلتا ہے

اثر پیدا کیا سنگ مقناطیس کا دل نے
نہیں سینہ سے کیسے تیر کا پیکان نکلتا ہے

بتوں کے ہجر میں بوجھ کب عشاق روتے ہیں
جو دل پر چوٹ پڑ جاتی ہے تو آنسو نکلتا ہے

گلے تمکو لگائیں وصل کی شب خوب جی بھر لیں
ہمارے دل کا یہ ارمان دیکھیں کب نکلتا ہے

جو دیکھیں نبض تو پڑ جائیں چھالے دست عیسیٰ میں
بدن ایسا ہمارا اب تپ فرقت سے جلتا ہے

گلو مین اونکی جب کہ تا ہون نالو تو کہتے ہین
صدا کسکی ہے یہ پردر میرا دل دہتا ہے

ادائین دیکھتے ہین جب قضا آتی ہے اے سطوت
ہمیشہ ناز جانان پر ہمارا دل نکلتا ہے

اے جان جان یہ روز یہی آرزو ہے مجھے
دل مین فدا کرون نظر آئی جو تو مجھے

دکھلا دے خواب ہی مین کبھی شکل تو مجھے
ہون ناتوان بہت نہ پہرا کو بکو مجھے

تاثیر ہے یہ عشق حقیقی کے اے صنم
دیکھا جدھر کو مینی نظر آیا تو مجھے

ہون وہ شراب خوار کہ ہیت نہو گی سیر
ساقی پلائے گا جو سبو پر سبو مجھے

ہوتا ہے لکو چین جگر کو مرے قرار
پہلو مین اے صنم جو بٹھاتا ہے تو مجھے

تیغ نگہ سے تیری پڑے ہین جو مین زخم
کرنا پڑا ہے تار نظر سے رفو مجھے

بہیجی جو مین نے پہول تو بولا وہ گلبدن
آتی ہے صاف اہین محبت کے بو مجھے

چھپ چھپ کے مجھسے رات کو جاتا ہے وہ کہان
رہتی ہے اب تو روز یہی جستجو مجھے

نالان ہون دل کے ہاتھہ سے دیدگان مین اے
آجائیگا نظر جو کوئی خوبرو مجھے

سینہ اگر ہو چاک نکلکر یہ دل کہے
اے جان تیری وصل کے ہے آرزو مجھے

دین استخوان قسم سگ اصحاب کہف کی
بہولے جو مر کے اے سگ دلدار تو مجھے

کعبہ سے دیر دیر سے آیا کنشت مین
کیا کیا پہرا رہی ہے تری جستجو مجھے

گلشن سے کچھ غرض ہے نہ وہ عندلیب ہون
دل سے پسند ہے گل عارض کے تو مجھے

افسوس وقت نزع بھی آیا نہ وہ صنم
تھے اوسکے دیکھنے کی بہت آرزو مجھے

ناسور دل مین ڈالدیا آسمان نے
شل گہر رکہا ہے جو با آبرو مجھے

پھر مجکو کربلا کے زیارت نصیب ہو
سطوت دوبارہ جاؤن یہ ہے آرزو مجھے

حسکا کہ حسن قدرت پروردگار ہے
او سپر ہزار جان سے مرا دل نثار ہے

اے دل تڑپ نہ تو اگر آزردہ یار ہے
اسمین بھی کچھ مشیت پروردگار ہے

کوئی دو نیم سینہ کسی کا فگار ہے
دونون بھوین ہین آپکی یا ذوالفقار ہے

رشک جنان ہے قابل جا مزار ہے
دل سے بہت پسند مجھے کوے یار ہے

دل لے لو کیا ہے جان بھی تم پر نثار ہے
آزردگی تمہاری مجھے ناگوار ہے

بٹھلاکے پاس غیروں کو پھیری ہے مجھ سے آنکھ
اے شوخ یہ بھی گردش لیل و نہار ہے

سنگ لحد پہ میرے یہ کندہ ہو دوستو
یہ اک شہید ناز و ادا کا مزار ہے

آراستہ ہوے ہین زمانے کے میکدے
شاید کہ آمد آمد فصل بہار ہے

بیمار عشق آج مرے یا کہ کل مرے
دو دن کی زندگی کا نہین اعتبار ہے

بجلی چمک رہی ہے وہ بادل مین جسطرح
صاحب اسی طرح مرا دل بیقرار ہے

کہدے کوئی یہ جاکے ہمارے مسیح سے
دم ہے لبون پہ اور ترا انتظار ہے

مدنظر ہوا ہے کسی بیگنہ کا خون
غصہ سے آج سرخ جو روے نگار ہے

دی ہے جگہ مجھے طرف پشت آئینہ
روشن ہے صاف یار کے دل مین غبار ہے

او بے خبر خدا کے لیے اب تو جلد آ
ہنگام نزع مجکو ترا انتظار ہے

دلکو چھپایا مینے تو کہنے لگا وہ شوخ
ممکن نہین سمجھے یہ ہمارا شکار ہے

دم بھر تو سیر کرنے کو تشریف لائیے
داغون سے دل مرا صفت لالہ زار ہے

دل عاشقون کے دیکھتے ہی ہوگئے دو نیم
تیغ نگہ مین کیا برش ذوالفقار ہے

کہتے ہین آفتاب کو وہ دیکھ دیکھ کے
کیا چرخ پیر سے مرا آئینہ دار ہے

کہتا ہے میری قبر پہ دل تھام کر وہ یار
حسرت برس رہی ہے یہ کسکا مزار ہے

زائر ہوا مزار حسین شہید کا
سطوت یہ کیا عنایت پروردگار ہے

ہے خوش قدون کا عشق جو اے آسمان مجھے
اک دن یہ تیر غم سے کریگا کمان مجھے

رنج فراق نے جو کیا زعفران مجھے
ہنستے ہین دیکھ دیکھ کے پیر و جوان مجھے

قاتل کا میرے کوئی بتادے نشان مجھے
اب سر ہوا ہے جسم پہ بار گران مجھے

ان مہوشون کے عشق مین کس دن ہوا تھا شاد
ہر دم رلا رہا ہے جو اے آسمان مجھے

اوس گل سے وعدہ وصل کا ہے کیفیت ہے آج
ساقی پلادے جام مے ارغوان مجھے

ہاتھ اک لگا دے اور کہ قصہ تمام ہو
قاتل چلا ہے چھوڑ کے کیون نیمجان مجھے

دلکو بڑی خوشی ہو کہ ہے آج روز عید
اپنے گلے لگا دو جو اے مہربان مجھے

ذکر وصال بھی نہین آتا زبان پر
رنج فراق سے یہ کیا ناتوان مجھے

مینے دعا مین آپکو دی تھین خطا ہے کیا
ناحق ہزارون آپ نے دین گالیان مجھے

آواز میرے نالون کے وہ شب کو کیا سنے
در پر ٹھہرے دیتے نہین پاسبان مجھے

دنیا مین آکے رنج اوٹھای ہزار ہا
لایا کہان سے میرا مقدر کہان سے مجھے

عشق بتان مین غیرت ناقوس ہو گیا
دن رات کوئی کام نہین جز فغان مجھے

طفلی سے مجھکو اک گل تر کا جو عشق تھا
استاد نے دیا سبق بوستان سے مجھے

مثل جرس ہون نالہ کنان ساتھ مین روان
ملجاے گر عدم کا کوئی کاروان مجھے

برسون رلایا اوسکے عوض تو نے اے فلک
اک روز وصل سے جو کیا شادمان مجھے

قصہ ہر اک خوشی کا فراموش ہو گیا
ہے یاد تیرے غم کی فقط داستان مجھے

شرمندگی نہ ہو سگ دلدار سے کہین
تجھسے ہما چھپانی پڑے استخوان مجھے

بیچین ہو کے وہ چلے آتے ہین کسطرح
منظور آج آہ کا ہے امتحان مجھے

جوش جنون مین چاک گریبان تو کرچکا
دامن کی ہین اوڑانی ابھی دھجیان مجھے

قبلہ سے مجھ مریض کا منھ پھیر دے کوئی
آئیگا دیکھنے وہ بت بدگمان مجھے

کیا جلد شعر کہنے مین سطوت ہوا ہے دخل
اوستاد ملگئے ہین عجب مہربان سے مجھے

دانا کیا ہو تو نے جدا ای آسمان سے مجھے
پیسین گی دانت دیکھ کے سب چکیان مجھے

در پردہ قہر ہے ستم آسمان سے مجھے
معشوق بھی دیا ہو تو ایذا رسان مجھے

رشک و حسد سے دیکھتے ہین آسمان مجھے
اللہ نے دیا ہو جو نام و نشان مجھے

سودا ہو زلفِ یار کے حلقون کا خود ہون قید
حداد مین پہناتے عبث بیڑیان مجھے

ای دل کسی نے یاد کیا ہو مجھے ضرور
ہیں جو آج آتی نہین ہچکیان مجھے

بلبل سے ہو غرض نہ کسی گل سے کام ہے
یکسان فراق مین ہے بہار و خزان مجھے

جب تو نہ ہو تو سیر گلستان نہین پسند
سم ہے ترے بغیر مے ارغوان مجھے

کیسا رہو نہین چشم حسینان حسن سے
سرمہ بنا سے پیس کے گر آسمان مجھے

تقدیر مین لکھی تھین اوٹھانی جو سختیان
بیٹھے بٹھائے ہو گیا عشق بتان مجھے

پہلو سے چھین کر دل بیتاب اوٹھ گئے
لیکن بتا گئے نہ وہ نام و نشان مجھے

بلبل پھڑک کے کہتی ہو فصل بہار مین
گلشن سے تو نکال نہ ای باغبان مجھے

تیر نظر سے دِل کو بچانا ضرور ہے
غصہ سے دیکھتا ہو وہ ابرو کمان مجھے

بلبل وہ ہون کہ قید مین برسون گذر گئے
تھا کس چمن مین یاد نہین آشیان مجھے

ای یار ابتو آنکھون سے کچھ سوجھتا نہین
اندھیر ہے فراق مین سارا جہان مجھے

ہو خوف مثل گرد کہین رہ نجاؤن مین
رکھا ہو ضعف نے جو پس کاروان مجھے

کہتی ہو ہجر گل مین ہر اک بلبل نحیف
لیجائیگی اوڑا کے ہوا سے خزان مجھے

زلفین دکھا دکھا کے یہ کہتی ہو چشم یار
رکھے سیاہ کیون نہ سدا یہ دھوان مجھے

سطوت کی یہ دعا ہو کہ دوزخ سے حشر مین
آکر بچائیے گا شہ انس و جان مجھے

ابھی جہان مین مستو بہار باقی ہے
لطف شراب کا کچھ دن نشہ کا باقی ہے

کھلی ہین آنکھین وہی انتظار باقی ہے
پس فنا بھی ترا انتظار باقی ہے

مزار پر مری پھول ہے نرگس شہلا ؀
ضرور حسرت دیدار یار باقی ہے

مٹا کے خاک کیا خاک کو کیا برباد ؀
فلک کو مجھ سوا بھی تک غبار باقی ہے

حسد سے چرخ کو منظور ہے مٹے یہ بھی
جو نام کو بھی نشان مزار باقی ہے

عجیب طرح کی اب کے چلی ہوا مو خزان
چمن مین گل ہو نہ باقی نہ خار باقی ہو

ابھی مٹا نہ مجھے اے اجل خدا کے لیے
کہ دلمین آرزوے وصل یار باقی ہو

کھلا دی تجکو ہما استخوان کی مینے
اب اوسکو دونگا سگ کوی یار باقی ہو

کل اپنے ہاتھ سے دی تھی جو تو نی مجکو شراب
اوسی کا آنکھو نمین اب تک خمار باقی ہو

رفو کرو نہین گریبان کو کیونکر اے وحشت
بتا کوی مری دامن مین تار باقی ہے

پھڑک کی کہتی ہی بلبل نہ قید کر صیاد ؀
چمن مین رہنے دے جبتک بہار باقی ہو

نہ ناز کیجیو صید افگنی پہ اپنے حضور
یہ مرغ دل مرا بھی شکار باقی ہے

ہزار شکر ہی سب کچھ مجھے دیا تو نے
اب اور کیا مری پروردگار باقی ہو

نگاہ لطف سے دل سب کے تو نی شاد کیے
مگر ہمارا دل بیقرار باقی ہے ؀

تم ابتو خوب لٹاتے ہو دولت دیدار
ادھر بھی کچھ کہ یہ امیدوار باقی ہو

بھرا کے آنکھ کہا اوسنے تیری قسمت میں
ابھی یہ گردش لیل و نہار باقی ہے

گلے لگا کے شب وصل خوب لے بوسے
یہ آرزو ترے عاشق کے یار باقی ہو

عدم گئی مجھے سب چھوڑ کر یہان سطوت ؀
نہ یار ہے نہ کوئی غمگسار باقی ہے ؀

ہجر مین جبکی ہوئی ہائے یہ حالت میری
جاتا بھی نہین افسوس وہ صورت میری

دوستو کیا کہون تغیر ہے حالت میری
عشق گیسو مین پریشان ہے طبیعت میری

بگڑے جاتے ہین صنم دیکھ کے صورت میری
کیا بنائی بری اللہ نے قسمت میری

دلمین قاتل کے ابھی تک ہے عداوت میری
ٹھوکرون سے وہ مٹاتا ہے تربت میری

آتش عشق ہی ایسی دل شیدا مین بھری ۔ نہین ممکن کہ رہے جان سلامت میری
دم نکلجایگا گھٹ گھٹ کے یقین ہے دل کو ۔ ہولناک آج ہی ایسی شب فرقت میری
پھر تو دیدار شب و روز میسر ہو گا ۔ اُسکے کوچہ مین اگر ہوگئے سکونت میری
ملکے ہاتھون سے کر قلب کو وہ کہتے ہین ۔ سچ بتا دیجو اسی دلمین ہے محبت میری
مہندی ملنے کے بہانے کف افسوس ملے ۔ یاد جب آگئی قاتل کو شہادت میرے
اور وہ دکھتے ہوے دلکو دکھا دیتے ہین ۔ قہر ہی غیر سے کرتے ہین شکایت میری
کیا سمجھتے ہین مجھے عاشق رفتار حسین ۔ ناز سے آکے جو ٹھکراتے ہین تربت میری
وہ نزاکت کے سبب آ نہین سکتے مری یار ۔ مجھکو اوٹھنے نہین دیتی ہی نقاہت میری
عشق مین مجھکو بھی ساتھ اپنے کیا ہی برباد ۔ دل شیدا نہین سنتا ہی نصیحت میرے
دل ہی کیا چیز ہے اوسے جان بھی اپنی دیدے ۔ مجھسے الفت مین یہ کہتی ہی مروت میری
اقربا دوست اگر ہونگے نہ گریان تو کیا ۔ میری تربت پہ سدا روئیگی حسرت میری
ناز سے دامن اوٹھائے ہوے وہ چلتے ہین ۔ دیکھ لیتے ہین اگر دور سے تربت میری
عشق صادق مین یہ تاثیر ہے آنسو ٹپکین ۔ دل لگا کر جو سنین آپ حقیقت میری
تجکو لپٹا کے گلے وصل کی شب سو لون ۔ آرزو میری یہی ہے یہی حسرت میری
غم فرقت مین ترقی و تنزل کے فزو ۔ غم جو بڑھتا ہی گھٹی جاتی ہی طاقت میری
ترا دیدار میسر نہ ہوا آگئی موت ۔ دل کی دل ہی مین رہی ہائے یہ حسرت میری
جسکی الفت مین زمانہ ہی مرا دشمن جان ۔ اوسکو دلمین نہین افسوس محبت میری
ہر سحر آئینہ تیغ مین منہ دیکھون گا ۔ حسن جلاد پہ آئی ہی طبیعت میرے
سنگدل جو نہ ملنے مین بہت ہی مشہور ۔ آگئی اوس بت کافر پہ طبیعت میری
قیس صحرا مین نہین کوہ پہ فرہاد نہین ہے ۔ جوش سودا ہی سنے کون حکایت میری
ایک ساغر کے لیے سامنے غیر سے ساقی ۔ ہاتھ پھیلاؤن نہین چاہتی ہمت میری

قبر مین چھوڑ گئے مجکو اکیلا احباب | محو ہر دل سے ہوئی ہائے محبت میری
قیس و فرہاد کا بھولے سے بھی اب ذکر نہین | عشق بازی سے زمانہ مین ہے شہرت میری
سب نے چھوڑا مجھے پر جو ہوا مین عاشق | بس غم و درد نے کی آکے رفاقت میری
خون دل پینے کو کہانے کے لیے لخت جگر | غم کیا کرتا ہے ہر روز ضیافت میری
دوڑ کر چوم لیے فخر سے مجنون نے قدم | نجد مین جبکہ مجھے لے گئی وحشت میری
درد دل ہائے اوٹھاتا ہے تو مین اوٹھتا ہون | تیری فرقت مین بڑہی ہے یہ نقاہت میری
شکوہ بوسے کے نہ دینے کا کیا جب تو کہا | تنگ کرتا نہین مانع ہے نزاکت میری
آگیا ہے مرا دل جب سے پریزاد پر | عشق مین قاف سے تا قاف ہے شہرت میری
طول آفت ہے اندھیرا ہے غضب ہیبت ہجر | جان اس عشق مین لے گی شب فرقت میری
دیکھ کر بلبل و گل مجھ سے وہ فرماتے ہین | طرز ادا مین ہے ترا ہمین نزاکت میری
قول ہے عشق کا کیونکر نہ بزرگی ہو مجھے | پہلے پیدائش آدم سے ہے خلقت میری
ہنس کے کہتا ہے وہ اب وصل کا ناحق ہے خیال | بڑھ گئی تیری نقاہت سے نزاکت میری
غیر نے میری طرف سے اوسے نہین بہکایا ہے | شعلہ سان کانپتے ہین دیکھ کے صورت میری
مجلس دل ہین مگر قید کیا ہے غم نے | کیا سبب ہے جو نکلتی نہین حسرت میری

مجکو کیا ڈر ہے علی کا ہون غلام اے سطوت
بس کرینگے وہ مدد روز قیامت میری

اے فلک عشق مین کیا تو نے کیا شاد مجھے | خوب معشوق دیا ہے ستم ایجاد مجھے
جان کا خوف نہین عشق مین ہرگز قاتل | تو دکھاتا ہے عبث خنجر فولاد مجھے
اے فلک اوسکی عوض خوب رلایا تو نے | ایک دن دیکھ لیا تھا جو ذرا شاد مجھے
ہجر مین ہائے مری جان لبون پر آئے | اوس ستمگر نے نہ اک روز کیا یاد مجھے
اب مانگو حسینون کا نہین دل مشتاق | ملگیا ہے جو وہ معشوق پریزاد مجھے

باتین دنیا کی فراموش ہوئین دل سے مرے | داستان ایک فقط غم کی ہی یاد مجھے
شیون کرتی ہے بلبل کہ بہار آئی ہے | قید کر تو نہ قفس مین ابھی صیاد مجھے
کم ہے جان اپنی فدا تجھ پہ کرون گر قاصد | مژدۂ وصل سنا کر ہے کیا شاد مجھے
سیر گلزار مین کہتا ہے سہی قد میرا | دم بخود ہو گیا کیون دیکھ کے شمشاد مجھے
مانگتا ہون جو دل اپنا تو وہ فرماتے ہین | تو نے کب مجھکو دیا تھا نہین کچھ یاد مجھے
مجھ سا عاشق نہ کوئی ہے بہ خدا یار کا | قتل کرتا ہے عبث او ستم ایجاد مجھے
زندگی میری عجب عیش سے ہے جاتی بسر | کوئی ارمان شوق جو مچلا ہے بیداد مجھے
ہائے فرقت مین تری لاکھون اٹھائے صدمے | وصل سے تو نے نہ اک روز کیا شاد مجھے
تو نے شیرین کے محبت مین نہ کیا پایا | پوچھ لونگا جو ملیگا کہین فرہاد مجھے
حلقۂ گیسوئے جانان کا ہوا جب سودا | بیڑیان آکے پنھانے لگی حداد مجھے
غم ترے ہجر کے اب اٹھتے نہین مجھ سے | حکم دے قتل کرے شوق سے جلاد مجھے

قبر پر فاتحہ پڑھنے کو وہ آیا سطوت
بعد مرنے کے ہی صد شکر کیا یاد مجھے

نکالی خوب [illegible] کے | رہان زخم سے لہو بہی تو شمشیر قاتل کے
حسین ہین اور یون ہے ادا سب تماشا کی | کہ جیسے گرد ہوتی ہین ستارے ماہ کامل کے
غضب ہے کر جو دیکھا آج اوس سفاک نے مجھکو | ہوئی تیغ نگہ سے صاف دو ٹکڑے مرے دل کے
بل آیا ابرو پہ ہو گیا سرخ غصے سے | لیے بوسے جو بیتابی مین مین تیغ قاتل کے
اوٹھا لو تم نہ اپنے ہاتھ مین شیشہ سے نازک ہے | مجھے ڈر ہے نہ ہو جائین کہین ٹکڑے مرے دل کے
جو دل تاریکی زندان سے مجھ وحشی کا گھبرایا | کیے بس ایک ہی جھٹکا مین ٹکڑے سلاسل کے
تڑپنے مین کہین چھینٹین پڑین خون کی نہ دامن پر | اسی سے وہ نہین نزدیک آتے اپنے بسمل کے
نہایت ناز ہے حسن کو اپنی خوش بیانی پر | ذرا گلشن مین چلکر چہچہے سنیے عنادل کے

فشار قبر سے تو اے زمین ایذا نہ دے ہمکو | ذرا تو چین لینے دے تھکے ماندے ہین منزل کے

لگایا ہاتھہ گردن پر جو ہین تلوار کا اوسنے | مرے سر نے لیے کیا گرکے بوسے پاے قاتل کے

شب وصلت سحر ظاہر ہوئی باتون ہی باتون مین | ہزارا افسوس لین جی صلوات سب گئے دل کے

غش آیا حسن لیلی دیکھکر مجنون کو صحرا مین | قیامت ہی ہوا سے اڑ گئے پردے جو محمل کے

لب میگون کے بوسون کی ہوس مین جان نکلی ہی | بنانا بعد مردن ساقیا ساغر مری گل سے

زبان حال سے یہ مہر کا ہی قول گردون پر | نہ کیون ہون سر بکف مت سے ہین مشتاق قاتل کے

کرو آراستہ نکو ختم رکھدو آئینہ شانہ | اب آدھی رات آئی سو رہین ہم تم گلے مل کے

جنون ہمکو ہوا جب اوس پری خوبی کی الفت مین | اوڑا دے ٹکڑے پیرہن کے سیکڑون دامان ساحل کے

نہین یہ شیشۂ مے محتسب نے توڑ کر پھینکا | پڑے ہین جابجا ٹوٹے ہوے ٹکڑے مرے دل کے

شریک بزم ہون اک لحظہ پہونچی یہ حسرت تا مے | ہوے ہین قاف سے تا قاف شہرے انکی محفل کے

کیا اقرار کرکے وصل کا انکار اوس گل نے | ہمارا غنچۂ دل ہوگیا پژمردہ کیا کھل کے

مجھے حسرت گلے ملنے کی اونسے رہ گئی باقی | مگر خنجر روان اونکا ہوا میرے گلے ملکے

کسی کو دیکے کچھ فوراً ادب سے چوم لیتا ہون | بنا ہو آنکی رحمت ہاتھہ مین ہتی ہی سائل کی

ترے دیوانے کا جب خانۂ زندان مین دم نکلا | فغان کرنے لگے کس دوستی حلقے سلاسل کے

مقابل بعد کرنا عارض پرنور جانان سے | چھڑا لے اے فلک ہی تو پہلی ماہ کامل کی

خدا دست طلب کوتاہ گر رکھے تو بہتر ہے | عجب ہوتا ہے اک رنگ خجالت منہ پہ سائل کی

روان رہتا ہے دریا آنسوؤن کا چشم گریان سے | گمان ہین آشناؤن کو مری مژگان پہ ساحل کی

مبارک ہو مبارک ہو زیارت کا سفر سطوت
گئے گھر اپنے احباب اقربا سارے گلے مل کے

جب دل بھر آیا چشم کے ساغر چھلک گئے | چین آگیا جو ہجر مین آنسو ٹپک گئے

ہرگز ہوا نہ اونکی نصیحت سے فائدہ | ناصح بھی آکے محفل رندان مین بک گئے

آواز بھی سنائی نہ تونے ہزار حیف
ہم در پہ تیرے آئے بھی بہی ٹپک گئے

اک لحظہ ہائے آنکھوں سے جب تو نہاں ہوا
ای یار میرے دل میں ہزاروں ہی شک گئے

پہلو میں آکے میرے جو بیٹھا وہ گلعذار
خار الم رقیب کے دل میں کھٹک گئے

رو یا جو اپنے ساقیِ فیاض کے لیے
لبریز ہوکے چشم کے ساغر چھلک گئے

گردش ہزار حیف نہ تقدیر سے گئی
پھرنے لگا سر اپنا اگر پاؤں تھک گئے

نکلا جو سیر کرنے وہ محبوب گلبدن
خوشبو سے ساری شہر کے کوچے مہک گئے

تھی بھیڑ عاشقوں کی نہ ملتا تھا راستا
مشکل سے آج ہم در دلدار تک گئے

ہیں زار و زرد جبکہ بنا کشت زعفران
وہ دیکھتے ہی مارے ہنسی کے پھڑک گئے

دو شمعیں نور کی ہوئیں روشن شب وصال
ساقیں سے جو پائنچے اونکے سرک گئے

جام شراب اوسنے دیا جب رقیب کو
اشکون سے میری چشم کے ساغر چھلک گئے

آیا جو دل میں رہنے کے خاطر غم فراق
سینے کو میری آہ کے شعلے لپک گئے

خط دے سکے نہ بدگمان ہوئے سطوت ہم اسقدر
قاصد کے ساتھ ساتھ در یار تک گئے

کب میں رویا پھر سے کیوں بلایا آپنے
بیٹھے بٹھلائے نیا طوفان اوٹھایا آپنے

جسکو اپنے حسن پر دیوانہ پایا آپنے
رفتہ رفتہ خاک میں اوسکو ملایا آپنے

پاس اک لحظہ نہ محفل میں بٹھایا آپنے
اپنے عاشق پر نہ اکدن رحم کھایا آپنے

جی میں ہے میں بھی نیا معشوق کرکے رنج دوں
ملکے غیروں سے مجھے جیسا جلایا آپنے

جانب صحرا چلا میں بھی گریبان پھاڑکر
مثل مجنون کے جو دیوانہ بنایا آپ نے

اشک کہتے ہیں کہ اب ہم سے ٹھہر سکتے نہیں
اپنی نظروں سے ہمیں ایسا گرایا آپ نے

عاشقوں میں ناتوان مجھکو سمجھکر اے صنم
جانکو وہ غم فرقت گرایا آپنے

گرد آکر عندلیبوں نے کیا ہے کیوں ہجوم
عطر گل پوشاک میں شاید لگایا آپنے

کیا ہوا برسون جما یا جو حنائی اپنا رنگ
خون ہاتھون مین مرا آخر لگایا آپ نے

بعد مرنے کے تو دل ہوتا شگفتہ قبر مین
پھول اک آکر نہ تربت پر چڑھایا آپ نے

کیا ہی خوش ہو ہو کے سب نے اپنی جانین کین نثار
عاشقون کو آج وہ جوبن دکھایا آپ نے

فاتحہ کا ذکر کیا مر کر کبھی آ لمنہ یاد ہے
حیف ہی ایسا مجھے دل سے بھلایا آپ نے

آنسوون کے ساتھ دل بھی خون ہو کر بہ گیا
رنج دیدی کر مجھے ایسا رولایا آپ نے

غیر کو بوسہ قرہ کا سامنے میرے دیا
خوب ہی دل پر مرے نشتر لگایا آپ نے

یا حسینؑ ابن علی شاید ہوئی کوئی خطا
کربلا مین بہر سطوت کو بلایا آپ نے

ساقی کی چشم مست جو دیکھی مچل گئے
شیشون کے ساتھ دل بھی بغل سے نکل گئے

دیکھا نگاہ تیز سے ابرو کمان نے جب
مژگان کے تیر سینۂ عاشق پہ چل گئے

آنکھون سے میری نکلی مچلتے جو طفل اشک
دیکھا جو پتلیون کا تماشا بہل گئے

نالی صہیب جبکہ ہماری ہوئے بلند
کم سن حسین جتنے تھے سنکر دہل گئے

لیلیٰ ادا وہ تو ہے کہ عاشق تری تمام
مجنون بنے تو جانب صحرا نکل گئے

کی ہنسی سینہ تھام کے جب آہ دردناک
دل سب فرشتگان فلک کے دہل گئے

رویا جو اپنے دلبر کم سن کے ہجر مین
کیا طفل اشک آنکھ سے گر کر مچل گئے

نکلا سمند ناز پہ جب ہو کے وہ سوار
دل عاشقون کے سینہ کے اندر مچل گئے

گلشن مین تنے جا کے خوش الحانیان جو کین
بلبل خجل ہوئے تو چمن سے نکل گئے

اک یہ بھی کم سنی کا تقاضا ہے جان جان
آئے جو دیکھنے مرے دل کو مچل گئے

عاشق ہین جو سمجھتے ہین اوسکا اپنے جا
کوچے مین یار کے گر جب سر کے بھاگ گئے

بوس و کنار [illegible] کا کیا آ لیا حیال
شرما کے سامنے سے مرے تم جو ٹل گئے

مستہ [illegible] ہو واعظ کو عرض
جب آئے واعظ [illegible] چل گئے

سودا تری مژہ کا جو تھا مجکو دشت مین
تلووں کے پار خار مغیلان نکل گئے

مینے سوال وصل کیا کیا ہوا گناہ
بیفایدہ حضور کے تیور بدل گئے

دیکھا نگاہ لطف و کرم سے جو یار نے
ارمان جسقدر تھے ہمارے نکل گئے

حسن اک حسین کا دیکھتے ہی آچلا تھا غش
ہاتھوں سے اپنا تھام کے دل ہم سنبھل گئے

اچھی طرح ابھی نہ ملائی تھی اوسنے آنکھ
تیغ نگہ کے دلپہ کئی وار چل گئے

مہندی کا اک بہانہ تھا غیرون کے سامنے
تربت پہ میری وہ کف افسوس مل گئے ہیں

کیا خاک رکھون مین سنگ دلدار کے لیے
سب میری استخوان تپ فرقت سے جل گئے

دنیا کو ہم سرا جو سمجھتے تھے غافلو
مثل مسافر آج یہان آئے کل گئے

گم کردہ ہوش ہم ہین چمن مین وہ عندلیب
ہوش آیا اب بہار کے جب دن نکل گئے

سیماب اوڑتا شعلۂ رخسار یار سے
آئینو خیر ہو گئی آگے سے ٹل گئے

کوچے مین اونکے زہر ہزارون نے کھا لیا
تھی لاش پر جو لاش تو مردے بدل گئے

ہم کربلا مین جا کے نہ اے سطوت آئین گے
گھبرا کے لکھنؤ سے جو ابکی نکل گئے ہیں

رات کو خالی مکان پاتا ہون جب مین یار سے
سر کو ٹکراتا ہون اوٹھا دیکھ کر در و دیوار سے

ہے دل پر داغ اونکی زلف پیچان پر نثار
ہو گئی طاؤس کو کیسی محبت مار سے

حسن کے نظارے کو کوچہ مین آئے کسطرح
دو قدم چلنا نہین ممکن تمہارے زار سے

حضرت فرہاد و مجنون نے بھی وہ پایا نہین
عاشقو ہمکو ملا جو عشق کی سرکار سے

اسقدر تم کج ادا کج خلق اے صنانہ جب تھے
مشورہ ہے اندنون کیا چرخ کج رفتار سے

خیر ہے مجکو طبیبو کیا ہوا امید شفا
کوئی اچھا بھی ہوا ہے عشق کے آزار سے

جب سے وہ شیرین ادا آنکھوں سے پنہان ہو گیا
صورت فرہاد ٹکراتا ہون سر کہسار سے

زندگی سے الفت ابرو مین ہون بیزار نیز
کیون ڈراتا ہے مجھے تو خنجر خونخوار سے

باغ ہو ساقی ہو مے ہو یار گل اندام ہو
بس جوانی مین محبت ہے انھین دو چار سے

ہجر مین اوس رشک گل کے زار ایسا ہو گیا
دیکھنے والے مجھے دیتے ہین نسبت خار سے

ہے وصیت بعد مردن دفن کر دینا وہین
ہے ہمت مجکو محبت کوچہ دلدار سے

چارہ گر کوئی علاج اسکا کریگا کیا بھلا
دل مرا مجروح ہے تیغ نگاہ یار سے

آنکے ملیا سے گلو سے ہے نہایت آرزو
ہے محبت مجکو اے قاتل تری تلوار سے

دختر رز کی محبت ہی رہین کیونکر دست
کس طرح نکلین بھلا ہم خانہ خمار سے

نزع کا ہے وقت اکدم حال آکر دیکھ لو
چاہیے پرہیز اے عیسی نہ مجھ بیمار سے

بجلی اوسکا تبسم دل فریب اسکی ہنسی
غنچہ گل کو ہے کیا نسبت دہان یار سے

سامنے میرے سدا رہتا ہے میرا سیم تن
اٹھو بالا نال ہونین دولت دیدار سے

آبرو سلک گہر کی خاک کر دی آپ نے
دانت ہنسنے مین جو ہین چمکے در شہوار سے

بیستون بریاد شیرین مین جو پھرتی تھی شکل
ڈھانکتا تھا کوہکن منہ اسن کہسار سے

یاد مژگان مین پڑے جاتے ہین نشتر یا خدا
عشق کیا آدون کو میرے ہو گیا ہے خار سے

گو کہ اے سطوت زمانے مین ہزار دل ہین حسین
کچھ غرض ہمکو نہین مطلب ہے اپنے یار سے

اوس بیوفا کو اب نہ کبھی یاد کیجیے
معشوق اور کوئی پریزاد کیجیے

دل میرا اپنے وصل سے اب شاد کیجیے
تا قید رنج سے آزاد کیجیے

کیا فکر ہے کہ ہم پہ تو بیداد کیجیے
دیدی کے بوسے غیر کا دل شاد کیجیے

اوس تنگ گل کے ہجر مین مانند عندلیب
گلشن مین جاکے نالہ و فریاد کیجیے

جو جو کہ ظلم اوس ستم ایجاد نے کیے
کس کس کو یاد اے دل ناشاد کیجیے

دل لے چکے تو کہتے ہین دل مانگتے ہین
وہ رنج دون کہ آپ بہت یاد کیجیے

عاشق پہ ظلم کرکے یہ کہتا ہے وہ صنم
جاکر خدا سے اب مری فریاد کیجیے

کرتا ہی ہمسری قد موزون سے آپ کے
سرو سہی کو باغ سے آزاد کیجیے

کچھ بھی اثر نہ ہوگا کہ پتھر ہی اوسکا دل
کیا فائدہ جو نالہ و فریاد کیجیے

گھیرا ہی چار سمت سے آفات دہر نے
اب آکے یا علی مری امداد کیجیے

گر وعدۂ وصال کیا ہی رقیب سے
مجھ سے بھی تو حضور کچھ ارشاد کیجیے

تقدیر ہو جو کچھ بھی موافق شباب مین
ہر دم وصال یار سے دل شاد کیجیے

اپنی گلی مین قبر بنی رہنے دیجیے
للہ میری خاک نہ برباد کیجیے

ذکر بتان سے فائدہ دنیا مین کچھ نہین
سطوت خدا کو اپنے نہ کیون یاد کیجیے

بتون کے عشق کو اب ترک کردین پیری آئی ہے
کرین اب اپنے خدا کی یاد یہ دل مین سمائی ہے

گئی رنجش دلون کی اب تو آپس مین صفائی ہے
قسم غیرون کے گھر جانے کی اونسے مجھ سے کھائی ہے

لب رنگین پہ اپنے تم نے کیا لالی جمائی ہے
کرو گے عاشقون کا خون کیا دل مین ٹھانی ہے

جو مہندی تم نے چارون ہاتھ پاؤن مین لگائی ہے
وہ ہنگے خوب جو بن کا ابھی جوبن آئی ہے

بتا دو مجھکو بھی جسنے کہ پھر کھانا کر گئے دو دن
ہے آراستہ کیون کیلیسی لگائی ہے

نکل آیا ہے خون دل ہمارا اشک بن بنکر
رنگین ہے جو ہاتھون مین تمہارے مہندی لگائی ہے

بچے جان اب کیونکر ... کی فکر ہی مجھکو
غم و رنج و الم کی آجکل دل پر چڑھائی ہے

کہان نالے کی طاقت ہے جب ... جان لبون پر
بڑی مشکل سے جو [illegible] لبون تک آئی ہے

گنہ ہر ایک کیا ہی جبھی نہ چھپا کرون آ کر
نکالا ہے نہین صبا قسمت کے برائی ہے

ہوا اک دار مین ... اسیر ... قاتل
غضب کے ہاتھ تیری ہی آفت کے صفائی ہے

نہ گھبرا تیر گھر ... خبر لی ہے آ کر
خبر یک صبا نے آکے طرفہ سنائی ہے

تغافل سے ہوا مجبور ... کہانتک
تجھی پر جان دینگے اب یہی دل مین سمائی ہے

نہیں رہین بے سبب ہیرا نالے پہ رونا یہ بے تابی

کے دیکھا ہے ای سطوت طبیعت لپیا ئی ہے

عجب شوق شہادت ہو عجب اُت مرے دل کے
نہ چھوڑی آمد و رفت ایکدم بھی کوی قاتل کے

میں سر کاٹ کر یہ گفتگو ہو میرے قاتل کے
کہ تجھ پر جان ہو داکی آسان سینے مشکل کے

بوقت ذبح قابل دید کے ہو آج مقتل مین
ہماری سخت جانی اور نزاکت دست قاتل کے

اوٹھا کر مجکو حیلہ سے بلا یگا رقیبون کو
ارے ناداں یہ تیر ناخنون مین ہے ٹکڑے دل کے

وہ کشتہ ہون کہ ایسی ذبح مین لذت ملی صل
مری گردن ہوے مشتاق ہے شمشیر قاتل کی

بیٹھین آکے میرے پاس وکو نگاہ مین اونکو
وہ دم بھر دیکھ جائین آکے بیتابی مرے دل کی

نہ گاڑین بیچ میت کو اجاڑ وہم آتے ہے
کہ میرے دل کے آئینہ مین ہے تصویر قاتل کے

تمہاری دید کو تڑپا کیا لوٹا کیا کیا کیا
خبر تم نے نہ پوچھی غیر سے بھی اپنے بسمل کے

وہی ہاتھ حنا صندل دیے پہ میرے خون کے چھاپے
خوشی دیکھو تو کوئی قتل کرکے میرے قاتل کے

جبھی جانین کہ شب کو بے بلاوہ چلے آئین
ارادہ ہے کہ ہم تاثیر دیکھین نالۂ دل کے

چمن کا رنگ بدلا کس گل رعنا کی آمد ہے
گلستان مین ہوئی ہے آج کیون کشت عنادل کے

جو مانگے کوئی کچھ آکر حقارت سے نہ تم دیکھو
اوسے چاہیے دینا بڑی حسرت ہے سائل کی

بگڑ کر جو رہا کر دینگے اپنی زلف کے قیدی
صدا آئی تو اوسکے کان مین کدن سلاسل کے

سینہ پوشی دکھا کر قیس کہتا ہے لیلی سے
کہ دود آہ نے یہ پردہ پوشی کی ہے محمل کے

مری خورشید رو کو نور خالق نے دیا ایسا
نہین ہے سامنے اوسکے حقیقت ماہ کامل کے

یہ کھینچی بیخودی مین دل سے آہ گرم مجنون نے
کہ تڑپی خود بخود لیلی جل اوٹھی چوب محمل کے

وہ اپنی عاشقون کو ذبح کر کے ناز سے بولے
بہت ہمکو پسند آتی ہے محفل رقص بسمل کی

اطاعت سے مسخر اوس پری کو کر لیا ہمنے
نہ اب حاجت ہے عامل کے نہ خواہش نقش عامل کے

جہانین مشتری کسطرح ہون زہرہ جبینو نکا
حقیقت سن چکا ہون بار ہا مین چاہ بابل کے

یہ ہے شوق شہادت غش سے فوراً چونک جاتا ہون
ہوا آتی ہے جسدم دامن شمشیر قاتل کے

محبت گل رخون کی تم کروگے کیونکر اے سطوت
نہین قابو مین دل فریاد سنکر عنادل کے

تماشا منظور ہے مجکو خال روے قاتل کے
بناؤنگا سیاہی آج اپنی آنکھ کے تل کے

محبت ہوگئی ہے جب سے اک بیرحم قاتل کے
ہمارے دل نے بیتابی ہے سیکھی مرغ بسمل کے

ہمارے سامنے فرہاد و مجنون طفل مکتب ہین
ہمین سے عشقبازی آکر ان دونون نے سیکھی ہے

جنون مین ہمنے پایا حضرت داؤد کا رتبہ
جو چھوے سے موم ہوجاتی ہین سب آہن سلاسل کے

کوئی مشکل ہوئی درپیش جب مجکو زمانے مین
تو فوراً حل مری مشکل کشا نے آکے مشکل کے

رسائی جب تیرے گوش نازک تک ہوئی غافل
بھٹک کر پھر نہ آئی راہ پر آواز سائل کے

دھوان یہ سجدہ مین آخر کو پھیلا آہ مجنون کا
کہ پوشش ساری کالی ہوگئی لیلی کے محمل کے

مرا خورشید طلعت بام پر شب کو جو بیٹھا ہے
فلک پر فق ہوئی جاتی ہے رنگت ماہ کامل کی

مری حسرت زدہ صورت پہ شاید رحم آیا ہے
جو کھینچ کر رکھی ہے میان سے تلوار قاتل کے

برائے فاتحہ اے شعلہ رو نے ہاتھ جب اٹھایا
مری تربت پہ روشن ہوگئین شمعین انامل کے

جھکے جاتے ہین اپنا سر جھکا کر تو یہ مطلب ہے
ہمین سننا ہین کچھ باتین زبان تیغ قاتل کے

ہوئی رخصت نہ وصلت پر اک بوسہ پایا تمنے
نہ نکلی آرزو کوئی مرے حسرت زدہ دل کے

الٰہی خیر ہو شاید جنون پھر رنگ لائے گا
یہ کیون بڑھنے لگی ہے خود بخود وحشت مرے دل کی

رہے بیٹھا اجل سے مستعد انسان مرنے پر
کمر باندھے کہ کھوٹی راہ ہو جائے نہ منزل کے

تمہارے رخ مین جو خوبی ہے اوس سے بدر واقف ہے
یہ سچ ہے رو برو کامل کے ہے توقیر کامل کے

مثال قیس صحرا مین سودائی سا پھرتا ہون
نظر آتی ہے جب صورت کسی لیلی شمائل کے

زمین دم بھر ٹھہر کر دے فشار قبر کے ایذا
تھکے ہین ہم بہت سختی اٹھائی ہے جو منزل کے

اجل کا سامنا ہے یان کنار گور ہے عاشق
وہان ہے خیر کے ہمراہ رہی سیر ساحل کی

جو ہے حد سے زیادہ عاشقون کی خون کے پیاسے
زبان منہ سے نکل آئی ہے باہر تیغ قاتل کے

فرشتہ بھی اگر پوچھے علانیہ کہین سطوت
لطافت سے فقط ہو شعر گوئی ہنو حاصل کے

دور سے آئی تری در پہ ہین آنے والے
پاس آجاتے ہیں صورت کے دکھانے والے

ہمکو افسوس نقاہت نہین اوٹھنے دیتے
اوسکی محفل مین چلے جاتے ہین جانیوالے

اوٹھ کے پہلو سے جا مجھ سے تو چار آنکھین کر
کیون چراتا ہے نظر دل کے چرانے والے

ہائے ان شعلہ عذارون سے محبت کیون کی
ہمنے پیدا کیے خود دل کے جلانے والے

شوخیان کر کے حنا کہتی ہے اون ہاتھونکو
چٹکیون مین ہین یہ عاشق کو اڑانیوالے

جب کہا مینے ادھر آئیے تو ہنس کے کہا
کون ہین آپ مجھے پاس بلانے والے

منزل قبر مین آخر مین اکیلا پہونچا
راہ مین بچھڑ رہے ساتھ کے جانیوالے

آکے عشاق کے قبرون پہ وہ فرماتے ہین
خاک مین مل گئے سب ناز اوٹھانیوالے

مر گئے طالب دیدار اونکے تو رو کر بولے
کیا ہوئے وہ مجھے آنکھو پہ بٹھانیوالے

یا خدا عشق دیا ہے تو دے دل اک اور
انکے ارمان نہین ایک دل مین سمانیوالے

خاک پر بعد فنا کنج لحد مین افسوس
سو رہے پھولون کی چادر کے بچھانیوالے

ہے یقین مجھکو کہ ہمراہ لیے غیرونکو
آج ہونگے وہ مرے دل کے دکھانیوالے

ابتدا آپ سے ہر عشق کے پوچھین ادنی
ابھی دو چار جو ہین اگلے زمانے والے

ذکر غیرون کا ہے کیا عشق زبانی ہے اونہین
اک فقط ہم ہین ترے ظلم اوٹھانے والے

چھپ کے جاتا ہے کہ ہر شی مین تجھے دیکھ لیا
اور ہر آئینہ کو دو پٹے سے چھپانیوالے

صورت ذرہ روز حشر کو ہون گے پامال
دار دنیا مین ہین جتنے سر اوٹھانیوالے

لاکھ تو گھات کرے آکے چمن مین صیاد
ہم وہ بلبل ہین نہین دام مین آنیوالے

ملے میرا دل گم گشتہ تو لیتا آنا
سن لے او کوچہ دلدار کے جانیوالے

بوسے اغیار کو ملتے ہین لب شیرین کے
ہم فقط آپ کی ہین گالیان کھانے والے

بے ثباتی نے کہا توڑ کے دریا کے حباب
یون فنا ہوتے ہین دیکھو سر اوٹھانیوالے

ایک دو جام سے تو سیر نہ ہونگے ساقی
خم کے خم تمتو ہین اک دم مین چڑھانیوالے

شاعر و یار کے رفتار سے نسبت نہین کیا
کبک کہسار مین ہین ٹھوکرین کہانیوالے

سوی میخانہ اگر محتسب آتا ہے تو آئے
مست ہین شیشہ کو دلمین چھپانیوالے

گھائل اُس تیغ نگہ کا ہون مداوا ہی عبث
خود بخود آئینگے جو ہین زخم بہر آنیوالے

ضد یہ اچھی نہین غیرونکو نہ پہلو مین بٹھا
او مرے دُکھتے ہوے دل کے دکھانیوالے

ان حسینون سے محبت نہ کرو اے سطوت
جانتے ہو کہ یہ ہین دل کے دُکھانے والے

شب وصلت جو مین پچھلے پہر تکبیر ہوتی ہے
مؤذن کی صدا حق مین ہمارے تیر ہوتی ہے

جو پوچھا اونسے کیون ہر روز مشق تیر ہوتی ہے
کہا اک یہ بھی تیرے قتل کے تدبیر ہوتی ہے

اشارہ ہی کرینگے قتل اپنے ہاتھ سے مجھکو
جو قبضہ چوم کر زیب کمر شمشیر ہوتی ہے

تلاش رزق مین کیون دربدر پھرتے ہو صبر و
نہین ہوتا ہی کچھ جب [illegible] تقدیر ہوتی ہے

جو پھر فاتحہ آتا ہو وہ گور غریبان مین
تو او ٹھا اوٹھ کر ہماری دامنگیر ہوتی ہے

تصور مین ترے اسطرح چپکا بیٹھا رہتا ہون
مکانمین جسطرح ساکت کلی تصویر ہوتی ہے

خدا محفوظ رکھے شر سے ظالم نے بلایا ہے
ہمارے اوسکے دیکھین آج کیا تقریر ہوتی ہے

جنون کا زور ہی ایسا اگر دیتا ہو مین جھٹکا
تو ٹکڑے ٹکڑے پیر پاؤن کی زنجیر ہوتی ہے

خفا ہو کر مری جانب سے منہ کیون پھیر لیتے ہو
سوا بوسہ کے مجھسے کونسی تقصیر ہوئی ہے

مرے پردرد نالے سنگ پتھر تک پگھلتے ہین
مگر دلبر بتون کے کچھ نہین تاثیر ہوتی ہے

دل عاشق ہو لیتا ہے پہلے پھر تلوون مین ملتا ہے
یہی شرط وفا کیا اوبت بے پیر ہوتی ہے

مین یون حیرت زدہ ہون سامنے اُس بت کے محفل مین
کہ جیسے سامنے تصویر کے تصویر ہوتی ہے

قلم کرتا ہے سر کس جرم پر تو شمع محفل کا
خطا سرزد یہ تجھ سے ناحق اے گلگیر ہوتی ہے

بناتے ہیں ادہر اک میکدہ ہم رند اے سطوت
ادہر زاہد ہیں مسجد اگر تعمیر ہوتی ہے

جگر میں ٹیس طپش دل میں درد سر بھی ہے
ہماری حال سے ایجان کچھ خبر بھی ہے

قدم رکھو نہ کوئی کوچۂ محبت میں
غضب ہے دل کے سوا جان کا ضرر بھی ہے

میان دہر تو عنقا کیا ہیں ناپیدا
عدم میں جا کے کھلا یار کے کمر بھی ہے

فقط یہ دل نہیں تیغ نگاہ سے زخمی
حضور دیکھیے ٹکڑے مرا جگر بھی ہے

وہ مجھسے پوچھتے ہیں کیا کسی پہ عاشق ہو
جو رنگ زرد ہے چہرے کا چشم تر بھی ہے

کرینگا قتل کسے آپ آج غصہ سے ہے
دل اور دو نیمہ ہو ترچھی تری نظر بھی ہے

جمال آپکا دل سے نہ ہو پسند جسے
مجھے بتایئے ایسا کوئی بشر بھی ہے

تپ فراق نے بیحال کر دیا میرا
کہ ہونٹھ تک ہیں گرمی سے درد سر بھی ہے

عدم کی سمت روانہ مجھے کر اے قاتل
یہ جان نثار تو باندھے ہوے کمر بھی ہے

ہیں اوسکے پاس بھلا نامہ بر کیا بھیجوں
سوا صبا کے کسی کا بھلا گذر بھی ہے

خدا کے واسطے گھر سے نہ میرے جاؤ ابھی
کہ خاک اڑتی ہے لو بھی ہے دوپہر بھی ہے

ہمارے گیسوے رخ ہی طلسم ہیں کوئی
کہ ایک جا پہ عیان شام بھی سحر بھی ہے

جو کہتا ہے مجھے آکے دیکھ جا اے یار
کہ دم لبوں پہ ہے دنیا سے اب سفر بھی ہے

چمن میں اونکی طرف ہے تو عشق میری طرف
رفیق ایک ادہر ہے تو اک ادہر بھی ہے

نہ شیشہ ہے نہ سبو ہے حرم میں جاتا ہوں
اگر بتوں کا خطر ہے خدا کا ڈر بھی ہے

ستمگر [illegible] مری آہ میں [illegible] جگر
کہ پھول ہی نہیں اس نخل میں ثمر بھی ہے

دہ [illegible] ہے مرے قتل پر مبارک ہو
کھنچی ہے تیغ تو باندھے ہوے کمر بھی ہے

چھپاؤ دل کو کہاں اونکی ہے تری ہی لطف
خدا بچائے کہ تیر نگاہ کا رخ ادہر بھی ہے

ہزار [illegible] سامان عیش میں کرتا
بھلا بتاؤ قضا سے مجھے مفر بھی ہے

جہان مین ایسے حسین ہو شیفتہ سطوت
کہ رشک مہر بہی ہے غیرت قمر بہی ہے

نکل آئیگا مطلب تیری در پر جبہ سائی سے / بتنگ اب آئے ہین ہم اپنی قسمت کے برائی سے
فلک پر چاند شرمندہ ہے چہرے کی صفائی سے / خجل ہے پنجۂ مرجان ترے دست حنائی سے
یہی دل مین ارادہ ہے کہ اب تجھ کہا کہوں منہ سے / بہت عاجز ہوئے ہین آپکے بد اعتنائی سے
خدا کے واسطے اے دلربا صورت دکہا مجکو / لبون پر جان میری آئی ہے تیری جدائی سے
دئے پہولون کے گجرے مینے جب اونکو کہا ہنس کے / بہلا یہ بوجھ اوٹھے گا مری نازک کلائی سے
لگاتے ہین گلے ہم کبھی تو فوج ہوتے ہین / مثال تیغ ملتا ہے وہ قاتل کج ادائی سے
گذر اوس حور کے گہر تک کسی صورت نہین ہوتا / بہت حیران اپنے بخت کی ہین نارسائی سے
برا زندون کو کیون آئے اہد مکار کہتا ہے / گنہ بہتر ہین اپنے تیری طاعات ریائی سے
کوئی کہدے ہما سایہ فگن کیون سر پہ ہوتا ہے / گدائے کوے جانان کو غرض کیا بادشاہی سے
کسی کو مہر شاید دیکھتا ہے چرخ چارم پر / نہین بوجہ منہ پہیرے ہوے ساری خدائی سے
لپٹنا وصل کے شب کا تمہین کیا یاد آتا ہے / جو مجکو دیکھکر منہ ڈھانک لیتے ہو دولائی سے
سنہری رنگ دیکھا اوس پری کا ہو نہین ہوا / مسلسل کرکے مجھے جدا زنجیر طلائی سے
ہزارون ہی دئے صدمے اکدن خشش کیا مجکو / ارے بیرحم در گذرا مین ایسی آشنائی سے
محبت لا کہو ہم اپنے جاتے ہینگے تو کیا ہوگا / وہ ہرگز ہاتھ اوٹھانگی نہ اپنی بیوفائی سے
وہ بلبل ہون مری بالون نے تہا بیچین کر رکہا / ہوئی خوش سب اسیران کہن میرے رہائی سے
چمن مین دیکھیے سوسن پہ فورا آگئی سرخی / ملی مسی جو تمنے آج انگشت حنائی سے
اوٹھائے رنج فرقت اسقدر دل ہوگیا پتھر / ہوا حاصل ہمین جو ان بتون کی آشنائی سے
قلم ہاتھون اکے شیخ بس چپ رہو ہوگا / ابہی مین خیر با واقف ہون تمہارے پارسائی سے
ارے بلبل در پہ ہوئین قفس مین قید ہے شوق / نہ کر آزاد اے صیاد در گذرا رہائی سے

چلے تمھی جو دی مین ہم نشان کیسا پتا کیسا
تمھارے پاس آ پہونچے ہین دل کی رہنمائی سے

بہت مشہور عبرت کے لیے ہی قصہ یوسف
محبت اس زمانے مین نہین بہائیکو بہائی سے

ارادہ ہی کہ ہم بھی باغچین چلکر کرین نالے
وہ خوش ہین بلبل گلزار کے نغمہ سرائی سے

کیفی مین ہند سے مجکو خدا پہونچا دے سطوت
گدای وانکی بہتر ہے یہان کی بادشائی سے

پہونچا دے کوئی یار تلک آسرا تو ہے
ای ضعف تار اشک بجای عصا تو ہے

نادم ہون وصف گیسوے جانان کیا تو ہی
دی ہی مثال تار نفس سے خطا تو ہے

ہم سے نہ اوٹھ سکے پہ اوٹھائینگے کوہ عشق
دلمین ہزار شکر کہ یہ حوصلا تو ہے

سینہ پہ میرے آکے رکھا تمنے جب سے ہاتھ
ای جان درد دل مرا کچھ کم ہوا تو ہی

سرد آہ کی جو ہمنے اوٹھانے لگے رقیب
بولی وہ خیر رسنے دو ٹھنڈی ہوا تو ہی

الفت مین خوف ہی مجھے کیونکر بچیگی جان
کوہ غم والم مرے دلپر گرا تو ہے

برگشتہ ہوگئی جو بتان جہان تو کیا
مجھ بیکس وغریب کے سر پر خدا تو ہی

رکھیگا اپنے پاس حفاظت سے ای صنم
مکر و دغا سے تمنے مرا دل لیا تو ہے

اوسکی گلی کا گو مجھے ملتا نہین پتا
جاؤنگا مین کہ عشق مرا رہنما تو ہی

وہ شوخ رفتہ رفتہ یونہین ہوگا مہربان
رستے مین شکل دیکھ کے میری ہنسا تو ہے

وہ دل چرا کے بولے کہ ہمنے نہین لیا
ہم سرجھکا کے چپکے سی بولے لیا تو ہے

فرقت مین ہائے حال نہ کیا کیا ہوا مرا
تم دیکھنے نہ آئے کبھی یہ گلا تو ہے

سرکار عشق سی ہے ملا کچھ نہ کچھ مجھے
گر داغ میری دلمین نہین آبلا تو ہے

مرنے کا میرے اونسی کسی نے کیا جو ذکر
وہ مسکرا کے بولے کہ جی ہان سنا تو ہے

ہم آج قسمین دے کے اوسی گھر مین لائینگے
جائے گا کس طرف سی یہی راستا تو ہے

جاتا ہی کیا سمجھ کے بھلا زلف یار مین
ای دل اگر وہ سانپ نہین ہی بلا تو ہے

عریان نہین ہوا ہون جنون تیرے ہاتہہ سے	صحرا کے گرد کی مری تن پر قبا تو ہے
لاتی ہو زاہدون کو یہ کر کر فریب مین	دنیائے پیرزال ہی اک بیسوا تو ہے
استادہ یہ سمجھ کے لب فرش یار ہون	محفل مین گر نہین ہے جگہ دلمین جا تو ہی
گر ہی مسیح ہونیکا دعوی حضور کو	آکر جلائیے مرا مردہ پڑا تو ہے
شکر خدا بشر کو بہر حال چاہیے	قالین اگر نصیب نہین بوریا تو ہے
پیکا نہ تاک جہانک کا پیری مین بھی گیا	وہ دل نہین رہا ہی مگر حوصلا تو ہے
سمجھین گے ایکدن فلک کجمدار سے	گر آہین کارگر نہین تیر دعا تو ہے
گو اسقدر مفید نہین حسن کا خیال	درد فراق یار کے لیکن دوا تو ہے

سطوت عدو ہوا ہے جو الفت مین ہر صنم
ہمکو نہین ہے خوف نگہبان خدا تو ہے

کیا جنون مین چاہیے ہی مجھے پریشان کے لیے	گرد کی چادر کافی جسم عریان کے لیے
خوشنما اوسکے رخ رنگین مین ہے چاہ ذقن	چاہیے ایسا کنوان ایسی گلستان کے لیے
جب سے آکر آپ کے کوچے کی دیکھی ہے بہار	بلبلین جاتی نہین سیر گلستان کے لیے
خوشنما اوس مصحف عارض پہ ہی خط سیاہ	آبنوسی رحل کیا زیبا ہو قرآن کے لیے
کسطرح جاؤن کہ شدت ضعف کی ہی ہمنشین	دل تڑپتا ہے مرا سیر بیابان کے لیے
روز آتا ہی مری دلمین خیال روئے یار	خوب یہ مہمان سرا ہی ایسے مہمان کے لیے
دشت گردی کے لیے ہین پاؤن میرے اے جنون	ہاتہہ ہین یہ چاک دامان و گریبان کے لیے
یہ بھی میرا دل صد چاک حاضر ہے حضور	چاہیے شانہ اگر زلف پریشان کے لیے
نازکی کہتی ہین اوسکو نیل عارض پر پڑے	آج بوسہ جو کئی رخسار جانان کے لیے
خوب دو معبد یہ دنیا مین ہین کعبہ و دیر	اک ہندو کے لیے ہو اک مسلمان کے لیے
عاشقون یون روز ہوتی ہو رسائی اون تلک	اک نہ اک تحفہ مین لیجاتا ہون دربان کے لیے

اونکا مانھو پر ہی افشان مصحف عارض کی شان
لوح ایسی چاہیے تھی ایسی قرآن کے لیے

جان ہے حاضر کرین آیا ہو دلمین عشق یار
کچھ ضیافت چاہیی ہو ایسی مہمان کے لیے

دو دو آہ عاشقان اوٹھا ہی پہر دو
آسمان یہ ہو زمین کو ہی جانان کے لیے

دی اجازت اسکو تو ای ضعف پہرای بہار
ہاتھ جای گا ملاقات گریبان کے لیی

فصل گل مین قید سے لڑ کے چہراؤنگا مجھے
ہاتھو مین پتھر لیے ہین قفل زندان کے لیے

میری رہ ذکی دعا کرتی ہو خلق اللہ سے
منہ نہین کافی جو کشتِ خشک دہقان کے لیے

عشق بازی مین مجھے دو دل عطا کرنا خدا
ایک حسرت کے لیے ہو ایک ارمان کے لیے

کربلا کے شوق مین سطوت تڑپتا ہون کمال
دل ہے مضطر روضۂ شاہ شہیدان کے لیے

در بدر مجکو پہرائی ہے محبت تیرے
آرزو ہی نظر آئے کہین صورت تیری

کیا کہون حد سے سوا ہو گئی فرقت تیری
خواب مین بھی نظر آتی نہین صورت تیری

گر جگہ مجھ سے گنہگار کو دی جنت مین
ہی عنایت تری بخشش تری رحمت تیری

بوسۂ زلف سے کاجھ کیا اونسے سوال
مسکرا کر کہا اب آئی ہی شامت تیری

سامنے تجکو شب و روز بٹھا کر اے یار
دلمین آتا ہی کہ دیکھا کرون صورت تیری

عمر بہر بھول کے بہر گل کو نہ وہ یاد کرے
دیکھ لے بلبل شیدا جو نزاکت تیری

ظلم تو لاکھ اگر مجھ پہ کرے گا ظالم
نہ زبان سے کبھی نکلے گی شکایت تیری

بستر غم پہ شب ہجر تڑپ کر گذرے
یاد آئی جو مجھے چاند سی صورت تیری

مین گنہگار جہنم کے ہون قابل یارب
بخشدے تو مرے عصیان کو ہے رحمت تیری

بوسہ اک مانگا جو مینے تو دیے دو تو نے
بڑھ کے حاتم سے جہان مین ہی سخاوت تیری

یا خدا حسن دکھایا جو بتون نے اپنا
دل مرا محو ہوا دیکھ کے صنعت تیری

کیا خطا تھی مری جو آنکھ پھرا لی تو نے
دیکھ لی دیکھ لی اے یار مروت تیری

تو یہ اس منہ سے بھلا شکوہ تو کرنا کیسا
نہ سنی اور کسی سے بھی شکایت تیری

قتل کیا تجھکو کردن مجھ سے کہا قاتل نے
رحم آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت تیرے

دل مردہ جو مرا زندہ کرا ے رشک مسیح ہو
ہو عیان منکر اعجاز پہ قدرت تیری

عالم نزع مین عاشق سے اجل کہتی ہے
حیف صد حیف نہ نکلی کوئی حسرت تیری

ہڈیان بعد فنا میری ہما نے کہا مین
رکھی اے سگ دلدار ضیافت تیرے

جا کے دوزخ مین نکل آونگا مین پھر بہشت
میرے معبود بچا لے گی جو رحمت تیری

ظلم ایجاد ہوا کرتے ہین عاشق کے لیے
ستم و جور پہ مائل ہے طبیعت تیری

دیکھتا ہون مین جدہر تو ہی نظر آتا ہے
بس گئی جب سے مرے دلمین محبت تیری

تو اگر غیرت لیلی ہے تو مین ہون مجنون
میرے باعث سے نہین ہوئی شہرت تیری

خون عشاق سے کہتی ہے یہ مہندی انکی
رنگ بڑھ جائے اگر مجھ مین ہو شرکت تیری

عمر بھر جان حفاظت مین رکھی تھی یارب
ملک الموت کو دیتا ہے امانت تیری

تھا غضب صبح شب وصل گجر کا بجنا
جھلملا نا وہ چراغون کا وہ رخصت تیری

دور ساغر مین کوئی جام جو مجھکو نہ ملا
ہنس کے ساقی نے کہا گردش قسمت تیری

یار کہتا ہے گلے میرے لپٹ کر سطوت
اب تو باقی نہین کچھ مجھ سے شکایت تیری

تری کوچے سے کس ناشاد کی یہ لاش جاتی ہے
کہ ارمان رو رہے ہین اور حسرت خاک اڑاتی ہے

وہ نہین پروا نہین تم انتظام اپنا جتاتی ہے
صبا کیون ان کی کوچے سے ہماری خاک اڑاتی ہے

محبت کر کے ہم رسوا ہوے سارے زمانے مین
نہین پروا اوسی کو جس پہ جان جاتی ہے

نہ رو یا گر کوئی ہم پر تو مجھکو غم نہین اصلا
مری تربت پہ شب بھر شمع تو آنسو بہاتی ہے

تڑپ کر مین بسر کرتا ہون اے ہمدم فرقت
نہ انکو چین آتا ہے نہ شب کو نیند آتی ہے

ملی ہے کاسہ سائل مین بعد مرگ خاک اپنی
محبت اے صنم تیری یہین در در پھراتی ہے

خفا ہوکر نکلوایا تو ہی اوس یار نے گھر سے ‌ — اب آگے دیکھیے تقدیر کیا مجکو دکہاتی ہی
دوا اسکی وصال یار ہے کیونکر میسر ہو ‌ — نہ دل کا درد جاتا ہی نہ مجکو موت آتی ہی
اری اچھی نہین سنگین دلی اتنی بہی او ظالم ‌ — ذرا صورت دکہا دی اب کہ میری جان جاتی ہی
ابہی تو رنج ہین صدمے ہین تنہائی ہی اے ایما ‌ — جدائی اونکی آگے دیکھیے کیا کیا دکہاتی ہی
شب وصلت کا میں ذکر جب چھیڑا تو وہ بولے ‌ — زبان کو روکو بس چپ بہی رہو اب شرم آتی ہی
رخ شفاف جانان سے ہے کیونکر ہمسر آئینہ ‌ — صفائی حسن ہی اسکا تو اسکا حسن ذاتی ہی

نہایت بیقراری سے گذرتی ہے شب فرقت
نہ وہ دلدار آتا ہے نہ سطوت نیند آتی ہے

ہمتو نہ یہ کہین گے کہ اوسنے چرا لیے ‌ — ہان ناز کر کے عاشقون کے دل لبھا لیئے
یہ شغل ہے فراق مین عاشق کو رات دن ‌ — جب دل بہت بہر آیا تو آنسو بہا لیئے
تمکو کہونگا مین تو تمہارا ہے اب مسیح ‌ — کیون عاشقون کے مردی نہ دم مین جلا لیے
ظلم و جفا و جور و ستم کہیل ہے ترا ‌ — جب چاہا تونی عاشقون کے دل و کہا لیئے
اس شہسوار ناز نے سب عاشقون کے دل ‌ — کیا ہی کمند زلف سیہ مین پہنسا لیے
پہولون کے ہار اوسنے جو پہینکے اوتار کر ‌ — عاشق نے اپنی قبر کی خاطر اوٹھا لیئے
ای جان تیرا ناز نہ اوٹھے گا مجھسے کیا ‌ — کوہ غم فراق تو دلبر اوٹھا لیئے
معشوق کوئی ڈھونڈہ کے مین بہی فریاد اون ‌ — تمنو تو اپنے چاہنے والے بنا لیئے
افشان کو ترسی تیری جبین سے جو گر پڑے ‌ — چرخ برین نے رات کو جھک کر اوٹھا لیئے
بہر وصال یار جو تڑپا دل حزین ‌ — جب کچھ چلا نہ زور تو آنسو بہا لیئے

مر کر چھٹے ہماسے جو سطوت کے استخوان
شکر خدا یہ ہے سگ جانان نے کہا لیے

دشنام بوسہ دیکے نہ منہ سے نکالیے ‌ — بس بس حضور اپنی زبان کو سنبھالیئے

وعدہ ہے آج وصل کا کل پر نہ ٹالیے
یہ بات اپنے ذہن سے صاحب نکالیے

بیٹھے ہین گر رقیب نہ باتو نہین ٹالیے
آہین مین کر رہا ہون دل اپنا سنبھالیے

اقرار وصل کر لو تو دو دن اپنا دل لبھے
دیکھے ہین ورنہ یار بہت تمسے چالیے

جیسا ہمین جلاتے ہین ویسا ہی وہ جلیے
معشوق کوئی ڈھونڈھ کے ایسا نکالیے

ساقی نہین تو جام ہین خالی پڑے ہوے
اب آنسوون ہی چشم کے ساغر کھنگالیے

ہو نا خرام ناز پہ اِسکے نہ ہے شیفتہ
اے دل یہ سب حسین ہین زمانے کے چالیے

برسون گذر گئے ہین اسی اشتیاق مین
للہ آج وصل کا وعدہ نہ ٹالیے

بوسہ لیا ہے چشم کا سوتے مین غیر نے
غصہ سے آپ مجھپہ نہ آنکھین نکالیے

پامال کیجیے اسی پائے نگاہ سے
گیندی کی طرح دل کو نہ میرے اوچھالیے

حیران ہین یار سوتا ہے آکر شب وصال
دل مین جو حسرتین ہین رہی وہ کیونکر نکالیے

شیشہ گرا تو مستون سے ساقی نے یہ کہا
جب جامین ہم نگا ہو نہ اپنے سنبھالیے

ڈرتا ہون دل کو میرے وہ لیکر مکر نہ جائین
سطوت وہ ہین زمانے مین مشہور چالیے

زمانہ ہے تنگ اُسکے بھا سے
نہین ڈرتا ذرا وہ بت خدا سے

کرو اب قتل کیون تیغ ادا سے
اوٹھایا ہاتھ گر تمنے جفا سے

محبت نے تری اے بحر خوبے
چھڑایا ہر عزیز و آشنا سے

نقاب اوس رخ کی غیرون مین اُلٹ دی
نہ تھی امید یہ باد صبا سے

پریشان ہوگئی ہے زلف اوسکی
خداوندا بچانا اس بلا سے

زمانے بھر مین ہین معشوق جتنے
کوئی بہتر نہین اوس دلربا سے

کبھی دیتا نہ اے ظالم تجھے مین
مرا دل لے لیا تو نے دغا سے

کہا جب مینے مرتا ہون مین تم پر
وہ بولے ہنس کے پھر میری بلا سے

خبر لے جلد اب مرتا ہے عاشق
یہ کہہ آئے کوئی اوس بیوفا سے

حسیناں جہان ہین وہ ستمگر
غرض رکھتے نہین مہر و وفا سے

لیںگے ہاتھہ مین کیا خون عاشق
اونہین نفرت ہے کیون رنگ حنا سے

پھرا کرتے ہین وہ اغیار کے ساتھہ
نہین کچھ کام اب شرم و حیا سے

مریض عشق ہون بچنا ہے مشکل
نہ ہوگا فائدہ کچھ بھی دوا سے ٭

ہائین کیون نہ لے لیلی کی مجنون
اوڑا ہے پردہ محمل ہوا سے ٭

زمین کربلا مدفن ہو سطوت
دعا یہ مانگتا ہون مین خدا سے ٭

اپنے دلمین تو کرو غور یہ تم کیا سمجھے
غیر سمجھے مجھے اور غیر کو اپنا سمجھے ٭

کتنے کج فہم ہو نادان ہو یہ کیا سمجھے
عرض حال دل بیتاب کو شکوا سمجھے

[illegible] ہجلی کے لیے بیٹھ گئی پاس آ کے
میری بیتابی دل کو وہ تماشا سمجھے

[illegible] عاشق کا کبھی مردہ نہ جلا یا صاحب
کیا زمانے مین محققین کوئی مسیحا سمجھے

راز دل تمنے لہا غیر سے جاکر کیا خوب
ہای افسوس مجھے دوست نہ اپنا سمجھے

اسکی رحمت ہے بڑی بخش ہی دیگا غفار
میں گنہگار رہون ہر وقت یہ بندا سمجھے

وجہ کیا دل کو مرے لے کے جو پھیرا صاحب
مال تھا آپ ہی کا اسکو برا یا سمجھے

مار ڈالا ہمیں آنکھوں سے [illegible] الٹ سی
آپ جو سمجھے مرے حق مین وہ اچھا سمجھے ٭

جبلہ ہاتھہ پہ سنہری نظر آئی اشتا [illegible]
مصحف چہرہ جانان کو مطلا سمجھے

دیکھا جلوہ [illegible] اسجا وہیں سجدہ کر دیتے
ہم نہ مسجد نہ شوالا نہ کلیسا سمجھے ٭

ہاتھہ سے [illegible] جو ہم دیکھ کہ تو [illegible] کہا
اپنے داغ دل بیتاب کا تمغا سمجھے

کیون رقیبون نہ [illegible] تحریر کرون اے سطوت
[illegible] شقوہ نہ میرا [illegible] مجھے چاہنے والا سمجھے ٭

آئی بہار پھر وہی وحشت کا ڈھنگ ہے
بدلا ہوا ہماری طبیعت کا رنگ ہے

جوبن پہ آج کل وہ بت شوخ و شنگ ہے
نام خدا شباب کے دن ہیں امنگ ہے

دستار زر دیا ہے جو وہ خانہ جنگ ہے
شاید اوڑا ہوا مرے چہرے کا رنگ ہے

پیری میں بھی شباب کی بالکل امنگ ہے
سب سے جدا ہماری طبیعت کا رنگ ہے

وہان جشن ہے رقیبوں میں یان دل تنگ ہے
اونکا وہ رنگ اور ہمارا یہ رنگ ہے

آغاز ہے شباب نیا رنگ ڈھنگ ہے
معشوق کی تلاش ہے دلمین امنگ ہے

گلشن مین اپنی بادہ کشی کا یہ ڈھنگ ہے
ملو گلابیون مین مئے لالہ رنگ ہے

دل توڑ کر جگر کو بھی مجروح کر دیا
تیر نگاہ یار بلا کا خدنگ ہے

عاشق ہوا ہون جب سے ترا ہے یہ بیخودی
کچھ دھیان آبرو کا نہ کچھ پاس ننگ ہے

اولٹی جو منہ سے چہرۂ پرنور سے نقاب
دیکھو فلک پہ آئینۂ مہر دنگ ہے

مطلق ہماری آہ کا ہوتا نہیں اثر
فولاد ہے کہ دل ترا ہے یار سنگ ہے

قاتل کی تیغ تیز پہ رکھدونگا خود گلا
اب زندگی سے میری طبیعت بتنگ ہے

کاہے کو دل بچیگا کہ ہر وقت اوسکے پاس
ابرو کی ہے کمان مژہ کا خدنگ ہے

مطرب پسر کے عشق مین کیا ہوگا مبتلا
مرعوب میرے دل کو جو آواز چنگ ہے

اوس سے لپٹ لپٹ کے شب وصل سوئینگے
کم عرض اس غرض سے ہمارا پلنگ ہے

بادام ہو سمجھ کے مقابل اوس آنکھ سے مت
سر اسکا پھوڑنے کو مرے پاس سنگ ہے

دیکھو صفائی قلب کے اک یہ بھی ہے دلیل
نصب آئینہ لحد پہ مری جاے سنگ ہے

عاشق جناب حضرت ہیں جیسے جمال کے
مغرور حسن پر وہ بت سبز رنگ ہے

سطوت کلام کو نہ ترقی ہو کس طرح
اوستاد مہربان ہین نیا رنگ ڈھنگ ہے

ابر گھر آیا ہوا ہے خوشگوار آنے کو ہے
اب خزان گلشن سے جاتی ہے بہار آنے کو ہے

جائین ہم بھی طائر دل لیکے سوی صیدگاہ
آج وہ ابرو کمان پھر شکار آنے کو ہی

ای فلک تو بھی جلے گا ایک دن مثل زمین
اسطرف بھی میری آہ شعلہ بار آنے کو ہی

ہای اس صدمہ سے ہوگا دوچیر میری فشار
غیر کے ہمراہ وہ سوے مزار آنے کو ہی

پھوٹتی ہین کلیان عنادل کے قفس مین دیکھنا
شاید ای صبا گلشن مین بہار آنے کو ہی

شاد کیون ہو پوچھتا ہی جو کوئی کہتے ہین ہم
بعد مدت کے ہماری گھر مین یار آنے کو ہی

کس خوشی سے میکدے کو سج رہی ہین مغبچے
ہو مبارک میکشو فصل بہار آنے کو ہے

میکدے مین بچ کہی ہین ساقی نے پھر خم کے خم
آج دریا نوش کوئی بادہ خوار آنے کو ہی

باغ مین جو پھول اچھا ہو ملا نا بلبلو
آج پھر سیر میرا گلعذار آنے کو ہے

ای اجل للہ تھوڑی دیر مہلت دے ہمین
سنتی ہین پھر عیادت آج یار آنے کو ہی

چونک اوٹھا ہی سبزہ خوابیدہ میری قبر پر
پھر اہالی کوئی تو شہسوار آنے کو ہے

کچھ او بہار آتا چلا ہی سینہ شفاف پر
عاشقو نخل قد جانان مین بار آنے کو ہی

چلتی ہین ٹھنڈی ہوائین جا جھپکا ساقیا
آسمان پر جھوم کر ابر بہار آنے کو ہی

ای جنون سوے گریبان جو کھنچا جاتا ہی ہاتھ
دلکو پھر کیون جوش وحشت کیا بہار آنے کو ہی

عاشقو پر یون نہ کر ظلم ای ستمگر بیحجاب
خوف کر اللہ کا روز شمار آنے کو ہی

میرے لاشہ پر وہ آئے تو مگر رسوا نہ ہو
بدلی رونے کی ہنسی بے اختیار آنے کو ہی

آج دیکھون کسقدر ساقی پلاتا ہی شراب
پی چکے کچھ بادہ خوار اب میر یار آنے کو ہی

آنکہ سطوت سے جو اوس بت نے پھرائی یک بیک
موت کیا اب ای مرے پروردگار آنے کو ہے

ہماری ذبح کا غم کوئی پوچھی اونکی خنجر سے
بہاے ہین لہو کے اشک سو سو چشم جوہر سے

گیا مین تشنہ دیدار جب تو منہ لگے وہ بولے
ہمیشہ ہم بچھایا کرتے ہین پیاس آب خنجر سے

فلک پہ برق بالا کے زمین سیماب حالم مین
تڑپنا دونو نے سیکھے ہین میری قلب مضطر سے

ضیافت ای ہما تیری کرونگا بعد مرنے کے
ہمارے داغہای دل بہت خوش رنگ ہین صاحب

مسیحا اور وہ ہین ایک لیکن فرق اتنا ہے
مری سنگ لحد پر آکے عاشق سجدہ کرتے ہین

وہ دریا نوش ہون ساقی کہ خم کے خم چڑھا تا ہون
دُرِ دندان جانا کی محبت مین مجھے موت آئی

دیا قد کے برابر بھی نہ کپڑا چرخ نے مجھکو
بھلا پہلے فلک کی گردشین ایسی کب آتی ہین

بجز گر استخوان کچھ بھی سگان کوی دلبر سے
اگر تنگ ہو بلا بھیج انھین طاؤس کے پر سے

جلاتا ہی کوئی قم کہکے مردی کوئی ٹھوکر سے
کیا ہے نصب کیا حباب نے مس کر کے اوس در سے

بھریگی میری نیت کیا بھلا دو چار ساغر سے
مری لاشی کو دینا دوستو غسل آب گوہر سے

کہ سر کھلتا ہی جب مین ڈھانپتا ہون پاؤن بادے
تمھاری چشم سے سیکھی ہین یا مرے مقدر سے

اگر جانا ہوا ای کربلا کے سمت اسے سطوت
نہ آنا لکھنؤ مین روضۂ سبط پیمبر سے

کہتی ہی باد صبا اسکے یہ میخوارون سے
لاکھ پوچھے کوئی لیکن نہ کہون عشق کا راز

مین ضرور ابروی خمدار کا لونگا بوسہ
بیٹھنے کی بھی اجازت نہین دیتی ہے شرم

گل تر شاخ سے مرجھا کے چمن مین جو گری
ذرے افشان کے جو ماتھی سے ترے گرتے ہین

مجکو خالق نے قناعت کے وہ دولت دی ہے
اقربا جتنی ہین رکھتے ہین یہ عقبیٰ کا خیال

تیر قاتل کے جو پیوست ہوے سینہ مین
ناز کیون کرتے ہو معلوم ہوی قیمت حسن

جگر و دل تو ہین کیا جان تصدق کرتے

مژدۂ موسم گل لائی ہون گلزارون سے
ہون وہ دیوانہ کہ بہتر ہون مین ہشیارون سے

گو مجھے آج وہ ٹکڑے کرے تلوارون سے
ایسے بیزار ہوے اپنے گنہگارون سے

بلبلین جھاک کے اُٹھا نہ لگین منقارون سے
فخر کرتی ہے زمین رات کو ان تارون سے

ہون غنی کام نہین ہے مجھے زردارون سے
ہان کچھ امید بھلائی کے ہے تو یارون سے

چٹکیان لینے لگی زخم مین سوفارون سے
پوچھ آیا ہون نہین یوسف کے خریدارون سے

تم ذرا بھی جو دغا کرتے وفادارون سے

ای جنون سر پہ مین پہوتے ہین کف پا کے عوض
ایسی الفت ہوئی ہم وحشیون کو خارون سے

ناحق ای برہمنو بت کو خدا کہتے ہو
مشکلین محشر مین کسی جا ئینگی زنارون سے

تیری مسجد مین یہ کثرت نہین دیکھی واعظ
میکدہ روز بھرا رہتا ہی میخوارون سے

اوس گل اندام نے پہنی جو گلے مین شب وصل
منفعل ہوکے اوڑی پہولونکی بو ہارون سے

تندرستونکا بہلا کاہے کو پوچہوگے مزاج
ہو مسیحا تمہین مہلت نہین بیمارون سے

غل مچائین نہ گلستان مین عنادل اتنا
نکل آئین نہ کلیجے کہین منقارون سے

آئے ان ابروون مین بل کہ ہون مژگان برہم
ہم تو تیرون سے نہ ڈرتے ہین نہ تلوارون سے

منفعل ہوکے جو روے تو بجھی ساری آگ
سرد بازار جہنم ہے گنہگارون سے

پاؤن پھیلا دیا اور کھینچ لیا سطوت ہاتھ
ہون مین قانع مجھے مطلب نہین زردارون سے

آج وہ حمام جاتے ہین نہانے کے لیے
ہم چلین زیر قدم آنکھین بچھانے کے لیے

ای سگ دلدار آتا ہے اگر تو جلد آ
ہڈیان میری ہما آیا ہی کہانے کے لیے

کاسۂ سائل مین شامل کے فلک نے میری خاک
ہای بعد مرگ بہی در در پہرانے کے لیے

چونک او غافل نہین دنیا ہے رہنے کا مقام
خوش یہان بیٹھا کیا آیا ہی جانے کے لیے

مغبچے پھر کیون نہ میرے واسطے لائین گزک
جب اوٹہی پیر مغان خود مے پلانے کے لیے

ہی سرور و عیش دنیا واسطے اغیار کے
ہم فقط پیدا ہوئے ہین رنج اوٹہانے کے لیے

شمع کہتی ہی کہین غم ہو کہ شادی مجکو کیا
ہر جگہ جاتی ہون مین آنسو بہانے کے لیے

بعد مردن یہ کیا احسان میری روح پر
آئے ہین وہ پہول تربت پر چڑھانے کے لیے

سختیان مر مر کے جھیلین مین نے روز ہجر کے
آئی اب وہ شب فرقت ڈرانے کے لیے

ہای پہلے تو جفائین کرکے میری جان لے
اب نشان قبر وہ آئے مٹانے کے لیے

اس سرا ادہر سے ملک عدم کا قصد ہے
ہم کفن باندھے ہوئے بیٹھے ہین جانے کے لیے

مین تو کوچے مین تمھارے نالہ کش ہون ہر
پاسبان کہتے ہو ناحق غل مچانے کے لیے

آج مہندی مل کے اپنے ہاتھ پاؤن مین وہ شوخ
مستعد بیٹھا ہی میرا خون بہانے کے لیے

دفن کر کے مجکو پھر کوئی نہ ٹھہرا قبر پر
رہ گئی باد صبا اک خاک اڑانے کے لیے

بند آنکھین ہین نہین کچھ ہوش ہی ہنگام نزع
آئے اچھے وقت وہ صورت دکھانے کے لیے

میری تربت پر نہین کچھ حاجت شمع و چراغ
دوست آئے اپنے دل جلانے کے لیے

کیا پسند آئے فضا ایوان و قصر یار کے
تنکے چنتا ہی ہما بھی آشیانے کے لیے

کام آئے گی نہ کر برباد او ناوک فگن
خاک میری رہنے دے تودہ بنانے کے لیے

اس زبان سے شکر خالق کیا ہوا ہو سطوت بھلا
نعمتین دنیا کے ہین موجود کھانے کے لیے

نہین یون مجھ سے دل اوسکا پھرا ہے
نیا عاشق کوئی پیدا کیا ہے

یہ تیرا چھیڑنا اے گل نیا ہے
مرے رونے پہ بیٹھا ہنس رہا ہے

نہین دنیا یہ اک عبرت سرا ہے
کہین شادی کہین شور بکا ہے

وہ نکلے ہین جو گھر سے تن سے سج کر
نہین معلوم کس کس کے قضا ہے

نہ پاوے گا قیامت تک رہا سے
جو اوسکے دام گیسو مین پھنسا ہے

رخ رنگین دکھایا ہے یہ کس نے
چمن مین زرد ہر گل ہو گیا ہے

عیان ہی مصحف رخسار و خط سے
کہ گویا رحل پر قرآن دہرا ہے

بڑھے ہے کیونکر نہ میرے دلکو الجھن
اسیر حلقۂ زلف دوتا ہے

پسند آئی ہی کس کے جامہ زیبی
کہ ٹکڑے ٹکڑے ہر گل کے قبا ہے

چھپایا کس قمر نے روئے روشن
جہان اندھیر آنکھون مین ہوا ہے

تم اپنے حسن پر ناحق ہو نازان
سدا جوبن کسی کا بھی رہا ہے

نہ اتنا غل مچاؤ عندلیبو
مرا گل رو چمن مین سو گیا ہے

نہ اوس زلف پریشان پر ہو مائل
ارے دل کیون تجھے سودا ہوا ہے

جو یکتائی کا دعوی ہے برہمن
معاذ اللہ تیرا بت خدا ہے

زمانے مین ہے درمان ہر مرض کا
مگر اک درد فرقت لا دوا ہے

جو ہے اونکو مسیحائی کا دعوے
ادہر آئین مرا مردہ پڑا ہے

وہ شوخ اکثر کہا کرتا ہے مجھ سے
لیا ہے کسنے دل پہچانتا ہے

انہین کو بیچ کر مے پی لے ای شیخ
ابھی باقی عمامہ ہے ردا ہے

کہین کیا ہمنے فرقت مین کسی سے
سہے ہین جو ستم دل جانتا ہے

وفا کرنا نہین بھولے سے ظالم
ارے تو انتہا کا بیوفا ہے

نہین کچھ نزع کا اندیشہ سطوت
مرا حامی علی مرتضیٰ ہے

مہربانی سے جو وہ جلوہ کنان ہوتا ہے
غیرت برج قمر اپنا مکان ہوتا ہے

سبزہ اوس عارض رنگین پہ عیان ہوتا ہے
چمن حسن گل اندام خزان ہوتا ہے

چشم گریان مین تصور ہے تری زلفون کا
قدرت حق ہے کہ پانی مین دھوان ہوتا ہے

بلبلین ہوتی ہین گلزار مین بے تیغ حلال
محو تقریر جو وہ سیف زبان ہوتا ہے

دل سوزان سے دم گریہ نہ کیون نکلے آہ
آگ پانی سے جو بجھتی ہے دھوان ہوتا ہے

نکلے آتے ہین تری بزم مین آنسو میرے
ہے غضب راز لطافت کا عیان ہوتا ہے

ہنسکے فرماتے ہین وہ دیکھ کے مضطر مجکو
کیون تڑپتے ہو بہت درد کہان ہوتا ہے

عاشقو پہنے وہ کسطرح جڑاؤ گہنا
زیور گل بھی نزاکت سے گران ہوتا ہے

کوچہ یار کے اوپر ہی سے یہ اک تاثیر
پیر آتا ہے جو کوئی تو جوان ہوتا ہے

بزم عشاق مین گو تم نہین لیتے صاحب
دل کے لینے کا مگر تم پہ گمان ہوتا ہے

بام پر منہ سے جب بند وہ اٹھتے ہین نقاب
شب کو چاند ابر کے پردے مین نہان ہوتا ہے

دوستو ہجر مین کیا حال کہون آنکھون کا | اشک بہ چکتے ہین تو خون رواں ہوتا ہے
جب شب وعدہ او نہین آتے ہو ویرانے مین | ایسی کرتا ہون مین باتین خفقان ہوتا ہے
اسطرح ہو دل پُر داغ مین اپنے ناسور | باغ کے بیچ مین جسطرح کنوان ہوتا ہے
دیکھنا ایک ترا ترچھی نظر سے ظالم | دشنہ خنجر و شمشیر و سنان ہوتا ہے
تیر سے ٹوٹ کے رہتا ہے جو پیکان تیرا | رہن زخم مین مانند زبان ہوتا ہے

جب خیال آتا ہے اُس پردہ نشین کا سطوت
راز کی طرح مرے دل مین نہان ہوتا ہے

اُس رخ کے آگے ماہ کی توقیر اور ہے | ذرہ ہے اور مہر کی تنویر اور ہے
طالب جفا کا عاشق دلگیر اور ہے | باقی کوئی ستم بت بے پیر اور ہے
آج آئے کیا عجب ہے شکر وہ سنگدل | کچھ کل سے میری آہ کی تاثیر اور ہے
تڑپا چکا فراق مین برباد کر چکا | اب کون سی جفا فلک پیر اور ہے
اک تو صدائے مرغ سحری ہے شب وصل | کرتا حلال نعرہ تکبیر اور ہے
خاک درِ صنم کی ہے ہر درد جہان مین | اے کیمیا گرو مری اکسیر اور ہے
ته مین سے ہمکو بڑھائے وحشت کا سلسلہ | گیسوے یار اور سے زنجیر اور ہے
تصویر اپنی دیکے مرے آگے غیر کو | کہتے ہین وہ اک ایسی ہی تصویر اور ہے
کہتے ہین مجھ سے ابرو و مژگان کہاکے | یہ تیر اور رہے ہین یہ شمشیر اور ہے
اوس حور کا وصال میسر ہوئے مجھے | تدبیر اور چیز ہے تقدیر اور ہے
مجکو ہی بعد غیر نشانہ بنائیے | ترکش مین آپ کے ابھی اک تیر اور ہے
اس تیغ سے تو قتل نہ ہونگا مین سخت جان | ہمراہ آپ کو کوئی شمشیر اور ہے
بولے سوال وصل پہ مجکو لگا کے تیغ | یہ تو فقط جواب ہے تعزیر اور ہے

سطوت دل اپنا پھنس کے بھلا نکلے کس طرح

	دام اور ہے وہ زلف گرہگیر اور ہے	

تقریظ دیوان سطوت چکیدۂ قلم جواہر رقم شاعر باکمال سخن سنج نازکخیال جناب شیخ فدا علے عرف اچھو صاحب تخلص عیش

سخن سنجان معنی آفرین ونازک خیالان فصاحت آگین سخنوران شیرین مقال وتفرجیان بوستان خیال کو مژدہ جانفزا اور نوید مسرت انتما سناتے ہین تازہ بہار گلستان کلام لطافت انضمام دکہاتے ہین یہ حضرات مشتری خصال کہان ہین جلد تشریف لائین عروس سخن کے رونمائی کے واسطے نقد اشتیاق ہمراہ لیتے آئین در نیولا دیوان لطافت بنیان وفصاحت عنوان تصنیف شاعر ہمہ دان سخنور شیرین زبان سخن سنج باکمال سرخیل شعراے ماضی وحال عندلیب چمن یقہ رنگین مقالی رشک جامی غیرت ہلالی اختر آسمان ابہت وکامگاری نوباوہ گلشن ممتاز سرداری ذکی الطبع نظیر مرزا مغرنظر جناب مجید الدولہ نواب محمد تقی علی خان بہادر متخلص بہ سطوت از خاندان شاہ اودہ خلف جناب نواب مظفر الدولہ محمد زکی علی خانصاحب بہادر اعلی اللہ مقامہ فی الجنان سابق شاگرد رشید حضرت سید حسن صاحب لطافت مغفور وحال شاگرد جناب سید عباس حسن صاحب فصاحت مطبع شوکت جعفری مقام لکھنؤ مین نہایت عمدہ وخوشخط مطبوع ہوکر مرغوب دلہاے عشاق وشعراے آفاق ہوا ہے سبحان اللہ صاحب فہم وذکا بہزار تمنا اسکی دید کا مشتاق ہوا ہے عجب عجب مضامین رنگین ومحاورات دلنشین سے بھرا ہے ہر شعر سے ایک بات ہر غزل سے ایک رنگ نیا پیدا ہے جسقدر گوہر مضامین ومعانی دلچسپ آج تک خزانہ طبیعت مین امانت رکھے تھے اس دیوان بےنظیر مین جمع فرماے ہین ذہن نقاد کے جوش طبع وقاد کے ولولے دکھاے ہین۔ ہاتف

کنگن کو آرسی کیا ہے بروقت ملاحظہ ہمارا جھوٹ سچ کھل جائیگا جو اس عروس حجلۂ زیبائی و رعنائی کو دیکھ پاسے گا وہ شوق ہمکناری مین بیساختہ یہ شعر زبان پر لائے گا۔

بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم	بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم

زیادہ تحریر فضول جھوٹی تعریف سے کیا حصول۔ فقط۔

قطعات تاریخ

قطعہ تاریخ وفات جناب سید حسن صاحب لطافت اعلی اللہ مقامہ اوستاد مصنف دیوان

حیف سید حسن لطافت حیف	زین جہان رفت سوے ملک عدم
شدہ این واقعہ چو اے سطوت	بود بر دل ہجوم رنج و الم

ہر کہ پرسید سال تاریخش
گفتم اوستاد رفت از عالم

قطعہ تاریخ ولادت فرزند جناب سید محمد تقی صاحب فرحت خوشنویس شاگرد جناب فصاحت

جو فرحت ہین سید محمد تقی	ثنا خوان سبط رسالت پناہ
عطا اونکو فرزند حق نے کیا	خوشی ہو نہ کسطرح شام و پگاہ

پے سال سطوت نے منقوط مین
کہا خوبصورت پسر شکر باد

سنہ ۱۳ھ

تاریخ جمع دیوان از نتائج افکار جناب یعقوب علیخان صاحب نصرت شاگرد جناب لطافت مرحوم

جو محمد سے نقی ہے خان ہین
شاعر اودھ مین ہین یکتا
پر بہار اونکا ہوا دیوان ہے
صفحہ گلشن ہے پھول نقطے ہین
اوسکی تاریخ کے ہوئی جب فکر
بینات و زبر مین اے نصرت

صاحب جاہ و حشمت و اقبال
شاعر خوش بیان و اہل کمال ہے
نہین باغ جہان مین جسکے مثال
دائرہ ہے ہر ایک شاخ نہال ہے
ہاتف غیب نے کہا فی الحال
کر رقم بوستان سطوت سال
۱۲۹۰ھ

قطعہ تاریخ طبع دیوان از نتائج افکار جناب نواب مرزا محمد عباس خانصاحب بہادر عموی مصنف دیوان

خوشا اوج کلام سطوت والاشان اہر دل
زہے دیوان اعلیٰ جبین ہر مضمون ارفع ہی
سواد صفحہ پر نقطے ہین یا اختر چمکتے ہین ہے
ہر اک مطلع غزل کا نیر اعظم کا مطلع ہے
ہین مثل بیت ابروے حسینان جانفزا ابیتین ہے
شبیہ قامت موزون ہی جو دلچسپ مصرع ہی
نہ کیون اس چشمہ شیرین کا ہر جا فیض جاری ہو ہے
یہ دریاے سخن اشعار کے بحرون کا منبع ہے
بسان مہر خاور ہے اثر اس نظم روشن کا ہے

کہ شکل آئینہ پر تو فگن ہر سنگ مطبع ہے

محمد نے لکھی تاریخ یوں طبع ہمایوں کی

یہ دیوان شاہدان فکر عالی کا مرقع ہی
۱۳۰۴ھ

از نتائج افکار جناب شیخ محمد جان صاحب شاد پیر و میر

کلام خوش آئین مضامین نگار	جو مطبوع گشتہ بہ از لالہ زار

ہزار زبان سال طبعش بگفت

ببستان سطوت گل نو بہار
۱۳۰۴ھ

از نتیجہ افکار جناب حکیم شیخ ضامن علی صاحب جلال

ای خوشا جلوۂ دیوان جناب سطوت	ہیچ دیوان نہ شد طبع بدین کت و شان

مصرع سال رقم کرد چنین کلک جلال

حبذا اوج زہے سطوت و جاہ دیوان
۱۳۰۴ھ

از نتیجہ افکار جناب شیخ فدا علی صاحب عیش شاگرد جناب میر کلو صاحب عرش مرحوم

چو دیوان سطوت در آمد بہ طبع	بحسن و لطافت دُر تابناک
بہ معجم رقم کرد تاریخ عیش	بہار گلستان مضمون پاک

۱۳۰۴ھ

از نتائج افکار جناب سید ہدایت اللہ خان صاحب تخلص ہدا

اے زہے حسن فکر عالیجاہ	در مضمون بسلک نظم بسفت

در دو سه سال نظم دیوان کرد — هست طبع رسا ز روز نخست
چون برآمد بروے جلوۂ طبع — رو نما گشت حسنہاے نہفت
فلک صائب بگفت از رہ داد — از تو نظم ست و نظم بہر تست
دید ہر کس بدیدۂ انصاف — سخن خود با آب خجلت شست
چون نظر کرد حاسدے از رشک — بر کلام خودش بجان آشفت
شاعران ہم زبان ہمین گویند — ہمہ دیوان مسلم است و درست
گشت بیدار طالع چشمش — ہر کہ دید و نہ دید بختش خفت
واقعے یوسف مضامینش — گر بجان میخرند باشد مفت
گفت ہر یک چو سال طبعش را — طبع من نیز سال طبع اش جست

اے ہما ناگہان بہر گوشم
غنچۂ دلبرے - سروش بگفت
۱۳۰۲ھ

ایضاً

دیوان حضور چھپ رہا ہے — ہین طبع کی سن کی فکر مین سب
ہر شعر پہ از معانے عشق — ہر لفظ مین رمز حسن مطلب
مضمون رخ و زلف کے رقم ہین — ہر روز فراق وصل کے شب
ہر بیت سے یون بہم ہے ہر بیت — معشوق کے لب پہ جسطرح لب
یہ گلشن حسن و باغ الفت — سرسبز رہے ہمیشہ یارب
کہہ طبع کا تو بھی اے ہما سال — اب بیٹھ کے سامنے مؤدب

فوراً تاریخ طبع لکھے
یہ غنچۂ آرزو چھپا جب
۱۳۰۲ھ

ایضاً

بوستان سطوت آیا زیر طبع
سنگ ہر کانپی کا ہے معمور نور

جسکے ہاتھ آیا یہ نسخہ شاد ہے
نور آنکھونکو ملا دلکو سرور

حرف ناطق گر کلیم اللہ ہین
ہی ہر اک پتھر فروغ کوہ طور

ہر الف سرو قدِ محبوب ہے
عین وصاد و طا ہین عین چشم حور

میم ہی ہر اک دہان مہوشان
لام ہر اک زلف جانان بے قصور

آفتابی دائرے رخ ہین اگر
بادِ تابھی رشک ابرو ہین ضرور

سنبل باغ جہان ہر بیت ہے
جوی کوثر ہی ہر اک ہین السطور

اک جہان مشتاق ہی دیوان کا
دید کے طالب ہین قلب ناصبور

واہ کیا مضمون ہین کیا بول چال
ہی فصاحت سے قرین عیبون سے دور

نظم کے ہر ایک نے تاریخ طبع
حسن و مائش بصد لطف و سرور

اے تو اگر نظم تو ہے سال طبع
لکھ قبول طبع دیوان حضور
۱۳۰۴ھ

از نتیجہ افکار جناب مولوی امیر الدین خانصاحب رئیس بلیہ تخلص نجم شاگرد جناب مرزا محمد جعفر صاحب اوج

محمد تقی سے علے خان ہین جو
خوز شاعری جن سے ہی منفعل

ہین فی سطوت و ذی سخا ذی کرم
طبیعت متانت مین ہی مشتغل

جناب لطافت کے شاگرد ہین
سلج ہنر جن سے ہی مشتعل

سپہر فصاحت کے ہین آفتاب
ہی دیوان انجم ہی جنسے خجل

نزاکت عجب کچھ ہے دیوان مین — نہ کیون قلب لوگون کے ہون منفعل

ہوئی فکر تاریخ جب طبع سے
کہا قلب نے نجم تسجیرۂ دل ۱۳۰۰ھ

ایضاً

چہ دیوانی بلاغت خیز انجم — کہ ہر ہر مصرعش مرکوب دلہا
مجید الدولہ وسطوت تخلص — کہ حسن نظم او محبوب دلہا
سراپا علم و عالی فہم و دانا — مضامین خواستش مرغوب دلہا
جواہر سفتہ در سلک مضامین — کہ سنجیدہ سخن مشروب دلہا
ہنرپرور چراغ بزم دولت — پے طولانی او محسوب دلہا
برای چہرۂ دیوان دلکش — نقاب عارض منسوب دلہا
ظہوری وقت سحبان زمانہ — بلیغ و افصح محبوب دلہا
چو شد مطبوع این دیوان کامل — شدہ در دہر ما مطلوب دلہا
بیاض صفحہ اش الواح سیمین — خطوط جدولش مذہوب دلہا
سطور رشش بچو زلف مہ جبینان — بہ آب و تازگی مرغوب دلہا
حیا می بارد از سر کوی — سواد طبع او مرسوب دلہا
بحق ذات تو حرفی بگویم — کہ مستدعی شود مطلوب دلہا
۱۳۰۰ بار رعایت شاد باشند — شوند اعدای تو منکوب دلہا
… تاریخ طبع ای نجم این قطعہ — کہ شاید باشد این محبوب دلہا

چو کردم فکر ترتیبش ز ملہم
بگفتا او چہارم عیب ۱ دلہا
۱۳۰۰ھ

از نتیجۂ افکار مصنف عالی وقار

شکر پروردگار سے حطوت	طبع گشت این کلام ما فی الحال
سال ہجرے بہ معجمہ گفتم	شدہ مرغوب طبع اہل کمال ۱۳۰۴ھ

از نتیجۂ افکار جناب سید عباس حسن صاحب صبا جو استاد مصنف دیوان ہذا

شاہزادون مین مجید الدولہ ہے جنکا خطاب
صاحب اخلاق و حلم و ہمت و جود و سخا

سیکڑون اوصاف ہین انکے بیان کیا کیا کرون
کم سے کم ہے گر زیادہ سے زیادہ ہو ثنا

شعر گوئی مین طبیعت عاشقانہ پائی ہے
اپنے اقران و اماثل مین ہے کون انکے سوا

خاندان حضرت شاہ اودھ سے ہین جو یہ
رتبۂ عالی بلا سطوت ہے انکا یہ مجھ سے بجا

دلفریب و دلکش و دلچسپ ہے ایسا کلام
سُننے والے دیکھنے والے اوٹھاتے ہین مزا

مطبع سید حسن جعفر مین خوشخط اور صحیح
حسن روز یا سے دیوان جبکہ بالکل چھپ چکا

حسب ارشاد مصنف اسے فصاحت و نعتہ

معجمہ مین قصد فکر سال ہجرے جب کیا ہے
پڑھ دیا برجستہ یہ مصرع سروش غیب نے
صورتِ عاشق ہوے معشوق بھی اسپر فدا
۱۳۰۴ھ

از نتائج افکار جناب سید باقر حسن صاحب شہرت خلف جناب لطافت مرحوم شاگرد جناب فصاحت

شاہزادے ہین جو سطوت ذی حشم
شاعری کے فن مین بھی مشتاق ہین
فکر شہرت جب ہوئی تاریخ کے
خلق ہے مشہور جنکا جا بجا
سارا دیوان عاشقانہ ہے کہا
بول اوٹھا بلبل طبع رسا
عیسوی مین لکھ دے سال طبع ہان
کیا نیا باغ سخن پھولا پھلا ہے
۱۸۸۶ع

از نتائج افکار جناب سید محمد واجد حسین صاحب محبت تعلقدار رسولی شاگرد جناب فصاحت صاحب

ہین جو سطوت صاحب جاہ و حشم
طبع جب دیوان ہو چکا
ہاتف غیبی سے یہ آئے صدا
شعر گوئی مین نہایت ذی کمال
سال ہجرے کا ہوا مجکو خیال
ای محبت گر تجھے ہے فکر سال
معجمہ مین مصرع تاریخ لکھ ہے
ہے یہ دیوان دلپذیر و بیمثال ہے
۱۳۰۴ھ

از نتیجہ افکار جناب سید فراخ حسین صاحب قمر شاگرد جناب لطافت مرحوم

وجناب فصاحت صاحب رئیس ملک گنگوڑہ ضلع بجنور

قمر خوب دیوان سطوت چھپا ۔ ہین نادر مضامین و بندش غریب

اگر بتیات و زبر مین ہے فکر
لکھو سال سے فصلے مین نظم عجیب
ف ۱۲۹۴ھ

از نتائج افکار جناب حیدر مرزا صاحب ذوق شاگرد جناب فصاحت

ہین جو سطوت صاحب عز و وقار ۔ ہے عجب انکا یہ دیوان دلپذیر

سال ہجری کی جو ہوا ہے فوق فکر
لکھ چھپا ہے یہ کلام بے نظیر
۱۳۰۴ھ

از نتیجہ افکار جناب سید محمد تقی صاحب فرحت خوشنویس سابق شاگرد جناب لطافت مرحوم و حال شاگرد جناب فصاحت

جو کہ سطوت ہین شاہزادون مین ۔ فن شعر و سخن مین ہین یکتا
ہو محمد علی نقی حسان نام ۔ خاندان کا ہے اونکے کیا کہنا
فضل خالق سے ہین بہت ممتاز ۔ جو صفت انکی لکھون ہو وہ بجا
نظم دیوان کیا ہو وہ رنگین ۔ جیسے ہے باغ کے بہار فدا
شعر غزلون مین عاشقانہ ہین ۔ ہو ہر اک دیکھ کر پھڑک جاتا
طبع کی جب سنی خبر مینے ۔ سال تاریخ کا ہوا جویا
دل نے فرحت یہ پڑھ دیا مصرعہ ۔ مخزن عشق سب سے عدیل چھپا
۱۳۰۴ھ

از نتیجۂ افکار جناب سید علی حسن صاحب شاگرد جناب فصاحت

چھپا خوب دیوان سطوت اثر	اسے کہتے ہین اہل فن بیعدیل

سنین مسیحی مین لکھ سال طبع
یہی ہو ریاض سخن بے عدیل
۱۸۸۷ع

از نتائج افکار خواجہ رزاق تحسین صاحب حشمت شاگرد جناب فصاحت صاحب

مطبوع گشت حشمت چون این کلام رنگین
مانند غنچہ ہر دل بشگفت از مسرت
سر خود نہاد بلبل در عیسوی ندا زد
دارد بہار تازہ این بوستان سطوت
۱۸۸۷ع

خاتمۃ الطبع

الحمد علے احسانہ کہ بتایید خدای لایزال و بتوفیق خالق ذوالجلال درین ایام فرخندہ فرجام دیوان سطوت مصنفہ عالیجناب معلے القاب قدوۃ الشعراء زبدۃ الفصحا شاہزادہ عالیتبار والا وقار جناب نواب محب الدولہ محمد تقی علیخان صاحب بہادر سطوت تخلص شاگرد افصح الفصحا ابلغ البلغا حضرت فصاحت لکھنوی دام ظلہ العالی بہ کمال خوبی و غایت خوش سلوبی بحسن سعی کار پردازان مطبع شوکت جعفری لکھنو حلیۂ طبع در پوشید پسند خاطر صاحبان مذاق و ماہران فن گردید۔

اطلاع

الملتمس
منیجر مطبع۔